یا حی   یا قیوم

ما شاء الله لا قوة الا بالله اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا

محمد

النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک بعدد خلقک

ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله

الا هو الحی القیوم واتوب الیه

جلد   نسخہ ماہیہ محی العظام   اول

اسماء النبی الکریم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للتقسیم والتوزیع فی سبیل الله

لانتفاع و النفع

لجمیع امة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

لمرضات الله تعالیٰ ورسوله الکریم صلی اللہ علیه وآله وسلم

آمین

مؤلف محمد برکت علی عفی عنہ

دار الاحسان۔ لاہور

طبع اوّل

تاریخ طباعت ـــــ ۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۹۷ ہجری المقدس
مطابق یکم اگست ۱۹۷۷ عیسوی
تعداد ـــــ ایک ہزار
مقام اِشاعت ـــــ المقام النجّاف الصّحاف المقبول المصطفین
دار الاحسان - لائلپور، پنجاب پاکستان
طابع ـــــ نشاط آرٹ پریس لمیٹڈ - ۹ر انڈسٹریل ایریا - گلبرگ لاہور
کتابت اسماء ـــــ "رئیس القلم"، حافظ محمد یوسف سدیدی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد
النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو
الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

الإهداء

إلى

حضرة الأقدس الأكمل الأطيب الأطهر الأكرم الأجمل جناب سرور كائنات فخر موجودات، سيد الكونين، سيد المرسلين، خاتم النبيين، رحمة للعلمين، شفيع المذنبين، شفيع الأمم، شفيع الأمة، صاحب الجود والكرم، عاصم المطهرة نبي الخاتم، رسول الأخر، صاحب نتيجا ن المقربين، راحة قلوب المؤمنين، حبيب رب العلمين مصباح المقربين، محب العاشقين، محبوب الطالبين العارفين، سراج السالكين، مأوانا وملجانا وسيدنا وسندنا ونبينا ورسولنا ومولينا وحبيبنا ومحبوبنا

محمد ﷺ

المصطفى أحمد ﷺ المجتبى محمد ﷺ النبي الأمي ﷺ

حضرة

محمد رسول الله

صلى الله عليه وآله وأصحابه وبارك وسلم

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم الله الرحمن الرحيم [illegible] محمد
[illegible]

التّشكّر والمنّة

كلّ من اعانني فى تأليفه وتدوينه ونظامته
وتكميله وتشهيره وتدبيره وتبليغه وتفسيره وتشريحه
وطبعه وكتابته واشاعته من مطابع وكتّاب
واصحاب التصانيف والتأليف استفيد
منهم واصحاب استمد منهم علماً وادباً
ونظراً وفكراً وقلماً وعملاً ومالاً ولساناً
واعانني فى تأليف هذا الكتاب المقدّس
والمطهّر وشدّ ازرى كلّهم مشكورون
ومعنونون بصميم قلبي فجزاء هم الله احن
الجزاء ، الفقير ممنون وشاكر لكلّ احد
منهم استغفر الله لهم وأرجو
لهم الخير من الله

اللّٰهُمّ

تَقبَّلْ مِنّا وَمِنْهُم اٰمِين ثُمّ اٰمِين

محمّد بركة علي

المهاجر إلى الله والمتوكّل على الله العظيم

رَبّنا تقبّل منّا انّك انت السّميع العليم
امين امين امين يا ربّ العٰلمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۔ یا حی یا قیوم ۔ اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۔ یا حی یا قیوم

تشکر و امتنان

تالیف و تدوین، ترتیب و تنظیم، تشکیل و تکمیل، تشہیر و تدبیر، تبلیغ و تفسیر و تشریح اور طباعت و کتابت و اشاعت میں جن جن مطابع و مکاتب نیز اصحابِ تصنیفات و تالیفات سے استفادہ کیا گیا ہے، نیز وُہ تمام افراد و اشخاص جن سے علمی، ادبی، نظری، فکری، قلمی، عملی، مالی اور لسانی استمداد حاصل کی گئی ہے اور اس مقدس و مطہّر تالیف میں جس جس نے کسی طرح سے بھی میری مدد کی ہے اور میرا ہاتھ بٹایا ہے، وہ سب میرے قلبی اور دلی شکریہ و اظہارِ امتنان کے حقدار ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

خاکسار ان سب کا ممنون و شکر گزار ہے اور ان کی مغفرت کیلئے دُعا گو و امیدوار ہے۔

اَللّٰھُمَّ

تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْھُمْ

آمین ثُمَّ آمین

محمد برکت علی لودھیانوی

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم فاعلم انه لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد
[illegible]

التقديم

اللهم لك الشكر والمنّة بما انعمت واكرمت على اذل اهل الأرض بمجدك وصمديتك على تخريج اسماء مباركة ومكرمة لحبيبك الأقدس والأكمل والأكرم والأجمل والأطيب والأطهر وطٰهٰ ويٰس والمزمّل والمدثّر صلّى الله عليه وسلّم من حجاب خفاء إلى ظهور سعادة تاريخي شرفتنا - والحمد للحيّ القيّوم -

يسجد لك كل من قطن بدار الإحسان من إنسان وورق شجرة وذرّة أرض على بابك العالى يا ذا الجلال والإكرام بما أنعمت علينا وانتخبت هذا المقام المجاف الصحاف المقبول المصطفين لتخريج اسماء معظمة من حجاب إلى الظهور - فالله خير الرّازقين -

وتطبع " دارالإحسان " هذه الأسماء المباركة بكتابة نفيسة وطبعة مزينة وترتيب وتزئين وتهدى هذه الهدية الفريدة الوحيدة التى لا نظيرلها ولا مثل لها بفرحة وابتهاج إلى حضرة الأقدس والأكمل والأجمل والأطيب والأطهر فداه روحي صلّى الله عليه وسلّم لنفع جميع أمّته إلى يوم الدّين لتحصيل سعادة الدارين

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اٰمين اٰمين اٰمين

محمّد بركت على عفى عنه
دارالإحسان - باكستان
١٥ شعبان المعظم ١٣٩٧ هـ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد حاجات خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

مقدّمہ

یا اللہ تیرا شکر و احسان ہے کہ تُو نے اپنی مجدیّت و صمدیّت کے صدقے ہم خاک نشینوں کو اپنے حبیبِ اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر، طٰہٰ، یٰس، مزّمّل، مدّثّر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فضیلت مآب اسمائے مُبارکہ و مکرمہ کو پردۂ عدم سے منصّۂ شہود پر لانے کی تاریخی سعادتِ عظمٰی سے مشرّف فرمایا۔ الحمد للحیّ القیّوم۔

"دارُالاحسان" کا ہر مکین، ہر تنکا اور ہر ذرّہ تیری اس بے پایاں عنایت پر تیری بارگاہ ربّ ذوالجلال والاکرام میں سجدہ ریز ہے کہ تُو نے اپنے اس مقام النجاف الضّحاف المقبول المصطفین کو ردیف ازلی میں محجوب و مستُور تقدّس مآب اسمائے معظّمہ کے شہُود و ظہُور کے لیے منتخب فرمایا۔ فاللہ خیرالرّازقین۔

"دارُالاحسان" عُمدہ ترین کتابت و طباعت اور نفیس ترین ترتیب و تزئین کے ساتھ اس مایہ ناز، منفرد، بے مثل اور عدیم النّظیر تالیف کو انتہائی مسرّت کے ساتھ حضُور اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ساری اُمّت کو نفع پہنچانے کے لیے حضُور اقدس رُوحی فداہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بطور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اٰمین اٰمین اٰمین

محمّد برکت علی عفی عنہ

دارالاحسان - پاکستان
۱۵ شعبان المعظم ۱۳۹۷ ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یاربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صفاتِ حمیدہ کے لائق درود و سلام بھیجا لاکر آپ پے

اشارہ إلى قوله:

"وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ"

(سورۃ آل عمران - آیۃ ۱۴۴)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر پیغمبر۔"

وإشارة إلى قوله:

"بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ۔"

(سورۃ محمد - آیۃ ۲)

اشارہ ہے اس قول کی طرف "جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔"

وإشارة إلى قوله:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

(سورۃ الفتح - آیۃ ۲۹)

اشارہ ہے اس قول کی طرف "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

عن محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی اسماء انا محمد و انا احمد

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی ہوں۔ اللہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

وانا الماحی الذی
یمحو اللہ بی الکفر
وانا الحاشر الذی یحشر
الناس علی قدمی وانا
العاقب الذی لیس بعده
احد (الصحیح لمسلم الجلد الثانی ص ۲۶۱)

تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا
اور مَیں حاشر ہوں کہ لوگ میرے
قدموں پر گریں گے اور مَیں عاقب
ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ
قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض طریق المدینۃ
فقال انا محمّد و انا
احمد وانا نبی الرحمۃ
ونبی التوبۃ وانا المقفی
و انا الحاشر ونبی
الملاحم (شمائل الترمذی ص ۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
مَیں ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے مدینہ منوّرہ کے کسی راستہ میں
ملا جبکہ آپؐ تشریف لے جا رہے
تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا نام
محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، احمد ہے،
نبی الرحمۃ ہے، نبی التوبۃ ہے اور مَیں مقفی
ہوں، حاشر ہوں اور نبی ملاحم ہوں۔

قال ابن اسحاقؒ
وکانت قریش انما تسمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذمما ثم
یسبونہ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الا تعجبون لما یصرف
اللہ عنی من اذی قریش
یسبون ویھجون مذمما وانا محمّد
(سیرۃ ابن ہشام مع شرح الروض الانف للسہیلی ج ۱ ص ۱)

ابنِ اسحاق رحؒ کا بیان ہے کہ قریشیوں
نے آپؐ کا نام مذمم (بُرا) رکھ چھوڑا تھا پھر وہ
آپؐ کو گالی نکالتے تھے تو اِس پر حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا تم تعجب نہیں
کرتے کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے قریش کی گندگی کو
کیسے دُور رکھتا ہے وہ مذمم کو گالیاں
نکالتے ہیں اور اسکی ہجو کرتے ہیں حالانکہ
مَیں تو محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سيدنا أبذل الناس ﷺ

ہمارے سردار جہان سے زیادہ سخاوت کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ :

" و ابذل منه للطريف وتالد
اذا اضن معطاء بما كان يتلد "

(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۲۸۱)

عن جبير بن مطعم رضی اللہ عنہ انه بينما هو يصير مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ومعه الناس مقفلة من حنين فعلقت الاعراب يسألونه حتى اضطروه الى شجرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطوني ردائي لو كان

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب سخی اپنے خزانوں کے ساتھ بخیلی کرتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں کے لیے سخاوت کا دریا بن جاتے ہیں۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حالت میں کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے اور آپ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ تو اعراب آپ کو لپٹ گئے، آپ سے کچھ مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ درخت کے نیچے آپ کو لے گئے اور آپ کی چادر انہوں نے اتار لی۔ پس

لی عدد ھٰذہ العضاہ
نعم لقسمتہ بینکم
ثم لا تجدونی بخیلا
ولا کذوبا ولا جبانا
(صحیح البخاری ج ۱ ـ ص ۳۹۴)

حضورِ اقدس ﷺ ٹھہر گئے اور
آپؐ نے فرمایا کہ میری چادر دے دو۔
اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر
بکریاں ہوتیں تو میں ان کو تمہارے
درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل
نہ پاؤ گے، نہ جھوٹا نہ نامرد۔

عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ قال کان یخطب
النبی ﷺ من استعف
یعفہ اللہ من استغنی
یغنہ اللہ و من سألنا
اما ان نبذل لہ و اما ان
نواسیہ (الحدیث)
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ـ ص ۴۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ
خطبۂ جمعہ میں فرما رہے تھے کہ جو شخص
سوال کرنے سے بچے گا اللہ اس کو
بچائے گا اور جو شخص بے پرواہی اختیار
کرے گا اللہ اس کو غنی کرے گا اور جو
شخص ہم سے مانگے ہم اسے دیں گے
یا اس کے ساتھ شریک ہوں گے۔

عن عبد اللہ بن ابی بکر
رضی اللہ عنہ عن ابا اسید رضی اللہ عنہ
کان یقول و کان رسول اللہ
ﷺ لا یمنع شیئاً
یسألہ۔
(قلت رواہ احمد فی حدیث طویل،
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۱۳)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت ابواسید
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس
ﷺ سے جس چیز کا سوال ہوتا
آپؐ اسے کبھی رد نہ فرماتے بلکہ آپؐ
سوال کو پورا کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَيِّدُنَا الْأَبَرُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے نیک درود و سلام بھیجا اللہ آپ پے

افعل تفضیل من
بررت فلانا بالکسر ابرہ
برا فانا بر و بار ای محسن
و یطلق علی الصدق
لحدیث لا یزال الرجل یصدق
حتی یکتب عند اللہ بارا
و ھو صلی اللہ علیہ وسلم حری
ان یکون ابر الناس و
اصدقھم و اکثرھم احسانا
قال ابو علی الحاتمی
اتفق اھل الأدب علی
ان اصدق بیت قالتہ
العرب قول ابی
ایاس الدؤلی:

باب بر، بیر سے اسم تفضیل کا
صیغہ ہے جس کا معنیٰ سب جہان
سے نیک ہے۔ بر کے لفظ کا سچی
بات پر اطلاق ہوتا ہے۔ حدیث
میں آتا ہے، انسان سچ ہمیشہ بولتا
رہتا ہے، حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک
بَارًا سچ بولنے والا لکھ دیا جاتا ہے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق ہیں
کہ آپ سب سے زیادہ نیک ہیں
سب سے سچے ہیں اور سب سے زیادہ
احسان کرنے والے ہیں
ابو علی حاتمیؒ کا بیان ہے کہ
اہل ادب کا اس بات پر اتفاق
ہے کہ سب سے سچا شعر ابو ایاس دؤلی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین

فما حملت من ناقة فوق رحلها
ابر و أو فى ذمة محمد

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی
ج ٣ - ص١١٩)

عن ابی هريرة رضی الله عنه
قال لما فتحت خيبر اهديت
للنبی صلی الله علیہ وسلم شاة فيها
سم فقال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم اجمعوا لی من كان
ها هنا من يهود فجمعوا له
فقال النبی صلی الله علیہ وسلم
انی سائلكم عن شیء
فهل انتم صادقی عنه؟
قالوا نعم، يا ابا القاسم!
فقال لهم رسول الله صلی الله علیہ وسلم
من ابوكم؟ قالوا ابونا
فلان فقال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم كذبتم بل
ابوكم فلان۔ قالوا
صدقت و بررت۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٤ ص ٢٠٨)

کا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدح کرتا ہے:
کسی اُونٹنی نے نیک ترین اور عہد وفا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اپنے اوپر سوار نہیں کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے
گوشت میں زہر دیکر یہودیوں نے دعوت
کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
لیے یہودیوں کو اکٹھا کرو، وہ اکٹھے ہوگئے
آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات
پوچھتا ہوں، کیا تم اسکے بارے میں
مجھے سچ بتاؤ گے؟ انھوں نے کہا
اے ابو القاسم ہاں! (ہم آپ کو
سچ بتائیں گے) آپ نے اُن کو فرمایا
تمھارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ انھوں
نے کہا کہ ہمارا جدِ اعلیٰ فلاں ہے
آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ
بولا بلکہ تمھارا جدِ اعلیٰ فلاں ہے۔
انھوں نے کہا کہ آپ نے سچ بولا
اور آپ واقعی نیک ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا أبر الناس ﷺ

ہمارے سردار تمام لوگوں سے نیک درود و سلام بھیجو ان پر

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رسول الله ﷺ
استاذن علی سعد بن
عبادة فقال السلام علیکم
و رحمة الله فقال سعد
و علیك السلام و رحمة
الله و لم یسمع النبی
ﷺ حتی سلم ثلاثا
و رد علیه سعد ثلاثا و
لم یسمعه فرجع النبی
ﷺ واتبعه سعد فقال
یارسول الله بابی انت و
امی ما سلمت تسلیمة الا هی
باذنی ولقد رددت علیك

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں
کہ حضورِ اقدس ﷺ حضرت
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہ
تشریف لے گئے اور اندر آنے کی
اجازت طلب کی اور فرمایا السلام علیکم
ورحمۃ اللہ۔ سعدؓ نے وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ کہا جس کو حضورِ اقدس ﷺ
نے نہیں سنا حتیٰ کہ آپ نے تین دفعہ
سلام بلایا اور تین دفعہ ہی سعدؓ نے
جواب دیا جسکو حضورِ اقدس ﷺ
نے نہیں سنا۔ آپ واپس لوٹ آئے
حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے
پیچھے آئے اور عرض کیا اے اللہ کے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

و لو اسمعك اجبت ان استكثر من سلامك و من البركة ثم ادخله البيت فقرب له زبيبا فاكل نبی الله ﷺ فلما فرغ قال اكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة و افطر عندكم الصائمون ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ۔ ص ۱۳۸)

رسول ﷺ ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے جتنی دفعہ سلام فرمایا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اس کا جواب بھی دیا لیکن میں نے آپ کو نہیں سنایا میری خواہش تھی کہ میں آپ کے سلام کو کثرت سے وصول کروں اور برکتیں لوں۔ پھر وہ حضور اقدس ﷺ کو گھر لے گئے اور کشمش اور منقی آپ کے آگے رکھا حضور اقدس ﷺ نے وہ منقی تناول فرمائے، جب فارغ ہو گئے تو فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے درود بھیجا اور تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔

وهو ﷺ حرى بان يكون ابر الناس لما جمع فيه من الخصال الجميلة التی لم تجمع فی مخلوق والاحسان والصدق ۔ قال ابو علی

اور آپ بہت لائق ہیں کیونکہ آپ میں احسان اور سچائی کے وہ اوصاف جمیلہ جمع کیے گئے ہیں جو کسی انسان میں موجود نہیں
حضرت ابو علی حاتمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل ادب نے اتفاق کیا ہے

الحاتمی رحمۃ اللہ علیہ اتفق اھل
الادب علی ان اصدق
بیت قالتہ العرب قول
ابی ایاس الدؤلی ؓ :
وماحملت من ناقۃ فوق
رحلھا - ابرو اوفی
ذمۃ من محمد -

(سبل الھدی ج ا ص ٥١٦)

کہ سب شعروں میں سچا شعر جو عرب
نے کہا ہے وہ ابوایاس ؓ دولی کا شعر
ہے۔
" اور کسی اُونٹنی نے اپنے اوپر
سب سے زیادہ اور وعدہ وفا حضرت
محمد ﷺ جیسا سوار نہیں کرایا"

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا
قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھجاھم
حسان فشفا واشتفی
قال حسان رضی اللہ عنہ :
" ھجوت محمد افاجبت عنہ
وعنداللہ فی ذاک الجزاء
ھجوت محمدا برا تقیا
رسول اللہ شیمتہ الوفاء
فان ابی و والدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء "

(الصحیح لمسلم ج ٢ ص ٣٠٠)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ
سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت
حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو کی اور
ان کی خُوب مرمت کی اور خوب بدلہ لیا'
حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ کہا:
اے مخالف تو نے حضرت محمد ﷺ
کی ہجو کی اور میں نے اسکا جواب دیا
اور اس کا اللہ کے ہاں بدلہ ہے۔ تو نے
حضرت محمد ﷺ، جو نیک اور
پرہیزگار اللہ کے رسول ہیں جنکی عادت
مُبارکہ وعدہ وفائی کی ہے' کی ہجو کی'
میرے ماں باپ اور میری عزت حضرت
محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأباطحی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بطحا کے رہنے والے — درود و سلام بھیجئے آل آپ پے

نسبة إلى ابطح مكة وهو مسيل واديها وهو ما بين مكة ومنى ومبدؤه المحصب سمى بذلك لانه من قريش البطاح اى النازلين بالبطاح دون الظواهر التى هى خارج الحرم حول مكة وكان يقال لعبد المطلب سيد الابطح والاباطح وقال حسان رضى الله عنه فى مدحه صلى الله عليه وسلم:

واكرم بيت فى البيوت اذا انتمى - واكرم جدا

مکہ مکرمہ کی ابطح کی طرف نسبت ہے اور بطحا اس وادی کا نام ہے جہاں سے پانی گذرے۔ عرفات اور منیٰ کا بارش والا پانی چونکہ شہر مکہ سے گزرتا ہے لہٰذا اسکو وادیٔ بطحا کہا جاتا ہے۔ یہ نام اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ آپ اس قریش خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو وادیٔ بطحا میں رہتے تھے، حرم سے باہر نہ تھے اور آپ کے دادا عبدالمطلب کو سید الابطح اور سید الاباطح کہا جاتا تھا حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ کی مدح میں فرماتے ہیں:

آپ معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العلمين ط

ابطحی یسود

(شرح المواھب للدنیۃ ج ٣ - ص ١١٩)

وقریش البطاح الذین ینزلون بین اخشبی مکۃ۔

(قاموس ج ١ - ص ٢١٦)

عن جابر ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم امر عمر بن الخطاب زمن الفتح وھو بالبطحاء ان یأتی الکعبۃ فیمحو کل صورۃ فیھا ولم یدخلھا النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم حتی محیت کل صورۃ فیھا۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج - ص ٢٣٢)

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت انما کان منزلا ینزلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکون اسمح لخروجہ تعنی الابطح۔

(الصحیح للبخاری ج ١ ص ٢٣٧)

دادا کی طرف سے بزرگ ابطحی سردار ہیں

ابطحی قریش وہ ہیں جو مکہ مکرمہ کے دونوں کناروں کے درمیان بستے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فتح مکہ کے زمانے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وادیٔ بطحا سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبہ جاکر جو بُت وہاں ہیں، ان کو ختم کر دے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک تمام بُت مسمار نہ کر دیے گئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہونے کے بعد جب مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو آپؐ نے وادیٔ ابطح میں رات گزاری تاکہ آپؐ کو نکلنے میں سہولت ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ابلج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سفید رنگ والے — درود وسلام بھیجئے آلہ آپ پر

الابیض الاتقی الاجل۔

(شرح المواھب اللدنیۃ ج ٣ ص ١٢٣)

قالت اُم معبد رضی اللہ عنہا رایت رجلا ظاھر الوضاءۃ ابلج الوجہ حسن الخلق۔

(الحدیث)

(المستدرک للحاکم ج ٣ ص ٩)

و فی حدیث ام معبد رضی اللہ عنہا فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابلج الوجہ ای مشرقہ۔

(صراح ج ١ ص ١٣٨)

سفید رنگ والے، بڑی پاکیزہ ہستی۔

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسے انسان کو دیکھا جس کے چہرۂ انور پر رونق تھی، سپید، حُسن کے پیکر تھے۔

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں ابلج الوجہ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی ہے چمکدار چہرہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأبیض ﷺ

ہمارے سردار سپید درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی کرم اللہ وجہہ

انہ قال کان رسول اللہ

ﷺ ابیض مشربا

بحمرۃ۔ (اخرجہ ابو حاتم۔

شرح الشفا لملا علی قاری علی حاشیۃ

نسیم الریاض ج ۲۔ ص ۱۶۹)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ آپ حضورِ اقدس

ﷺ سفید رنگ تھے جس میں

سُرخی ملی ہوئی تھی۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

انہ ﷺ کان ابیض

اللون۔ (اخرجہ ابو حاتم۔

شرح الشفا لملا علی قاری علی حاشیۃ

نسیم الریاض ج ۲ ص ۱۶۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس

ﷺ سفید رنگ تھے۔

قال ابو طالب بن عبد المطلب:

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ

ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

ابو طالب بن عبد المطلب کہتے

ہیں۔ اور سفید رنگ جن کے چہرہ کو

دیکھ کر بادل بارش برسا دیتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

قوله : ثمال بکسر المثلثة و تخفیف المیم هو العماد و الملجاء و المطعم و المغیث والمعین و الکافی قد اطلق علی کل ذلک عصمة للارامل ای یمنعھم مما یضرھم۔

(فتح الباری مصری ج ۲ ص ۲۹۶)

الوان آنحضرت روشن و تابان بود و اتفاق دارند جمہور اصحاب بر بیاض لون آں ﷺ و وصف کردند او را بابیض۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۶)

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ یقول فی صفة النبی ﷺ قال کان ابیض بیاضه الی السمرة۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۳)

یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کے حامی ثمال کا معنیٰ ستون اور جائے پناہ، فریاد سننے والا، اعانت کرنے والا ان تمام معنوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

عصمۃ کا معنیٰ بیواؤں کی تکلیفوں کو دُور کرنے والا ہے۔

آپ حضورِ اقدس ﷺ کا رنگ مبارک روشن و تاباں تھا۔ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کہ آپ کا رنگ سفید تھا اور اس کو انہوں نے ابیض کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کی صفت مبارک بیان کرتے ہیں کہ آپ سفید تھے، اور آپ کی سفیدی گندم گوں تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأتقی ﷺ

ہمارے سردار سب سے زیادہ پرہیزگار درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عطاء بن یسار
عن رجل من الانصار
ان الانصاری اخبر عطاء
انه قبل امرأته علی عهد
رسول الله ﷺ وهو
صائم فامر امرأته فسألت
النبی ﷺ عن
ذلك فقال النبی ﷺ
ان رسول الله یفعل
ذلك فاخبرته امرأته
فقال ان النبی ﷺ
یرخص له فی اشیاء فارجعی
الیه فقولی له فرجعت
الی النبی ﷺ

حضرت عطاء بن یسارؓ ایک
انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے عطاء کو بتایا کہ اُس نے
زمانہ رسالت مآب ﷺ میں روزہ
کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا، پھر
اُس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اِسکی بابت حضورِ اکرم
ﷺ سے پوچھے۔ اس نے حضورِ اکرم
ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ
نے فرمایا کہ اللہ کے رسُول بھی یہ
کرتے ہیں۔ اس عورت نے اپنے خاوند
کو بتایا تو اس انصاری نے کہا کہ
حضورِ اقدس ﷺ کیلئے بعض چیزوں
کی رخصت دی گئی ہے تُو دوبارہ جاکر
دریافت کر۔ وہ پھر حضورِ اکرم ﷺ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

فقالت قال ان النبی ﷺ یرخص له فی اشیاء فقال انا اتقاکم لله و اعلمکم بحدود الله

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۳۳)

کے پاس آئی اور کہا کہ میرا خاوند کہتا ہے کہ اللہ کے رسول کے لیے بعض چیزوں کی رخصت دی گئی ہے۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو جاننے والا ہوں۔

قال رجل لابی هریرة رضی اللہ عنہ ما التقوی ؟ قال اخذت طریقا ذا شوک ؟ قال نعم قال کیف صنعت ؟ قال اذا رایت الشوک عدلت عنه او جاوزته او قصرت عنه قال ذا التقوی۔

(رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب التقوی سبل الهدی ج ۱ ص ۵۱۸)

ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی تو کانٹوں والی زمین پر چلا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! آپ نے فرمایا تو کیسے چلتا ہے؟ اس نے کہا کہ جب میں کانٹا دیکھتا ہوں تو اُس سے الگ ہو جاتا ہوں یا میں اُس پر سے چھلانگ لگا کر گزر جاتا ہوں یا میں اُس سے ورے پاؤں رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا یہی تقویٰ ہے

سئل علی کرم اللہ وجہہ عنها قال هی الخوف من الجلیل والعمل بالتنزیل والقناعة بالقلیل والاستعداد لیوم الرحیل۔

(سبل الهدی ج ۱ ص ۵۱۹)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اس (تقویٰ) کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ تقویٰ رب جلیل سے خوف کھانے کا نام ہے اور وحیٔ الٰہی پر عمل کرنا اور تھوڑے پر قناعت کرنا اور موت کے دن کیلئے تیاری کرنا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک [illegible]

سیدنا اتقی الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ پرہیزگار درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝"

(الحجرات ١٣)

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

(الاحزاب ١)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت كان على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثوبين قطريين غليظين الى فكان إذا قعد فعرق ثقلا عليه

اشارہ ہے اِس قول کی طرف :

"اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔"

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں کا اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے، بیشک اللہ تعالےٰ بڑا علم والا، بڑی حکمت والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گاڑھے کھدر کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ بیٹھتے تو پسینہ سے شرابور ہو جاتے، فلال

فقدم بزّ من الشّام
لفلان الیهودی فقلت
لو بعثت الیه فاشتریت
منه ثوبین الی
المیسرة فارسل الیه
فقال قد علمت ما یرید
انما یرید ان یذهب
بمالی او بدراهمی فقال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم
کذب قد علم
انی من اتقاهم
واٰداهم للامانة۔

(جامع الترمذی ج۱ ص۱۴۶۔ سنن النسائی ج۲ ص۱۹۹)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خطیباً فقال بلغنی ان
اقواماً یقولون کذا
وکذا و الله لانا ابرّو
اتقی لله عزّ وجل منهم۔

(الحدیث)

(صحیح البخاری ج۱ ص۳۳۰)

یہودی کی بزازی شام سے آئی۔ میں نے عرض کیا کہ "آپ کسی آدمی کو اس یہودی کے ہاں بھیج دیں اور اس سے دو کپڑے آسان مدت تک ادھار خرید لیں"۔ پھر آپ نے اس (یہودی) کے پاس آدمی بھیجا تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں جو ان کا ارادہ ہے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ میرا مال ھضم کر جائیں یا میری رقم دبا جائیں۔ تو اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ متقی ہوں اور میں ان سب سے زیادہ امانت دار ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں۔ اللہ کی قسم! البتہ میں سب سے زیادہ نیک ہوں اور اللہ عزّ وجل کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اثبت الناس ﷺ

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ ثابت قدم درود و سلام بھیجئے آل و آپ پر

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله ﷺ فضلت
على الناس بشدة البطش
(رواہ ابو زرعۃ تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۶۰)

و يوم حنين ولى الناس
كلهم و كانوا يومئذ اثنا عشر
الفا وثبت هو فی نحو من
مائة من الصحابة وهو راكب
يومئذ بغلته وهو يركض بها
الى نحو العدو وهو ينوه
باسمه ويعلن بذلك قائلا
انا النبى لا كذب انا
ابن عبد المطلب۔
(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں
پر سخت پکڑ کی فضیلت دی گئی ہے
اور حنین کے دن جب تمام
لوگ بھاگ گئے اور وہ بارہ ہزار تھے
آپ صرف سو آدمیوں کے ساتھ
ثابت قدم رہے اور آپ اس دن خچر پر
سوار تھے اور اس خچر کو دشمنوں کی طرف
آگے بڑھا رہے تھے اور آپ اپنا
نام بآواز بلند لے رہے تھے اور فرما
رہے تھے کہ میں نبی ہوں، جھوٹا
نہیں ہوں اور میں عبدالمطلب کا
پوتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أجرأ الناس صدرا صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ جرأت مند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن البراء بن عازبؓ وسأله رجل من قيس افررتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فقال لكن رسول اللهﷺ لم يفر و فى رواية اما انا فاشهد على النبىﷺ انه لم يزل و فى اخرىٰ لا والله ما ولى يوم حنين دبره۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانى ج ۳ ص ۱۶)

(فتح البارى ج ۸ ص ۲۸)

وفيه ركوب البغلة اشارة الى مزيد الثبات (فتح البارى ج ۸ ص ۳۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے قبیلہ قیس کے کسی آدمی نے پوچھا کیا تم حنین کی جنگ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ گئے تھے تو انھوں نے کہا کہ لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں گواہ ہوں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جنگ میں رہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی قسم آپ نے حنین کے دن کفار کو پیٹھ نہیں دکھائی۔

خچر پر سوار ہونے میں حضورؐ کے ثابت قدم ہونے کی طرف اشارہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

[illegible] ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک [illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأجلُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بہت بڑے بزرگ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن شماسة المهری رضی اللہ عنہ قال حضرنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وهو فی سیاقة الموت یبکی طویلاً وحول وجهه الی الجدار فجعل ابنه یقول له ما یبکیک یا ابتاه اما بشرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بکذا اما بشرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بکذا قال فاقبل بوجهه فقال ان افضل ما نعدّ شهادة ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله

حضرت ابن شماسہ مہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے انتقال کا وقت قریب تھا آپ رض بہت دیر تک روتے رہے اور دیوار کی طرف منہ پھیر لیا۔ آپ رض کا بیٹا حاضر تھا، اس نے کہا اے ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ کیا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی (پھر آپ ایسے کیوں غمگین ہوتے ہیں) تب انہوں نے اپنا چہرہ ہماری جانب متوجہ کیا اور فرمایا ہمارے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

انی قد کنت علی اطباق
ثلاثٍ لقد رأیتنی وما
احد اشد بغضا
لرسول الله صلی الله علیہ وسلم
منی ولا احب الی من
ان اکون قد استمکنت
منہ فقتلتہ فلومت
علی تلك الحال لکنت
من اھل النار فلما
جعل الله عزوجل
الاسلام فی قلبی اتیت
النبی صلی الله علیہ وسلم فقلت
ابسط یمینك فلاُبایعكَ
فبسط یمینہ قال
فقبضت یدی
قال مالك یاعمرو قال
قلت اردت ان اشترط
قال تشترط ماذا قلت
ان یغفرلی قال اما علمت
ان الإسلام یھدم ما
کان قبلہ وان الھجرة
تھدم ما کان قبلھا

لیے بہترین توشہ تو اس بات کی گواہی
دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
رسول ہیں۔ مَیں تین ادوار سے گزرا ہوں
ایک دَور تو وُہ تھا کہ مجھے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے بغض نہ
تھا اور کوئی چیز میری نظر میں اتنی محبوب نہ
تھی جتنی یہ بات عیاذاً باللہ کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھے قدرت حاصل ہو جائے
اور مَیں آپؐ کو شہید کر ڈالوں اگر مَیں
اِس حالت میں مر جاتا تو یقینی طور پر دوزخی
ہوتا۔ پھر (دُوسرا دور وہ تھا کہ) حبیب اللہ
عزّوجل نے اسلام کا خیال میرے دل میں
پیدا کیا اور مَیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپؐ
اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ مَیں آپؐ کی بعیت کروں،
آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو مَیں
نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپؐ نے فرمایا عمروؓ
کیا بات ہے؟ مَیں نے جواب دیا کچھ
شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط ہے
بیان کرو۔ مَیں نے عرض کیا کہ میرے سابقہ
گناہ معاف ہو جائیں۔ فرمایا کیا تو

وان الحج یھدم ما کان
قبله وما کان احدٌ
احب الی من رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ولا احل
فی عینی منه وما کنت
اطیق ان املأ عینی
منه اجلالًا له ولو
سئلت ان اصفه ما
اطقت لانی لم اکن
املأ عینی منه ولو مت
علی تلك الحال لرجوت
ان اکون من اهل
الجنة ثم ولینا اشیآء
مآ ادری ما حالی فیھا فاذا
انا مت فلا تصحبنی نائحةٌ
ولا نارٌ فاذا دفنتمونی
فشنوا علی التراب شنًا
ثم اقیموا حول قبری
قدر ما تنحر جزورٌ و
یقسم لحمها حتی استانس
بکم وانظر ماذا اراجع به
رسل ربی۔ (الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص۷۶)

نہیں جانتا کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں
کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے تمام گناہوں
کو ختم کر دیتی ہے اور حج تمام پہلی برائیوں
کو ڈھا دیتا ہے۔ (چنانچہ میں نے بیعت
کر لی) اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے زائد مجھے کسی سے محبت نہ تھی اور
نہ میری آنکھوں میں آپؐ سے زائد کوئی
بڑا بزرگ تھا۔ میں آپؐ کی شان و جلال
کے مارے آنکھ بھر کر آپؐ کو نہیں دیکھ
سکتا تھا اور چونکہ پورے طور پر چہرہ مبارک
نہ دیکھ سکتا تھا اس لیے اگر مجھ سے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت
کیا جائے تو بیان نہیں کر سکتا۔ اگر میں
اسی حالت میں مر جاتا تو امید تھی کہ جنتی
ہوتا۔ اس کے بعد ہم بہت سی باتوں کے
ذمہ دار ہو گئے، معلوم نہیں میرا ان میں
کیا حال رہے گا لہٰذا اب میرے مرنے
کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی نوحہ گر
اور آگ نہ جائے اور جب مجھے دفن کر چکو
تو میری قبر پر مٹی ڈال کر قبر کے چاروں طرف
اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں اونٹ
کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال بينا انا اقود برسول الله ﷺ في نقب من تلك النقاب اذ قال لي يا عقبة الا تركب قال فاجللت رسول الله ﷺ ان اركب مركبه ثم قال يا عقيب الا تركب قال فاشفقت ان تكون معصية قال فنزل رسول الله ﷺ و ركبت هنية ثم ركب ثم قال يا عقيب الا اعلمك سورتين من خير سورتين قرأ بهما الناس قال قلت بلى يارسول الله قال فاقرأني قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۴۴)

تاکہ مجھے تم سے انس حاصل ہو اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دے سکوں گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضورِ اقدس ﷺ کی سواری کو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں لے جا رہا تھا اچانک آپ نے فرمایا اے عقبہؓ تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضورِ اقدس ﷺ کو بہت عظیم تصور کیا کہ میں آپ کی سواری پر سوار ہوں پھر آپ نے فرمایا اے عقیبؓ! تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہؓ کا بیان ہے کہ اب میں ڈرا کہ کہیں نافرمانی نہ ہو جائے۔ آپ سواری سے اتر پڑے اور میں تھوڑی دیر کیلئے سوار ہو گیا پھر آپ سوار ہو گئے اور فرمایا اے عقبہؓ! کیا میں تجھے سورتوں میں سے دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! حضرت عقبہؓ کہتے ہیں پھر مجھے آپ نے قل اعوذ برب الفلق و اور قل اعوذ برب الناس پڑھائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأجودُ ﷺ

ہمارے سردار سب سے سخی

درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس قال کان النبی
ﷺ اجود الناس بالخیر
وکان اجود مایکون فی رمضان
حین یلقاہ جبرئیل وکان
جبرئیل یلقاہ کل لیلۃ فی
رمضان حتی ینسلخ یعرض علیہ
النبی ﷺ القرآن فاذا لقیہ
جبرئیل کان اجود بالخیر
من الریح المرسلۃ۔

(صحیح البخاری الجلد الاول ص ٢٥٥)

عن جابر بن عبد اللہؓ قال
ما سئل رسول اللہ ﷺ
شیئاً قط فقال لا۔

(رواہ البخاری، تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٤٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں
جب حضرت جبریل علیہ السلام آپؐ
سے ملتے تو آپؐ سخی تر ہو جاتے۔ حضرت
جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات
کو ملا کرتے اور آپؐ کے سامنے
قرآن کریم پڑھتے۔ پس جب حضرت
جبریل علیہ السلام آپؐ سے ملتے تو آپؐ
تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
سے جب مانگا جاتا تو آپؐ کبھی
'نہ' کا لفظ زبان مبارک پر نہ لاتے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اجود الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — تمام جہان سے سخی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ رفعه الا اخبركم عن الاجود الله الاجود و انا اجود بنی ادم.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ٢٠١)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اجود النّاس بالخير وكان اجود ما يكون فی شهر رمضان ان جبريل علیہ السلام كان يلقاه فی كل سنة فی رمضان حتی ينسلخ فيعرض عليه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم القران فاذا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں تمہیں بتادوں بڑا سخی کون ہے۔ سب سے بڑا سخی اللہ تعالیٰ ہے اور آدم کی اولاد میں سے میں زیادہ سخی ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال کے دینے میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان المبارک کے مہینے میں آپ کی سخاوت ہوتی تھی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں اس کے اختتام تک آپ سے ملتے چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لقيه جبريل كان رسول الله ﷺ اجود بالخير من الريح المرسلة

(الصحيح لمسلم الجلد الثانی - ص ٢٥٣)

قال النحاس رحمة الله علیه الجواد الذی يتفضل على من لا يستحق و يعطى من لا يسأل ويعطى الكثير ولا يخاف الفقر - (سبل الهدى ج ١ - ص ٥١٩)

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال اهديت لرسول الله ﷺ ثلاثة طوائر فأطعم خادمه طائراً فلما كان من الغد اتته به، فقال لها رسول الله ﷺ ألم انهك أن ترفعي شيئاً لغد، فان الله (عزوجل) ياتی برزق كل غد -

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ - ص ٥٣)

ان کو قرآن کریم سناتے اور جس وقت حضرت جبریل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

حضرت نحاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جواد وہ ہے کہ غیر مستحق پر بھی مہربان ہو اور جو نہ مانگے اس کو بھی دے اور جب دے تو کثرت سے دے اور فقر و فاقہ سے نہ ڈرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے لیے تین جانوروں کا تحفہ لایا تو آپ نے ایک جانور اپنی نوکرانی کو کھلا دیا۔ دوسرے دن وہ آپ کے پاس وہ جانور لے کر حاضر ہوئی تو اس پر حضور اقدس ﷺ نے اسے فرمایا کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لیے کوئی چیز مت رکھنا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہر روز تازہ رزق دے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل شيء

عدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك ...

یا سیدنا الاجیر صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — پناہ دینے والے — درود و سلام بھیجئے آپ پر

عن ابی مُرّة مولی
عقیلؓ حدثه ان
ام ہانیؓ بنت ابی طالب
حدثته انه لما کان
عام الفتح فرّ الیها رجلان
من بنی مخزوم
فاجارتهما قالت فدخل
علی علیؓ فقال
اقتلهما فلما سمعته
اتیت رسول الله ﷺ
وهو باعلا مکة
فلما رآنی رحب و قال
ماجاء بك ؟ قلت یا
نبی الله کنت امنت

حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت
عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے
آزاد شدہ غلام ہیں، سے روایت ہے
کہ حضرت ام ہانی بنت ابوطالب
رضی اللہ عنہا نے اسے بیان کیا کہ فتح مکہ
کے سال میری طرف قبیلہ بنو مخزوم
کے دو آدمی بھاگ کر آگئے اور میں نے
ان دونوں کو پناہ دے دی۔ انکا بیان
ہے کہ میرے بھائی حضرت علی
رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور انہوں
نے فرمایا کہ میں ان دونوں کو قتل
کر دوں گا۔ جب میں (ام ہانیؓ) نے
سنا تو میں حضور اقدس ﷺ کے
پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ مکہ کے اوپر

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين یا رب العالمين

رجلين من احمائی
فاراد علی قتلهما فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
قد اجرنا من
اجرت یا ام هانی
ثم قام رسول الله
صلی الله علیه وسلم الی غسله
فسترت علیه
فاطمة ثم أخذ
ثوبا فالتحف به ثم
صلی ثمانی رکعات
سبحة الضحی۔

(تاریخ ابن کثیر ج۴ ص ۳۰۰)

والی جانب قیام فرما تھے۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو مرحبا فرمایا اور فرمایا تو کس لیے آئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنے سسرال کے دو آدمیوں کو پناہ دی ہے جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانیؓ! جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر غسل فرمایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو پردہ کیا، پھر آپؐ نے ایک کپڑے میں لپٹ کر چاشت کی آٹھ رکعت نماز ادا کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أُحُدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سرداری میں واحد — درود و سلام بھیجا اللہ آپ پے

كذا ورد فی السفر الخامس من التوراة وليس بين الحاء والدال الف انما يفخمون الحاء و تفسيره عندهم واحد- و معناه فيه صحيح من وجوه منها: انه واحد بمعنى أخر الانبياء وخاتمهم، ومنها: انه واحد فى السيادة على من سِوَاه، و منها انه واحد فى شريعته اكمل الشرائع، و منها: انه واحد فى خصائص خص بها من احكام دينه وامور رفيعة غير دينه

اسی طرح یہ نام توراۃ کی پانچویں کتاب میں وارد ہوا ہے اور "ح" اور "د" کے درمیان الف نہیں ہے صرف ح کو بڑھا کر پڑھتے ہیں اور ان کے نزدیک اس کی تفسیر واحد ہے اور اس کا معنی کئی طریقوں سے صحیح ہے۔ ایک یہ کہ آپؐ اکیلے ہیں اس معنی میں کہ آپ پیغمبروں کے آخر میں آئے ہیں اور آپؐ انکو ختم کرنے والے ہیں، دوسرے یہ کہ آپؐ سرداری میں یکتا ہیں اور تیسرے یہ کہ آپؐ اپنی شریعت میں، جو تمام شریعتوں میں کامل تر ہے منفرد ہیں اور چوتھے آپؐ ان خصوصیتوں میں جو

كالشفاعة العامة والحوض المورود و المقام المحمود۔

(سبل الہدیٰ ج ١۔ ص ٥٢٠)

قال الشيخ رحمہ اللہ تعالیٰ:

احاد فی العربية بضم الهمزة: اسم عدد معدول عن واحدٍ واحدٍ ولا يبعد ان يكون اسمه ﷺ فی التوراة هو هذا الاسم العربی المعدول ووجه العدل فيه عن واحد واحد المتكرر انه ﷺ واحد فی امور متعددة، فعدل عنها الی اُحَاد ليدل علی ذلك باختصار كما هو فائدة العدل ان لا يؤتی باللفظ مكرراً فيكون هذا الإسم مما سماه الله تعالیٰ به من اسمائه۔

(سبل الہدیٰ ج ١ ص ٥٢٠/٢١)

دین کے معاملہ میں احکام ہوں یا اونچے امور ہوں سب میں اکیلے مخصوص ہیں جیسے شفاعتِ عامہ اور حوضِ کوثر اور مقامِ محمود۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

احاد عربی میں ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ اسم عدد معدولہ ہے جس کے معنی ایک ایک کے ہیں اور یہ بات بعید نہیں ہے کہ آپؐ کا یہ اسم گرامی جو عربی میں معدولہ استعمال ہوا ہے موجود نہ ہو اور واحد واحد مکرّر سے معدولہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپؐ متعدد امور میں واحد (اکیلے) ہیں۔ واحد سے اُحاد معدولہ اِس لیے بنایا گیا ہے کہ اِختصار سے دلالت کرے جیسا کہ عدل کا فائدہ ہے کہ لفظ مکرّر نہ آئے۔ یہ اسمِ گرامی آپؐ کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اسماء میں رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

عدد ما خلقت ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أحب الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — تمام لوگوں سے پیارے — درود وسلام بھیجو اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن
احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ
وولدہ والناس
اجمعین۔

صحیح البخاری ج ۱ ص ۷ صحیح المسلم ج ۱ ص ۴۹

عن شیبۃ بن
عثمان بن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ
قال ما کان احد ابغض
الیّ من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وکیف
لا یکون کذلک وقد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے کوئی ایماندار اس وقت
تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسکے
اس کے نزدیک اس کے ماں باپ
اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا
نہ ہو جاؤں۔

حضرت شیبہ بن عثمان بن ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے
نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر
مبغوض کوئی انسان نہ تھا اور کیسے نہ
ہوتا کہ ہمارے گھرانے کے آٹھ آدمی آپ
نے (جنگ بدر میں) قتل کیے تھے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین ط

قتل منا ثمانية كل
منهم يحمل اللواء فلما
فتح الله تعالىٰ مكة
يئست مما كنت اتمناه
من قتله وقلت فى نفسى
قد دخلت العرب فى
دينه فتى ادرك ثأرى
منه فلما اجتمعت هوازن
بحنين قصدتهم لأجد
منه غرة فاقتله فلما
انهزم الناس عنه وبقى
مع من ثبت معه جئت
من ورائه فرفعت السيف
حتى كدت احطه
غشى فؤادى و رفع لى
شواظ من نار فلم اطق
ذلك وعلمت انه ممنوع
فالتفت الى وقال ادن
ياشيب فقاتل و وضع
يده فى صدرى فصار
احب الناس الى و
تقدمت فقاتلت بين

جن میں سے ہر ایک آدمی جھنڈا اٹھائے
ہوئے تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے
مکہ فتح کروایا تو میں آپ کو شہید کرنے
کی امید سے ناامید ہوگیا اور میں نے
اپنے جی میں کہا کہ تمام عرب تو آپ
کے دین میں داخل ہوگیا ہے میں آپ
سے کب بدلہ لوں گا۔ پھر جب حنین میں
قبیلہ ہوازن جمع ہوگیا تو میں نے اسکی
طرف قصد کیا تاکہ میں آپ کو دھوکہ سے
شہید کردوں۔ پھر جب لوگ آپ کے
پاس سے بھاگ گئے اور آپ چند
ساتھیوں کے ساتھ وہاں جمے رہے تو
میں آپ کے پیچھے سے آیا، پھر میں نے
تلوار اٹھائی حتےٰ کہ قریب تھا کہ میں آپ
کو گھیر لوں۔ میرے دل پر غشی طاری ہو
گئی اور میرے لیے آگ کے شعلے بلند
ہوئے، پھر میں اس پر قادر نہ ہوسکا
میں نے سمجھ لیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے تائید حاصل ہے۔ آپ میری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے شیبہ!
ذرا نزدیک تو ہو اور جہاد کر اور آپ
نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو اسوقت

يديه ولو عرض لی ابی لقتلته فی نصرته فلما انقضی القتال دخلت عليه فقال لی الذی اراد الله بك خير مما اردته لنفسك وحدثنی بجميع ما زورته فی نفسی فقلت ما اطلع علی هذا احد الا الله فاسلمت۔

(اعلام النبوة ص١٠٥/١٠٤)

آپ تمام لوگوں سے مجھے محبوب ہوگئے اور میں آگے بڑھا، میں نے آپؐ کے سامنے جہاد کیا، اس وقت اگر میرا باپ بھی سامنے آتا تو میں آپؐ کی تائید کے لیے اسے بھی قتل کر دیتا۔ پھر جب جنگ ختم ہوگئی تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھے فرمایا کہ وہ چیز جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے فرمایا وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تو نے اپنے نفس کیلئے ارادہ کیا اور پھر مجھے آپؐ نے وہ تمام سکیمیں جو میں نے اپنے دل میں بنائی تھیں، سب بیان فرما دیں۔ میں نے کہا کہ ان سازشوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا پھر میں مسلمان ہو گیا۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان فی محفل من اصحابه اذ جاء اعرابی من بنی سليم قد صاد ضبا وجعله

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپؐ کے پاس بنی سلیم سے ایک دیہاتی آیا جس نے گوہ کا شکار کیا تھا اور اس کو

فی کمه لیذهب به
الی رحله فیشویه و
یأکله فلما رائ الجماعة
قال ما هذا قالوا هذا
الذی یذکر انه نبی
فجاء فشق الناس
فقال و اللات و العزی
ما شملت السماء علی ذی
لهجة ابغض الی منك
ولا امقت منك ولولا ان
یسمینی قومی عجولا لعجلت
علیك فقتلتك فسررت
بقتلك الاسود والاحمر
و الابیض وغیرهم
فقال عمر بن الخطاب،
یارسول الله ﷺ
دعنی فاقوم فاقتله
قال یا عمر اما علمت
ان الحلیم کاد
ان یکون نبیا ؟ ثم
اقبل علی الاعرابی
و قال ما حملك علی

اپنی آستین میں چھپا رکھا تھا تاکہ اسے
اپنے گھر جاکر بھون کھائے، جب اس نے
جماعت کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟
انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہیں جن کو نبی کہا
جاتا ہے۔ وہ صفیں چیرتا ہوا آیا اور بولا
مجھے لات و عزیٰ کی قسم، آسمان کی چھت
کے نیچے کوئی میرے نزدیک مبغوض تجھ
سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہی تجھ سے بڑھ کر
میں کسی سے ناراض ہوں اور اگر مجھے
اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میری قوم میرا نام
جلد باز رکھ دے گی تو میں تجھ کو جلدی
قتل کر دیتا۔ اور میں آپؐ کے قتل پر
کالے اور گورے اور سفید وغیرہ لوگوں
کو خوش کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
حضورِ اقدس ﷺ سے اسے قتل
کر دینے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے
فرمایا عُمر! کیا تو نہیں جانتا کہ بُردبار
قریب ہے کہ نبی ہوتا۔ پھر آپؐ
دیہاتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
تجھ کو کس چیز نے اس پر آمادہ کیا اور
تُو نے حق کے علاوہ ایسی باتیں کیوں
کیں اور تُو نے میری مجلس میں میری

ان قلت ما قلت و قلت
غير الحق و لم تكرمني
في مجلسي ؟ فقال
و تكلمني ايضاً ؟
استخفافا برسول الله
ﷺ واللات
والعزى لا امنت بك
او يؤمن بك هذا الضب
و اخرج الضب من
كمه و طرحه بين
يدي رسول الله ﷺ
فقال رسول الله ﷺ
ياضب فاجابه الضب
بلسان عربي مبين
يسمعه القوم جميعا لبيك
و سعديك يا زين من
وافى القيامة قال من
تعبد ياضب ؟ قال
الذي في السماء عرشه
و في الارض سلطانه و في
البحر سبيله و في الجنة
رحمته و في النار عقابه

عزت کیوں نہیں کی۔ اُس نے کہا کہ
ابھی تُو میرے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے
مقصد اس کا آپ کی گستاخی تھا۔
مجھے لات و عزیٰ کی قسم میں تجھ پر
ایمان نہ لاؤں گا حتیٰ کہ یہ گوہ ایمان
لائے اور اس گوہ کو اپنی آستین سے
نکال کر حضور اقدس ﷺ کے
آگے پھینک دیا تو آپ نے فرمایا اے
گوہ! تو اس پر وہ گوہ فصیح عربی زبان
میں بولی جس کو تمام لوگوں نے سُنا
حاضر ہوں اور تیار ہوں اے محشر
کے میدان کی زینت! آپ نے
فرمایا اے گوہ تُو کس کی بندگی کرتی ہے
گوہ بولی جس کا عرش آسمان پر ہے،
جس کی بادشاہی زمین میں ہے،
جسکے راستے سمندر میں ہیں، جس
کی رحمت بہشتوں میں ہے، جس کا
عذاب دوزخ میں ہے۔ آپ نے
فرمایا کہ میں کون ہوں؟ گوہ
بولی رب العلمین کے پیغمبر اور
نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں،
جس نے آپ کو مانا کامیاب ہوگیا

قال فمن انا یاضب ؟
فقال رسول رب العلمین
وخاتم النبیین و قد
افلح من صدقك
و قد خاب من کذبك
فقال الاعرابی واللہ لا
اتبع اثرا بعد عین واللہ
لقد جئتك وما علی ظھر
الارض ابغض الی منك
و انك الیوم احب الی
من والدی ومن عینی
و منی وانی لاحبك
بداخلی و خارجی و
سری و علانیتی واشھد
ان لا الہ الا اللہ وانك
رسول اللہ ﷺ فقال
رسول اللہ ﷺ الحمد للہ
الذی ھداك بی ان ھذا الدین
یعلو ولا یعلی ولا یقبل
الابصلاۃ ولا تقبل
الصلاۃ الا بقرآن ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۵۰، ۱۴۹)

اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ مارا گیا۔ دیہاتی بولا اللہ کی قسم میں ایک قدم آگے نہ چلوں گا۔ اللہ کی قسم میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو زمین کی پیٹھ پر آپ سے بڑھ کر مبغوض تر میرے نزدیک کوئی نہ تھا اور آج آپ میرے نزدیک میرے ماں باپ اور میری آنکھوں اور میرے وجود سے محبوب تر ہیں اور اللہ کی قسم میں آپ سے اندر اور باہر سے محبت کرتا ہوں اور ظاہر و باطن میں محبت کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا سب تعریف اُس ذات کے لیے ہے جس نے تجھے میرے ذریعے ہدایت عطا کی۔ یہ دین بلند ہوگا مغلوب نہ ہوگا اور دین بغیر نماز کے قبول نہیں ہے اور نماز بغیر قرآن کے مقبول نہیں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأحدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان میں منفرد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پہ

قال الحليمی رحمۃ اللہ علیہ
وهو الذی لا شبيه له
و لا نظير۔
(کتاب الاسماء والصفات ص۲۳)
من الاسماء هی
مختصه بالله تعالیٰ و
منها عامة بين الله و
خلقه مثاله نحن
عندنا ان الله قديم ولكن
قال الله تعالیٰ فی كتابه
فی القمر حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ واخبر عن اخوة
يوسف انهم قالوا لأبيهم
تالله اِنَّكَ لَفِی ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ

حضرت حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
ہے کہ الاحد وہ ہے جس کے مشابہ
کوئی دوسرا نہ ہو اور نہ ہی اس کی مثل
کوئی دوسرا ہو۔
بعض اسماء ذاتِ الٰہی کے ساتھ
مختص ہیں اور بعض کے ساتھ مخلوق
بھی شامل ہے مثلاً ہم اللہ تعالیٰ کو
قدیم مانتے ہیں لیکن قرآن کریم کی
سورۃ یٰسین میں چاند کی آخری تاریخ
کو "کالعرجون القدیم" یعنی پرانی
لکڑی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔
حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں
نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا
تھا "تاللہ اِنَّکَ لفی ضلالک القدیم"

وقال الله تعالیٰ فی حقہ صلی الله علیه وسلم " وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ " وهو صفة الله فی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - والمقصود انہ صلی الله علیه وسلم لیس الروف و الاحد بمعنی یوجد فی ذاتہ تعالیٰ فمعناہ انہ الاحد فی خلقه لاعدیل له و لا نظیر ولا مثیل له بل در یتیم لا یوجد فی الکون و المکان -

(مؤلف)

الاحد المنفرد بصفات الکمال عن الخلق او بالقرب من الحق وھو من الصفات المشبهة -

(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ۵۲۱)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے حق میں "بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ" فرمایا ہے اور رحیم کی صفت اللہ تعالیٰ کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں پائی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ اِن معنوں میں "الاحد" یا " رؤف رحیم" نہیں ہیں جن میں ذاتِ باری تعالیٰ متصف ہے معنیٰ یہ ہوگا کہ آپ مخلوقِ خدا میں بےنظیر اور عدیم المثال ہیں۔ آپؐ کائنات میں وہ دُرِ یتیم ہیں کہ آپؐ کا عدیل نہیں۔

الاحد وہ ہے جو کمالات کی صفت سے مخلوق میں جدا ہو یا حق کے قریب ہو اور وہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الأحسن صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار نہایت حسین درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

وهو افعل من الحسن تناسب الاعضاء على ماينبغي والمراد المستجمع صفات الكمال قال الله تعالى "ومن احسن قولا ممن دعا الى الله" روى عبد الرزاق عن معمر عن الحسن البصري انه تلا هذه الاية فقال هذا حبيب الله صفوة الله هذا احب اهل الارض الى الله اجاب الله فى دعوته ودعا الناس الى ما اجاب الله فيه۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٣٠)

وہ لفظ حسن سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنیٰ ہیں جن کے اعضا پورے تناسب پر ہوں اور مراد اس سے صفاتِ کمال کا مجتمع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور کون اچھا ہے بات میں اس سے۔ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے"۔ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ معمر رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو فرمایا یہ اللہ کے دوست، اللہ کے پسندیدہ ہیں جو سارے جہاں سے اللہ کو زیادہ پیارے ہیں جنھوں نے اللہ کی پکار کو لبیک کہا اور لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دی

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
قال رایت رسول اللہ ﷺ
فی لیلة اضحیان و علیه
حلة حمراء فجعلت انظر
الیه و الی القمر قال فلهو
کان احسن فی عینی
من القمر -

(سنن الدارمی الجزء الاول ص ٣٣ شمار ٥٨)

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلد النّساء
خلقت مبرأً من کلّ عیب
کانك خلقت کما تشاء

(المبتکو ص ٣٢٩)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو سُرخ جوڑا پہنے
ہوئے چاندنی رات میں دیکھا تو
مَیں آپؐ کو اور چاند کو دیکھنے لگا۔
میری نظر میں آپؐ چاند سے زیادہ
حسین تھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
نے فرمایا "آپؐ سے خوبصورت
کبھی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپؐ سا
جمیل کسی عورت نے نہیں جنا آپؐ
تو ہر عیب سے مبرا پیدا ہوئے ہیں۔ گویا
کہ جس طرح آپؐ نے چاہا ویسے ہی
پیدا ہوئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أحسن الناس صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ خوبصورت درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال
كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
واجود الناس و اشجع الناس
(رواہ عبد بن حمید۔ شرح المواهب اللدنية
ج ۳۔ ص ۱۲۰۔ الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۲۵۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت
اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور
سب سے زیادہ بہادر تھے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
لونا يقبل معا ويدبر
معا لم ار مثله ولم
اسمع بمثله -
(تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رنگت
میں تمام لوگوں سے حسین تھے جب
متوجہ ہوتے تو سارے متوجہ ہوجاتے
اگر آپ پیچھے مڑتے تو سارے پیچھے مڑ
جاتے۔ میں نے آپ کی مثل نہیں دیکھا
اور نہ ہی آپ کی مثل کہیں سُنا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا احسن الناس عنقا ﷺ

ہمارے سردار تمام لوگوں سے حسین گردن والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

قال کان رسول اللہ ﷺ

كَانَ عُنُقَهٗ اِبْرِيْقُ فِضَّة

(رواہ ابن عساکر ۔ تاریخ ابن کثیر ج ص ۱۷)

عن ابن ابی ہالۃ رضی اللہ عنہ

کان عنقه جيد دمية

فی صفاء الفضة

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۳۱)

الدُمية بضم الدال

المهملة وهی الصورة المنحوتة

من العاج (حاشیہ ۲ المبتکر ص ۲)

الصورة المنقشة

من الرخام ۔ (قاموس ج ص ۳۲۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت

ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی

گردن مبارک ایسی تھی جیسے کہ

چاندی کی صراحی ۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ آپ کی گردن مبارک

ایسی تھی گویا ہاتھی دانت پر کشیدہ کاری

کی گئی ہے ۔ صفائی میں چاندی کی

طرح تھی ۔

دمیہ ، میم کی پیش کے ساتھ

وہ مُورتی جو ہاتھی دانت کو تراش

کر بنائی گئی ہو ۔

سنگِ مرمر کو منقش کر کے

مُورتی بنانا ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأحشم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — باوقار ہستی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام معبدؓ فی صفتہ ان صمت فعلیہ الوقار و ان تکلم سماہ و علاہ البھاء اجمل الناس وابھاہ من بعید و احسنہ و اجملہ عن قریب - (الحدیث)

(المستدرک للحاکم ج ۳ - ص ۹)

عن علی رضی اللہ عنہ کان إذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من راہ بدیھۃ ھابہ و من خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے جو وصف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا ہے، کہا کہ آپ اگر چپ رہتے تو آپ پُروقار ہوتے اور اگر آپ کچھ فرماتے تو آپ پر رونق آجاتی۔ دُور سے خوبصورت اور بارعب معلوم ہوتے اور اگر نزدیک ہوتے تو حسین و جمیل معلوم ہوتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے تو فرماتے جو اچانک آپ کو دیکھتا وہ خوفزدہ ہو جاتا اور جو آپ کو پہچان کر گھل مل جاتا وہ آپ سے محبت کرتا۔ آپ کی صفت بیان

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یا رب العلمین ط

او قبله و لا بعده مثله ﷺ۔

(جامع الترمذی ج۲ ص۲۰۵/۲۰۴)

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال ثمامة بن اثال لما اسلم یا محمد و الله ما کان علی الارض ابغض الیّ من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه کلها الیّ والله ما کان من دین ابغض الیّ من دینك فاصبح دینك احب الدین کله الیّ و الله ما کان من بلدٍ ابغض الیّ من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد کلها الیّ و ان خیلك اخذتنی و انا ارید العمرة فماذا تریٰ فبشره رسول الله ﷺ وامره ان یعتمر فلما قدم مکة قال له قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول الله ﷺ

کرنے والے کا کہنا ہے کہ نہ میں نے آپ جیسا پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ جیسا بعد میں دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ثمامہ بن اثال مسلمان ہوا تو اس نے کہا اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم، روئے زمین پر تیرے چہرے سے مبغوض چہرہ میرے نزدیک کوئی نہ تھا۔ اب (اللہ کی قسم) تمام جہاں کے چہروں سے آپ کا چہرہ مبارک مجھے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم، تمام مذاہب سے برا دین میرے نزدیک آپ کا دین تھا لیکن اب آپ کا دین میرے نزدیک تمام مذہبوں سے پیارا ہے اور اللہ کی قسم میرے نزدیک آپ کا شہر تمام شہروں سے برا تھا لیکن اب وہ تمام شہروں سے میرے نزدیک پیارا شہر ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں عمرہ کی نیت سے جا رہا تھا تو اب کیا کروں حضور اقدس ﷺ نے انہیں بشارت دی اور

ولا والله لا تاتيكم من
اليمامة حبة حنطة حتى ياذن
فيها رسول الله ﷺ
(الصحيح لمسلم ج ۲ - ص ۹۴)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال كنا نتقي الكلام و
الانبساط الى نسائنا
على عهد رسول الله
ﷺ مخافة ان
ينزل فينا القرآن
فلما مات رسول الله ﷺ
تكلمنا۔ (سنن ابن ماجة ص ۱۱۸)

عن ابی بن كعب
رضی اللہ عنہ قال كنا مع
رسول الله ﷺ
وانما وجهنا واحد فلما
قبض نظرنا هكذا و هكذا۔
(سنن ابن ماجة ص ۱۱۸)

عمرہ کرنے کا حکم دیا، جب وہ مکہ مکرمہ پہنچے
تو لوگوں نے ان سے کہا تو بے دین ہو گیا
ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ
میں تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
مشرف با سلام ہو گیا ہوں اللہ کی قسم،
یمامہ کی ریاست سے ایک دانہ گیہوں کا تم
تک نہیں پہنچے گا تاوقتیکہ جناب
رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ہم حیات بابرکات
نبی کریم ﷺ میں اپنی عورتوں
سے گفتگو کرنے سے خوف کھاتے
تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے بارے
میں قرآن نازل ہو جائے، جب حضور اقدس
ﷺ کا وصال ہوا تو ہم نے
آپس میں گفتگو کرنا شروع کر دی تھی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہمارے
چہرے ایک ہی طرف متوجہ تھے
جب آپ نے رحلت فرمائی تو ہم حیران
ہو کر ادھر ادھر دیکھتے تھے کہ کیا کریں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا أحلی الناس صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ شیریں زبان درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

کان صلی الله علیه وسلم افصح الناس منطقا واحلاهم کلاماً۔

(احیاء العلوم لامام غزالیؒ جلد ۲ ص ۳۶۳)

کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بولنے میں تمام لوگوں سے فصیح تھے اور کلام کے لحاظ سے آپ ان سے شیریں بیان تھے۔

عن بریدة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم افصح النّاس منطقاً واحلاهم کلاماً۔

(المغنی ج ۲۔ ص ۳۶۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے فصیح اللسان اور شیریں زبان تھے۔

عن عائشه رضی الله عنها قالت کان کلام النبی صلی الله علیه وسلم فصلا یفهمه کل احد لم یکن یسرد سرداً

(رواہ احمد۔ تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام جدا جدا الفاظ تھے، ہر کوئی سمجھ لیتا اور آپ تیز زبان نہ تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أحلم الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جہان سے زیادہ حلیم و بردبار درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احلم الناس الحدیث وھو مرسل۔

(رواہ ابو الشیخ فی کتاب اخلاق — المغنی عن حمل الاسفار ج ۲ ص ۳۵۳)

عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فی قصۃ اسلام زید بن شعنۃ من احبار الیھود وقول زید لعمر بن الخطاب؛ یا عمر کل علامات النبوۃ قد عرفتھا فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نظرت

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بردبار تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکو ابو الشیخ نے کتاب الاخلاق میں ذکر کیا ہے

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو ایک یہودی عالم زید بن شعنۃ کے اسلام لانے کا ذکر کرتے ہیں جس میں زید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا تھا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس میں نبوت کی تمام علامتوں کو پا لیا ہے مگر دو علامتیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

الیه الا اشتین لم اخبرها منه یسبق حلمه جهله ولا تزیده شدة الجهل علیه الا حلما فقد اختبرتهما ۔ (الحدیث)

(رواہ ابو حاتم بن حبان / المغنی عن حمل الاسفار ج ۲ ص ۳۵۳)

جن کا اتا پتا مجھے نہیں ملا کہ ان کی بردباری ان کے جہل پر غالب آ جائے گی اور جتنا کوئی جہالت کا زیادہ مظاہرہ کرے گا وہ اتنا ہی بردبار ہوں گے، بیشک مجھے ان دونوں کی بھی خبر مل گئی ہے۔

روی أن النبی ﷺ لما کسرت رباعیته وشج وجهه یوم أحد شق ذلك علی أصحابه شدیداً وقالوا لو دعوت علیهم فقال انی لم أبعث لعانا ولکنی بعثت داعیا و رحمة اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون۔

(نسیم الریاض ج ۲ ص ۱۴)

روایت کی گئی ہے کہ جنگ احد میں جب حضور اقدس ﷺ کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور حضور ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تو اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت تکلیف ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور (ﷺ)! ان کے لیے بددعا فرمائیں۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے کیلئے نہیں بھیجا گیا بلکہ میں داعی اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا ﷺ أحلاهم كلاماً

ہمارے سردار — جہان سے زیادہ شیریں کلام — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال ما سمعت احداً احسن صوتاً منه۔

(المغنی عن حمل الاسفار للعراقی حاشیہ احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۶۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کی اچھی آواز نہیں سنی۔

عن عمرة رضی الله عنها قالت قلت لعائشة كيف كان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اهله؟ قالت كان ألين الناس واكرم الناس وكان ضحاكاً بساماً۔

(رواه ابن عساكر۔ تاريخ ابن كثير ج ۶۔ ص ۴۴)

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیسے رہتے تھے؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضورؐ تمام لوگوں سے نرم طبیعت تھے اور تمام لوگوں سے بزرگ تھے ہنس مکھ تھے، خنداں دنداں تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارك على سيّدنا ومولانا وحبيبنا محمّد النّبيّ الأمّيّ وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كلّ معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الّذي لا إله إلّا هو الحيّ القيّوم وأتوب إليه

سَيِّدُنَا أَحْمَدُ صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ اللہ کی صفتیں بیان کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط" (سورة الصف ٦)

ذكره موسى عليه السلام حين قال له ربه تلك امة احمد صلى الله عليه وسلم فقال اللهم اجعلني من امة احمد صلى الله عليه وسلم فباحمد ذكر قبل ان يذكر بمحمد صلى الله عليه وسلم لان حمده لربه كان قبل حمد الناس له فلما وجد و بعث

اشارہ ہے اس قول کی طرف "اور خوشخبری سنانے والے رسول کی جو آئے گا مجھ سے پیچھے، اس رسول کا نام ہے احمدؐ"۔

اس (اسمِ احمدؐ) کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک پر بھی آیا ہے۔ جب اس کو اس کے رب نے فرمایا یہ اُمّت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھ کو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے کر دے تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آیا ہے کیونکہ آپ کا اپنے رب کی

كان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم
بالفعل -

(العروض الانف ج ١ ص١٨٣)

عن ابی جعفر محمّد
بن علی رضی اللہ عنہ قال
امرت اٰمنة وهی حامل
برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان
تسميه احمد -

(الطبقات الكبرٰی ج ١ ص١٠٢)

عن ابی بن كعب
رضی اللہ عنہ ان النّبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اعطيت
مالم يعط احد من
انبياء الله قلنا يا
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ما هو قال نصرت
بالرعب و اعطيت
مفاتيح الارض و سميت
احمد و جعل لی

حمد بیان کرنا پہلے تھا کہ لوگ آپؐ کی
تعریف کریں۔ جب آپؐ کا وجود
مبارک دنیا میں ظاہر ہوا اور آپؐ
مبعوث کیے گئے تو بالفعل آپؐ کا
اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گیا۔

حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ انہوں نے
فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
جب مائی آمنہ رضؓ کے بطن مبارک میں
تھے تو ان کو خواب میں حکم ہوا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
احمد رکھیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
وہ کچھ دیا گیا ہے جو اللہ کے پیغمبروں
میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ
کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں
رعب کے ساتھ امداد کیا گیا ہوں
اور مجھے زمین کی کنجیاں عنایت
کی گئی ہیں اور میرا نام احمد رکھا گیا

تراب الارض طهورًا
وجعلت امتی خیر الامم.

(اخرجه ابن مردویه / الدر المنثور ج ۶ ص ۲۱۳)

عن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ قال كان احبار
یهود بنی قریظة و
النضير يذكرون
صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فلما طلع الكوكب الاحمر
اخبروا انه نبی
و انه لا نبی بعده
واسمه احمد ومهاجره
الی یثرب فلما قدم
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
المدينة انكروا
وحسدوا وكفروا

(تاریخ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۶۸)

ہے اور میرے لیے زمین کو پاک
کیا گیا ہے اور میری اُمت کو تمام
اُمتوں سے بہتر بنایا گیا ہے۔
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودی
علماء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفات کا ذکر کیا کرتے تھے۔
جب سُرخ تارا نمودار ہوا تو
انہوں نے اس کی طرف دیکھ
کر بتایا کہ وہ نبی ہیں اور وہ
ایسے نبی ہوں گے کہ انکے بعد کوئی
نبی نہیں ہوگا اور ان کا اسمِ گرامی
احمدؐ ہوگا اور ان کی ہجرت گاہ یثرب
ہوگی۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ تشریف لائے تو
انہوں نے آپؐ کا انکار کیا اور حسد
اور کفر کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقك ورضی نفسك وزنة عرشك ومداد کلماتك استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا أُحَیْد صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار لوگوں کو دوزخ سے دور رکھنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن عباس رضی الله عنه
إنه صلی الله علیه وسلم قال
اسمی فی القرآن محمد
وفی الانجیل احمد وفی التوراة
احید وانما سمیت احید
لانی احید امتی عن نار جهنم.

(رواه ابن عساکر - نسیم الریاض ج ۲ ص ۴۰۸)

اسمه فی التوراة احید بضم
همزة وفتح مهملة وسکون
تحتیة فدال مهملة وقیل
بفتح همزة وسکون مهملة
وفتح تحتیة قال سمیت لحید
لانی احید امتی عن نار جهنم.

(مجمع البحار ج ۱ ص ۱۶۲)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ
نے فرمایا میرا نام قرآنِ کریم میں محمد
ہے اور انجیل میں احمد ہے اور توراۃ
میں اُحید ہے۔ میرا نام اُحید اس لیے
رکھا گیا ہے کیونکہ میں اپنی اُمت کو
دوزخ کی آگ سے دُور لے جاؤں گا۔
یہ اسم آپ کا توراۃ میں ہے اُحید
پر پیش اور حا کی زیر اور یا ساکن آگے
دال اور بعض نے ہمزہ پر زبر اور حا ساکن
اور یا پر زبر کے ساتھ ضبط کیا ہے حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا یہ میرا نام
اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ میں لوگوں کو
دوزخ کی آگ سے دُور لے جانے والا ہوں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الآخذ بالحجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کولہوں سے پکڑ کر دوزخ سے روکنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثلی و مثلکم کمثل
رجل او قد نارًا فجعل
الجنادب و الفراش
یقعن فیھا و ھو یذبھن
عنھا و انا اٰخذ بحجزکم
عن النار و انتم تفلتون
من یدی۔

(الصحیح لمسلم المجلد الثانی ص ۲۴۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری اور تمہاری مثال
اُس شخص کی سی ہے، جس نے آگ
جلائی۔ ٹڈی اور پتنگے اس میں
گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے
لگا اور میں بھی نارِ جہنم سے
تمہارے کولہوں کو تھامنے والا ہوں مگر
تم میرے ہاتھ سے نکلے جاتے ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أخذ صدقات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زکوٰۃ وصول کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط" (سورۃ التوبۃ آیۃ ١٠٣)

عن عبد الله بن ابى اوفى رضی اللہ عنہ يقول كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاه الرجل بصدقة ماله صلے عليه فاتيته بصدقة مالى فقال اللهم صل على آل ابى اوفى۔

(سنن ابن ماجۃ ص ١٢٨)

اشارہ ہے اس قول کی طرف "آپ ان لوگوں کے مالوں میں سے صدقے لیجیے جس کے ذریعے سے آپ ان کو پاک و صاف کریں گے اور ان کے لیے دعا کیجیے۔"

حضرت عبد اللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کے واسطے دعائے رحمت فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ میں آپ کے سامنے اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ رحمت بھیج ابواوفی کی آل پر۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وزنة عرشك ورضى نفسك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا الآخر صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار سب نبیوں سے بعد میں آنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ضد الاول اسم فاعل من التاخر ضد التقدم۔

عن انس رضی اللہ عنہ في قصة الاسراء ثم لقي خلقاً من خلق الله تعالى فقالوا السلام عليك يا اول۔ السلام عليك يا آخر۔ السلام عليه يا حاشر۔ فقال له جبريل اردد السلام يا محمد۔

(رواه البيهقي)

(سبل الهدى ج ١۔ ص ٥٣٩)

(رواه ابن جرير۔ تفسير ابن كثير ج ٣ ص ٥)

اول کے مخالف تاخر سے اسم فاعل جو تقدم کی ضد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے معراج کے واقعہ میں روایت ہے کہ پھر آپ کی ملاقات اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق کے ساتھ ہوئی انہوں نے کہا تجھ پر سلام ہو اے سب سے پہلے، تجھ پر سلام ہو اے سب سے بعد میں آنے والے۔ تجھ پر سلام ہو اے حشر برپا کرنے والے! تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے سلام کا جواب دیجئے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

عن عبد الله بن ابراهيمؒ قال اشهد انی سمعت ابا هريرةؓ يقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اٰخر الانبياء و انه اخر المساجد -

(سنن النسائی ج ا ص٧٢)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله تعالیٰ اٰدم خبره ببنيه فجعل يری فضائل بعضهم علی بعض فرأی نوراً ساطعاً فی اسفلهم فقال يارب من هذا ؟ قال هذا نبيك احمد وهو اوّل و هو اٰخر -

(رواه سعيد بن منصور وابن المنذر وابن ابی حاتم والبيهقی و ابن عساکر - سبل الهدیٰ ج ا - ص ٩١)

حضرت عبد اللہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوںؑ میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد تمام مسجدوں سے آخری مسجد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اولاد کے متعلق خبر دی۔ پھر انھوں نے ایک دوسرے پر ان کی فضیلتیں دیکھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے نیچے ایک نُور دیکھا تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ وجُود میں سب سے پہلے ہیں اور دُرود میں سب کے بعد ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

سیدنا اخرایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار | آخری نبی | درود و سلام بھیجو ان پر

ھو احمد فی الانجیل
معناہ اخر الانبیاء
روی ابن ابی شیبۃ
عن مصعب بن سعدؓ
عن کعب اول من
یاخذ حلقۃ باب الجنۃ
فیفتح لہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرأ
أیۃ من التوراۃ اخرایا
قدمایا الاولون والاٰخرون.

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی
ج ۳ ۔ ص ۱۲۰)

یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی انجیل میں ہے جس کا معنیٰ آخری نبی ہے مصنف ابن ابی شیبہؒ میں حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کعب احبار سے بیان کرتے ہیں کہ پہلا شخص جو بہشت کے کنڈے کو تھامے گا، اور بہشت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر انہوں نے توراۃ کی آیت پڑھی کہ وہ آخری نبی جو پہلے اور پچھلوں کے سردار ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ورعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اخرم ﷺ

ہمارے سردار درست اسلام والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عزاہ «ع» لصحف شیث علیہ السلام قال ومعناہ صحیح الإسلام۔

(سبل الہدیٰ ج ١۔ ص ٥٢٤)

ان لی امورًا کثیرۃً ایضاً لأقول لکم ولکن لا تستطیعون ان تحتملوا الآن و اما متی جآء ذاک روح الحق فھو یرشدکم الی جمیع الحق لانہ لا یتکلم من نفسہ بل کل

حضرت عزفی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی نسبت حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفوں کی طرف کی ہے اور کہا ہے کہ اسکا معنٰے درست اسلام والے ہے۔

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ، یعنی سچائی کی رُوح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اِس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا، وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اِس لیے کہ مجھ ہی سے

ما يسمع يتكلم به
و يخبركم بامور اتية
ذاك يمجدنى لانه
يأخذ مما لى ويخبركم
كل ما للآب
هو لى - لهذا قلت
انه يأخذ مما لى
و يخبركم بعد
قليل لا تبصروننى ثم
بعد قليل ايضاً تروننى
لانى ذاهب إلى الآب -

(انجيل يوحنا باب ١٦ أية ١٢ تا ١٦
ص ١٧٨)

حاصل کر کے تمھیں خبریں دے گا -
جو کچھ باپ کا ہے وہ سب
میرا ہے، اس لیے میں نے کہا
کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا
ہے اور تمھیں خبریں دے گا
تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے
اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو
گے کیونکہ اب میں باپ کی طرف
جانے والا ہوں -

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الأخشی لله ﷺ

ہمارے سردار — اللہ سے زیادہ ڈرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضي الله عنها

ان رجلا جاء إلى
النبی ﷺ يستفتيه
وهی تسمع من ورآء
الباب فقال يا
رسول الله ﷺ
تدركنی الصلوة
و انا جنب فاصوم
فقال رسول الله ﷺ
و انا تدركنی الصلوة
و انا جنب فاصوم
فقال لست مثلنا يا
رسول الله (ﷺ)
قد غفر الله لک

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ ایک شخص
حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت
میں کچھ دریافت کرنے کے لیے آیا
اور آپ دروازہ کے پیچھے سے سُن
رہی تھیں۔ اس نے عرض کیا، یا
رسول اللہ (ﷺ)! مجھے نماز کا
وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا
ہوں تو کیا میں روزہ رکھوں؟ حضورِ
اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے
بھی جنابت کی حالت میں نماز کا
وقت آجاتا ہے اور میں روزہ رکھتا
ہوں۔ اُس نے عرض کیا،
یارسول اللہ (ﷺ)! آپ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العالمین ط

ما تقدم من ذنبك وما
تاخر فقال واللہ
انی لارجو ان اکون
اخشاکم للہ و
اعلمکم بما اتقی۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول
ص ٣٥٤

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
قال جاء ثلثة رھط
الی بیوت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسالون عن عبادة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما
اخبروا کانّھم
تقالوھا فقالوا این
نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قد غفرلہٗ ما تقدم
من ذنبہٖ وما تاخر
فقال احدھم اما
انا فانی اصلی اللیل
ابدا وقال اٰخر
انا اصوم الدھر
ولا افطر وقال

ہم جیسے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ
کی سب اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف
کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا بخدا مجھے
اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ
سے ڈرنے والا ہوں تم سب سے زیادہ
ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے
بچنا ضروری ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ تین آدمیوں کی ایک
جماعت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات رضؓ کے ہاں آئی اور اُن
سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
عبادت کے متعلق دریافت کیا۔
جب ان کو معلوم ہوا تو گویا اُنہوں نے
اِس بندگی کو تھوڑا خیال کیا اور کہنے
لگے کہ کہاں ہم اور کہاں حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ کے تو اللہ تعالےٰ
نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے
ہیں۔ ان میں سے ایک بولا میں تو
ہمیشہ ساری ساری رات نماز (نفل)
پڑھتا رہوں گا۔ دوسرا بولا کہ میں
ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی روزہ

أخر و انا اعتزل
النساء فلا اتزوج
ابدا فجاء النبی ﷺ
الیھم فقال انتم الّذین
قلتم کذا و کذا
اما و الله انی لاخشاکم
لله و اتقاکم له
لکنی اصوم و افطر
اصلی وارقد و اتزوج
النساء فمن رغب
عن سنتی فلیس
منّی ۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح
ج ۲۔ ص ۷۵۷)

نہ چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ مَیں
تو عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا۔
کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اِتنے میں
حضورِ اقدس ﷺ بھی
تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا
تُم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں
کی ہیں۔ خبردار اللہ کی قسم، مَیں تم سے زیادہ
اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ پرہیز گار
ہوں۔ پھر مَیں روزہ بھی رکھتا ہوں
اور چھوڑتا بھی ہوں اور رات کے نوافل
بھی ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں
اور مَیں عورتوں سے نکاح بھی کرتا
ہوں (کان کھول کر سُن لو) جو میری
سُنّت سے بے رغبتی کرے گا، وہ
میری اُمت سے نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأدعج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سیاہ چشم والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام معبد رضی اللہ عنہا
فی صفتہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی عینیہ دعج -
(المستدرک للحاکم ص۹)

عن علی کرم اللہ وجہہ
انہ کان اذا نعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال... ادعج العینین -
روی عن الکسائی والاصمعی
وابی عمرو" والا دعج ھو
شدید سواد الحدقۃ "
(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۲۹)

ادعج (مدارج النبوۃ ص۳)

حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے
جو وصف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا
بیان کیا ہے، اس میں وہ بیان
کرتی ہیں کہ آپؐ کی آنکھوں میں
سیاہی تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان
کرتے تو فرماتے کہ آپؐ سیاہ آنکھوں
والے تھے۔ لغت کے امام کسائی،
اَصمعی اور ابو عُمرو رحمہم اللہ
سے اس کا معنیٰ یوں منقول ہے
کہ یہ لفظ آنکھوں کی پُتلی کی سخت
سیاہی پر بولا جاتا ہے۔
نیک، سیاہ چشم۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأدوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **عمل پر ہمیشگی کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال سددوا و قاربوا
واعلموا ان لن یدخل
احدکم عملہ الجنۃ
و ان احب الاعمال
ادومھا إلی اللہ
و ان قل۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۷)

عن علقمۃ رضی اللہ عنہ
قال سالت أم المؤمنین
عائشۃ رضی اللہ عنہا قلت ، یا
أم المؤمنین کیف کان
عمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی کا قصد
کرو، اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل
کرو اور خوب جان لو کہ تمہارے
عمل تمہیں جنت میں داخل نہ کرینگے
اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارا عمل
وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ
وہ تھوڑا ہی ہو۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین!
"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
اعمال و عبادات کا کیا طریقہ تھا؟"

هل كان يخص شيئًا
من الايام قالت لا كان
عملة ديمة و ايكم
يستطيع ما كان النبى
ﷺ يستطيع .

(صحيح البخارى ج ٢ ص ٩٥٥)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت كان عمل رسول الله
ﷺ ديمة .

نسيم الرياض ج ٢ ص ١٢٠

عن مسروق رضی اللہ عنہ
قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا
اى العمل كان احب
الى النبى ﷺ قالت
الدائم قلت فاىّ حين
كان يقوم قالت يقوم
اذا سمع الصّارخ .

(صحيح البخارى ج ٢ - ص ٩٥٧)

آیا دنوں میں سے کوئی خاص دن عبادت
کیلئے مقرر فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب
دیا نہیں، آپؐ کے اعمال دوامی ہوتے
تھے اور جو کام حضورِ اقدس ﷺ
کر سکتے تھے، تم میں سے کون کر
سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ
کا عمل ہمیشگی کا تھا۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے میں نے پوچھا کہ حضورِ
اقدس ﷺ کو کون سا عمل
پسند تھا، جواب دیا کہ دوامی عمل اور
پھر پوچھا تہجّد کے لیے کس وقت
اٹھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب
دیا کہ صارخ (مرغے) کی آواز
سُن کر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اُذُنُ خَیرٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار سُننے والے بھلائی کے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہٖ :

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ
قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ

(توبہ-٦١)

می گویند او مردے سخن شنو
است کہ ہرچہ باو میگویند استماع
میکند قل بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایشان را
اذن خیر است مر شمارا یعنے او

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جو ایذا دیتے ہیں نبیؐ کو اور کہتے ہیں کہ آپؐ ہر بات کان دے کر سُن لیتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجیے کہ وہ نبی کان دے کر تو وہی بات سُنتے ہیں جو تمہارے حق میں خیر ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور مومنین پر یقین کرتے ہیں اور آپؐ ان لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں جو تم میں ایمان کا اظہار کرتے ہیں"۔

منافقین کہتے ہیں کہ وہ (پیغمبرؐ) ہر ایک کی بات سننے والا شخص ہے کہ اسے جو کچھ کوئی کہے سُن لیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو کہہ دیجیے ان کا سُننا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ؕ

اذن است نہ بروجہے کہ شما از روے مذمت میگوئید بلکہ شنوندہ وقبول کنندہ نیکو است

(تفسیر حسینی ص ۲۲۷)

قال القاضی ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ "احکام القرآن جلد ۲ ص ۱۷۱ :

و اما اذن خیر فھو بما اعطاہ اللہ من فضلہ الا دراک لقیل الاصوات لا یعی من ذلك الا خیراً و لا یسمع الا احسنہ

قال العزفی رحمۃ اللہ علیہ

و أما اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم رأذنُ خیر، فھو مما اعطاہ من فضیلۃ الإدراك لبیان الأصوات فلا یبقی من ذلك خیر ولا یسمع من القول إلا أحسنہ۔

(سبل الھدیٰ ج۔ص ۵۲۶)

تمہارے لیے بہتر ہے یعنی آپؐ اچھی طرح سننے والے ہیں۔ اس وجہ سے نہیں کہ تم ان کی برائی کرو بلکہ آپؐ سننے والے ہیں ہر بات کے اور قبول کرنے والے نیک بات کو۔

قاضی ابوبکر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایۂ ناز کتاب احکام القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ میں فرماتے ہیں :

وہ اللہ کے فضل و کرم سے اس بات کا ادراک رکھتے ہیں۔ کم باتوں میں سے اس بات کو یاد رکھتے ہیں جو بھلی ہو اور سنتے بھی اچھی بات کو ہیں۔

عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی (اذن خیر) اس لیے ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی کہ آپؐ آواز سے لوگوں کو پہچان لیتے تھے۔ ان باتوں میں سے بہتر بات باقی رہتی تھی اور سوائے احسن بات کے کوئی نہ سنی جاتی تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أرأف الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ مشفق مہربان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

کان ارأف الناس
بالناس ۔
(احیاء العلوم الغزالی ج ۲ ۔ ص ۳۶۲)

حدیث کان ارأف
الناس بالناس و خیر
الناس للناس و انفع
الناس للناس ھذا
من المعلوم ۔
المغنی لزین العراقی ج ۲ ۔ ص ۳۶۳

فرق الخطابیؒ بین الرحمة
والرأفة دقیقاً :
قد تکون الرحمة مع الکراھة
للمصلحة و لا تکاد الرأفة تکون
فی الکراھة (کتاب الاسماء والصفات لامام البیھقی ۳۳)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے
ساتھ تمام جہان سے شفقت کرنے
والے تھے ۔

حدیث ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تمام
جہان سے زیادہ شفقت فرمانے والے
تھے اور لوگوں کیلئے بہترین تھے اور آپ
کی ذات سے لوگوں کو زیادہ نفع ہوتا
تھا، یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ۔

علامہ خطابیؒ نے رحمت اور رأفت
کے درمیان ایک لطیف فرق پیدا کیا ہے
کبھی رحمت مصلحت کے طور پر کراہیت
کے ساتھ پائی جاتی ہے لیکن شفقت میں
یہ چیز نہیں وہ کراہیت میں نہیں پائی جاتی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأرجح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے وزنی — درود و سلام بھیجیے اللہ آپ پر

عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف علمت انک نبی حتی استقیت فقال یا اباذر اتانی ملکان و انا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما علی الارض و کان الاخر بین السماء و الارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ نبی بنائے گئے تو آپ نے کیوں کر جان لیا کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں مکہ مکرمہ میں کسی جگہ تھا۔ ایک فرشتہ تو زمین پر اُترآیا اور دُوسرا فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہا، ایک فرشتے نے دُوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں؟ دُوسرے نے کہا ہاں یہ وہی ہیں۔ پھر اس نے کہا ان کو ایک آدمی کے ساتھ تولو، مجھے ایک

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

فوزنته ثم قال فزنه بعشرة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بالفٍ فوزنت بهم فرجحتهم کانی انظر الیهم یسقطون علیّ من خفة المیزان قال فقال احدهما لصاحبه لو وزنته بامته لرجحها۔

(سنن الدارمی
الجزء الاول ص ١٧ شمار ١٤)

آدمی کے ساتھ تولا گیا تو مَیں اُس سے بھاری نکلا، پھر اس نے کہا ان کو دس آدمیوں کے ساتھ تولو، مَیں دس آدمیوں کے ساتھ تولا گیا تو مَیں اُن سے بھی بھاری نکلا۔ پھر اس فرشتے نے کہا ان کو سو آدمیوں سے وزن کرو۔ مُجھے تولا گیا تو مَیں ان سے بھی بھاری نکلا۔ پھر اس نے کہا کہ ان کو ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ تولو۔ مجھے ان سے تولا گیا تو مَیں ان سے بھی بھاری نکلا۔ مَیں نے ان کو نیچے دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس پلڑے سے مجھ پر گر رہے ہیں گویا ان کی ترازو ہلکی ہے آپ نے فرمایا کہ ان دونوں (فرشتوں) میں سے ایک نے کہا کہ اگر تمام جہان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور آپ کو دوسرے میں تو آپ ان سے وزنی نکلیں گے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أرجح الناس عقلاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ عقلمند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال الله تعالیٰ ، وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ (نساء ١١٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور تجھے اللہ نے وہ علم عطا کیا جو تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

حارت العقول فی تقدیر فضله علیه۔ (نسیم الریاض ص)

آپ کے علم کے سامنے عقلیں حیرت زدہ ہیں۔

عن وهب بن منبه رحمة الله علیه قال قرأت فی احد وسبعین کتابا فوجدت فی جمیعها ان الله لم یعط جمیع الناس من بدء الدنیا الی انقضاءها من العقل فی جنب عقل محمد صلی الله علیه وسلم الا کحبة رمل من بین جمیع رمال الدنیا و

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اکہتر کتابوں میں پڑھا ہے، ان میں لکھا پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے دُنیا پیدا کی ہے، اِس کے ختم ہونے تک جو عقل دُنیا کو دی ہے اور جو عقل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے ایسے ہی ہے جیسے دُنیا کی عقل (حضورؐ کے مقابلہ میں)

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم ارجح الناس عقلاً ۔

(رواہ ابونعیم ۔ شرح المواہب اللدنیۃ ج ۳ ص ۱۲۰)

وقال زهير بن صرد رضی اللہ عنہ يمدحه صلی اللہ علیہ وسلم وزاده شرفا و فضلا:

" إن لم تدارکهم نعماء تنشرها
يا أرجح الناس حلما حين يختبر "

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۲۶)

تمام ریت کے ذرات میں سے ریت کا ایک ذرہ، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقل مند ہیں۔

حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان فرماتے ہیں۔:

" اگر ان پر نعمتوں کی بارش نہ ہوتی تو وہ پریشان حال ہو جاتے اے امتحان کے وقت بردباری میں سب سے بڑھ کر۔"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا أرحم الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ رحیم درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ
فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان ارحم الناس
بالناس وقال رویناہ
فی الجزء الاول من
فوائد ابی الدحداح۔
(المغنی للعراقی ج ۲ ص ۳۶۳)

عن صفیۃ بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا:
رحمۃ کان للبریۃ طرًا
فہدی من اطاع للسداد
(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۳۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہیں کہ آپ تمام لوگوں میں لوگوں کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والے تھے اور کہا اس کو روایت کیا ہم نے فوائد ابی الدحداح جلد اوّل میں۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
آپ کل جہان کے لیے رحمت تھے۔ جس نے آپ کی تابعداری کی، اس کو سیدھا راہ دکھایا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا ربّ العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أرحم الناس بالعیال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اپنے اہل وعیال کیساتھ زیادہ رحم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال ما رأيت احداً كان ارحم بالعيال من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال كان ابراهيم مسترضعاً له في عوالي المدينة فكان ينطلق و نحن معه فيدخل البيت و انه ليدخن و كان ظئره قيناً فياخذه فيقبله ثم يرجع قال عمرو فلما توفي ابراهيم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال سے پیار کرنیوالا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ عوالی مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے اور انا کے گھر بھی تشریف لے جاتے اور وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا۔ چنانچہ آپ بچہ کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

ان ابراهیم ابنی و انه مات فی الثدی و ان له لظئرین تکملان رضاعه فی الجنة۔

(الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۲۵۳)

عن عروة رضی الله عنه قال سأل رجل عائشة رضی الله عنها هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعمل فی بیته قالت نعم کان یخصف نعله و یخیط ثوبه کما یعمل احدکم فی بیته۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۴۴)

عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی صبیان یلعبون فسلم علیهم۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۲۶)

کا انتقال ہو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے۔ وہ حالتِ رضاعت ہی میں انتقال کر گیا۔ اب اسے دو انائیں ملی ہیں جو جنت میں مدتِ رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کچھ کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پاپوش مبارک خود گانٹھ لیا کرتے تھے اور اپنا کپڑا خود سی لیا کرتے تھے جیسے تمہارا ایک اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس گزرتے جو کھیل رہے ہوتے تو آپ ان کو السلام علیکم فرماتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ارمی الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے زیادہ تیر انداز — درود و سلام بھیجئے ان پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ما رایت انجد ولا اجود

ولا اشجع ولا ارمی

من رسول اللہ ﷺ

(احیاء العلوم ج ۲ - ص ۳۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا خاندانی اور سخی اور بہادر اور تیر انداز نہیں دیکھا۔

عن عقبۃ بن عامر

رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر

یقول " وَاَعِدُّوْا لَهُمْ

مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ "

الا ان القوۃ الرمی

الا ان القوۃ الرمی

الا ان القوۃ الرمی

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۱۴۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے:

" وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ "

خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، قوت سے مراد نشانہ باندھنا ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

عن عبد الرحمٰن بن شماسة ان فقيما اللخمي قال لعقبة بن عامر تختلف بين هٰذين الغرضين و انت كبير يشق عليك قال عقبة لو لا كلام سمعته من رسول الله ﷺ لم اعانيه قال الحارث فقلت لابن شماسة وما ذاك قال انه قال من علم الرمي ثم تركه فليس منا او قد عصى۔

(الصحيح لمسلم ج ۲ ۔ ص ۱۴۳)

عن عقبة بن عامر رض قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ستفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله فلا يعجز احدكم ان يلهو باسهمه۔ (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۴۳)

حضرت عبد الرحمٰن بن شماسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فقیم لخمی رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں میں آجاتے ہیں آپ بوڑھے ضعیف ہو کر آپ پر مشکل ہوتا ہوگا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے حضور اقدس ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حضرت حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ رضی اللہ عنہ سے کہا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر اسے چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ عنقریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لیے کفایت فرمائیگا لہٰذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق نہ چھوڑے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أروع مضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بنی مضر کی بارعب شخصیت — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت صفیۃ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا
کریم الخیم اروع مضر حيّ
طویل الباع منتجب نجیب
(طبقات الکبری لابن سعد ج ۲ ص ۳۲۹)

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا گھرانے والے مضر قبیلے کے بارعب اونچی شان والے پسندیدہ منتخب۔

مضر بضم المیم وفتح الضاد المعجمۃ ... لقب بذلک لانہ کان یضیر قلب من راہ لحسنہ وجمالہ۔
(سبل الہدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۲)

مضر "م" کا ضمہ اور ض نقطہ والے کی فتح۔ یہ لقب اس کا اس بنا پر پڑا کہ جو ان کو دیکھتا دل پکڑ کر بیٹھ جاتا کیونکہ آپ کا حسن وجمال بہت اونچا تھا۔

عن عبد اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا مضر فانہ کان قد اسلم۔
(طبقات الکبری لابن سعد ج ۱ ص ۵۸)

حضرت عبد اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مضر کو گالی نہ دو کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم　ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأزج ﷺ

ہمارے سردار کمان دار ابرو والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

المقوس الحاجب۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۳)

عن الحسن بن علی عن خالہ قال کان رسول اللہ ﷺ واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۴)

قولہ: ازج الحاجبین سوابغ الزجج فی الحواجب ان یکون فیھا تقوس مع طول فی اطرافھا وھو السبوغ فیھا

زجح باریکی و دراز ابرو و ازج نعت منہ۔

(صراح - ج ۱ - ص ۱۳۸)

کمان دار ابرو والے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فراخ پیشانی والے تھے، دراز اور باریک لمبی ابرو والے جو نہ ملی ہوئی تھیں۔

زجج فی الحواجب سے مراد یہ ہے کہ ابرو طویل اور کمان دار ہوں اور پوری ہوں۔

(دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۲۹)

زجج کا معنی ابرو کا باریک اور لمبی ہونا ہے اور ازج صفت کے طور پر بیان ہوا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأزکی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہت پاکیزہ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

الازکی بالزای من الطھارة ای اطھر العالمین۔

(شرح المواھب اللدنیة للقسطلانی ج ۳ ص ۱۲۳)

و اشارة الی قولہ :

" ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

(سورة الجمعة ۲)

و ورد لفظ ازکی فی القراٰن بمعنی صفة کما قال تعالیٰ ،

الازکی "ز" کے ساتھ طہارت سے ہے یعنی آپ تمام جہانوں سے پاکیزہ تھے۔

اس قول کی طرف اشارہ ہے :

" وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

اور لفظ ازکی کا ذکر صفات کے طور پر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا :

۱۔ ذٰلِكُمْ أَزْكٰى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرة ۲۳۲)

"تمہارے لیے زیادہ صفائی اور زیادہ پاکی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔"

۲۔ وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ ۚ

(النور ۲۸)

"اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

۳۔ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۚ

(التوبة ۱۰۳)

(اے محبوب!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعے آپ ان کو پاک صاف کردیں گے اور ان کے لیے دعا کیجیے۔

۴۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

(البقرة ۱۵۱)

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے۔

۵۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ

(البقرة ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہی میں کا ایک ایسا نبی بھی مقرر کیجیے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور ان کو آسمانی کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کرے اور ان کو پاک کر دے۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأزهر ﷺ

ہمارے سردار — سفید رنگ والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال
کان رسول الله ﷺ
ازهر اللون کان عرقه
اللؤلؤ اذا مشى تكفأ
ولا مسست ديباجة ولا
حريرة الين من كف
رسول الله ﷺ
ولا شممت مسكة ولا
عنبرة اطيب من رائحة
رسول الله ﷺ
(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۲۵۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور
آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح
چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو
آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور
میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم
نہیں پایا جتنی کہ جناب رسول اللہ
ﷺ کی ہتھیلی مبارک تھی،
اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں جو
حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر
میں تھی۔

عن عبد الله بن مسعود
رضی اللہ عنہما قال ان اول شئ

حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

علمته من رسول الله ﷺ قدمت مكة في عمومة لي فارشدونا الى العباس بن عبد المطلب فانتهينا اليه وهو جالس الى زمزم فجلسنا اليه فبينا نحن عنده اذ أقبل رجل من باب الصفا ابيض تعلوه حمرة له وفرة جعدة الى انصاف اذنيه اقنى الأنف براق الثنايا ادعج العينين كث اللحية دقيق المسربة شثن الكفين و القدمين عليه ثوبان ابيضان كانه القمر ليلة البدر -

(رواه الحافظ ابي نعيم الاصبهاني -
تاريخ ابن كثير ج ٦ - ص ١٨)

پہلی چیز جو میں نے حضورِ اقدس ﷺ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ میں اپنے چچا کیساتھ مکہ مکرمہ آیا، انہوں نے مجھے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا پتہ بتایا، ہم وہاں پہنچے تو وہ چاہِ زمزم کے پاس بیٹھے تھے، ہم بھی وہاں بیٹھ گئے۔ ہم وہاں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک شخص بابِ صفا سے نمودار ہوا جس کا رنگ سفید تھا جس پر سُرخی غالب تھی۔ ان کے بال پیچدار تھے جو کانوں کی لَو تک تھے، باریک اور اونچا ناک، چمکدار دانت، سیاہ آنکھیں، گھنی داڑھی، سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں بھاری اور پاؤں بھی بھاری بھرکم تھے۔ آپ پر دو سفید کپڑے تھے گویا کہ آپ چودھویں رات کے چاند ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک زنۃ وخلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ازھد الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار لوگوں میں سب سے زیادہ زہد والے ۔ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم ازھد الانبیاء فما رفعت مائدۃ قط وعلیھا طعام ولا شبع من خبز بر ثلاث لیال متوالیات وکان یربط الحجر علی بطنہ لباسہ الصوف و فراشہ اھاب شاۃ ووسادتہ من ادم حشوھا لیف یاتی علیہ الشھران والثلاثۃ لا یوقد فی بیتہ نار المصباح توفی و درعہ مرھونۃ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تارک الدنیا تھے کبھی آپ کے لیے دسترخوان نہ بچھایا گیا جس پر کھانا لگایا گیا ہو اور کبھی آپ نے گندم کی روٹی سیر ہو کر متواتر تین دن تک نہ کھائی اور آپ تو اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا کرتے تھے اور آپ کا تمام لباس اون کا ہوتا تھا اور آپ کا بستر بکری کی کھال اور آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی بھوس بھری ہوئی تھی آپ پر ایک ماہ، کبھی دو بلکہ تین ماہ بھی ایسے آتے کہ آپ کے گھر چولہے کے نیچے آگ نہ جلائی جاتی تھی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

لم يترك صفراء ولا بيضاء۔

(دلائل النبوة لابی نعیم الاصفهانی ج ٣ - ص ٢٢٦)

کہ چراغ بھی نہ روشن کیا جاتا اور آپؐ کا ایسی حالت میں وصال ہوا کہ آپؐ کی زرع رہن رکھی گئی تھی اور جاتی دفعہ آپؐ نے اپنے پیچھے نہ سونا چھوڑا اور نہ چاندی۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا يدخر شيئًا لغدٍ۔

(جامع الترمذی ج ٢ ص ٥٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرتے تھے۔

عن موسیٰ يعنی ابن علی رضی اللہ عنہ عن ابيه قال سمعت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ يقول ما ابعد هديكم من هدی نبيكم صلی اللہ علیہ وسلم اما هو فكان ازهد الناس فی الدنيا و انتم ارغب الناس فيها۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ٢٠٣)

حضرت موسیٰ اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر سے سنا، فرماتے تھے تمہارے طور طریقہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقہ میں کتنا بُعد ہے۔ آپؐ تو تمام لوگوں سے زاہد تھے اور تم تمام لوگوں سے زیادہ دنیا کی رغبت کرنے والے ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأَسَدُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کمال اِستقامت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الاسد بفتح الهمزة والسين وشد الدال المهملتين من السداد وهو الاستقامة۔

(شرح المواهب اللدنية ج ۳ - ص ۱۲۳)

إشارة الى قوله:
" فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۔ "

(سورة هود ۱۱۲)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن ينجى احدًا منكم عمله قالوا ولا انت يارسول الله (صلى الله عليه وسلم) ! قال ولا انا

الاسد، ہمزہ کی زبر اور س کی بھی زبر کے ساتھ اور دال کی شد کے ساتھ معنی اِستقامت۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف " تو آپ جس طرح آپ کو حکم ہوا مستقیم رہیے۔ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے کسی کے عمل نجات نہ دیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کے بھی نہیں؟ فرمایا ہاں، نہ میرے

الا ان يتغمدنى الله
برحمة سددوا و
قاربوا و اغدوا و روحوا
وشئ من الدلجة
و القصد القصد تبلغوا

(صحیح البخاری ج ۲- ص ۹۵۷)

عن يعقوب بن
عتبة رضی اللہ عنہ قال قال
ابوطالب يا ابن اخى
ان قومك قد
جاءونى فقالوا كذا
و كذا الذى قالوا
له فابق على و على
نفسك ولا تحملنى
من الامر مالا اطيق
قال فظن رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم انه قد
بدا له فيه بدو و
انه خاذله و مسلمه
و انه قد ضعف عن
نصرته و القيام معه

عمل نجات دیں گے مگر یہ کہ اللہ
مجھ پر رحم کرے اور فرمایا استقامت
سے عمل کرو اور اللہ سے قربت حاصل
کرو اور صبح و شام اور پچھلی رات
میں عبادت کرو اور استقامت سے
عمل کرنا تمھیں منزلِ مقصود تک
پہنچادے گا۔

حضرت یعقوب بن عتبہ
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابُوطالب
نے کہا اے میرے بھتیجے! تیری
قوم میرے پاس آئی ہے۔ وہ ایسی
ایسی باتیں کرتے ہیں جو انہوں نے
اسے کہا تھا وہ کہدیا اور کہا مجھ پر اور
اپنے نفس پر رحم کھا اور مجھے ایسے کام
پر مجبور نہ کر جس کی طاقت مجھ میں نہیں
راوی کا بیان ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ چچا
مجبور ہو گیا ہے اور انہوں نے خطرہ
محسوس کیا۔ ہو سکتا ہے کہ چچا مجھے
رُسوا کریں اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے
کفّار کے سپرد ہی کر دیں اور میری
تائید کرنے سے کمزور ثابت ہوتے

قال فقال له
رسول الله ﷺ یاعم
والله لو وضعوا الشمس
فی یمینی والقمر فی
یساری علی ان
اترک ھذا الامر
حتی یظھرہ الله او
اھلک فیه ما ترکته۔

(رواہ ابن اسحاق فی المغازی)
(تاریخ ابن کثیر ج ۳۔ ص ۴۸)

ہیں تو آپ نے فرمایا چچاجان!
اللہ کی قسم اگر یہ کفار مکہ سورج کو میرے
دائیں ہاتھ میں لے آئیں اور چاند کو
میرے بائیں ہاتھ میں تھمادیں کہ میں
اس دین کے پیغام کو چھوڑ دوں تو
یہ ناممکن ہے۔ اس دین کو اللہ تعالےٰ
غالب کرے گا یا میں اس کوشش
میں ختم ہو جاؤں گا لیکن یہ پیغامِ الٰہی
میں نہ چھوڑوں گا۔

عن علی کرم اللہ وجهہ
قال قال لی رسول الله
ﷺ قل اللھم
اھدنی وسددنی واذکر
بالھدایة ھدایة الطریق
واذکر بالسداد تسدیدک
السھم۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۲۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ میرے لیے فرمایا
حضور اقدس ﷺ نے کہ یوں دعا
مانگ "اے اللہ! مجھے ہدایت
دے اور مجھے سیدھا رکھ" اور ہدایت
سے دل میں مراد رکھ سیدھے راستے
کی اور سیدھے رہنے سے دل میں مراد
رکھ تیر جیسا سیدھا ہونا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أسخى الناس صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار جہان سے زیادہ سخی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پہ

عن محمد بن المنكدر
قال سمعت جابر بن عبد الله
يقول ما سئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم شيئًا قط
فقال لا ۔ (شمائل الترمذی ص۲۵)

قال حسان بن ثابت:
" ما قال لا قط
الا فی تشهدہٖ
لو لا التشهد لم
تسمع له لا لا "

(نسیم الریاض ج ص۳۵)

عن انس رضی اللہ عنہ قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم سخی الناس

(رواہ طبرانی فی الاوسط ۔ المغنی للعراقی ج۲ ص۳۵۳)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ
نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی شخص کو
کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں۔ آپ نے کبھی سوائے
کلمہ شہادت کے لا نہیں فرمایا
یعنی لا الٰہ الا اللہ ۔ اگر
تشہد نہ ہوتا تو کبھی آپ سے لا لا
نہ سنا جاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام
لوگوں سے سخی تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا اُسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اچھا نمونہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ
رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ
الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ○ "

(سورة الاحزاب ٢١)

عن عبيدة بن خالد
رضي الله عنه قال بينا انا امشي
بالمدينة اذا انسان
يقول ارفع ازارك فانه
ابقىٰ لثوبك وانقىٰ
لربك قال فالتفت فاذا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
يارسول الله انما هي

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"تم لوگوں کیلئے یعنی ایسے شخص کیلئے
جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور
کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتا ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ
موجود ہے۔"

حضرت عبیدؓ بن خالد رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ فرماتے
تھے کہ میں مدینہ منورہ میں جا رہا تھا
اچانک ایک آدمی نے آواز دی کہ اپنی
تہمد کو اُوپر اٹھا کیونکہ کپڑا دیرپا رہتا ہے
اور پروردگار کے نزدیک بہت پاکیزہ ہے
میں نے مُڑ کر دیکھا تو وہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يارب العلمين ط

بردة ملحاء فقال امالك
فى اسوة فنظرت
فاذا ازاره الى نصف
ساقه .

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۶ ص ۴۳)

عن سعد بن هشام
رضی اللہ عنہ انه طلق امرأته
ثم ارتحل الى المدينة
ليبيع عقارا له بها ويجعله
فى السلاح والكراع ثم
يجاهد الروم حتى يموت
فلقى رهطا من قومه
فحدثوه ان رهطا من قومه
ستة ارادوا ذلك على
عهد رسول الله ﷺ
فقال اليس لكم فى اسوة
حسنة فنهاهم عن ذلك
فاشهدهم على رجعتها . (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۵۳)

یارسول اللہ (ﷺ) ! یہ تو چادر
ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لیے
مَیں نمونہ نہیں ہوں پھر مَیں نے دیکھا
کہ آپ ﷺ کا تہمد آدھی پنڈلی تک تھا۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی
بیوی کو طلاق دے دی پھر مدینہ منورہ
کی طرف کوچ کیا تاکہ وہاں جو ان کی
جائداد تھی اس کو بیچ کر ہتھیار اور گھوڑے
خریدے پھر رومیوں سے جہاد کرتے
کرتے شہید ہو جائے ۔ ان کی ملاقات
اپنے قبیلہ کے چند آدمیوں سے ہوئی
جنہوں نے اسے بتایا کہ اسکی قوم میں
سے چھ افراد نے حضور اکرم ﷺ
کے زمانہ میں یہی ارادہ کیا تھا تو اس
پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے واسطے
مَیں اچھا نمونہ نہیں ہوں اور ان کو
اس سے روک دیا ۔ اس پر حضرت
سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے ان کو
اپنی طلاق کے رجوع پر گواہ مقرر
کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم · ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
عدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

سیدنا أشجع الناس صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — سب سے زیادہ بہادر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالك
رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
وكان اجود الناس
وكان اشجع الناس
ولقد فزع اهل المدينة
ذات ليلة فانطلق
ناس قِبَلَ الصّوت فتلقاهم
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
راجعًا وقد سبقهم الى
الصّوت وهو على فرس
لابى طلحة عرى
فى عنقه السيف وهو
يقول لم تراعوا لم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور
سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر
تھے۔ ایک رات مدینہ والے گھبرائے
جدھر سے آواز آرہی تھی صحابہ کرام اس طرف
چلے، راستہ میں آپ انہیں واپس
آتے ہوئے ملے اور آپ اس آواز
کی طرف سب سے پہلے تشریف لے
گئے تھے اور آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ
کے گھوڑے پر سوار تھے جو ننگی پیٹھ تھا
اور آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی
اور آپ فرما رہے تھے کسی قسم کا خوف
نہیں کسی قسم کا خوف نہیں اور فرما رہے

تراعوا قال وجدناه بحرًا او انه لبحر قال و كان فرسًا يبطأ۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ ۔ ص ۲۵۲)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال مارأيت أحدا أنجد ولا اجود ولا اشجع ولا أضوأ و أوضا من رسول الله ﷺ

(سنن الدارمی ج ۱ ۔ ص ۳۳)

أن رسول الله ﷺ كان مأموراً أن لا يفر من المشركين إذا واجهوه ولو كان وحده من قوله (لا تكلف إلا نفسك) وقد كان ﷺ من اشجع الناس و أصبرالناس واجلاهم، ما فرّ قط من مصاف ولو تولى عنه أصحابه۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ۔ ص ۵۹)

تھے ۔اس گھوڑے کو تیزی میں سمندر کی طرح پایا یا یہ تو سمندر ہے اور پہلے وہ گھوڑا سست رفتار تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے نہ تو کسی کو اعلیٰ دیکھا اور نہ ہی کوئی سخی دیکھا اور نہ ہی کوئی بہادر دیکھا اور نہ ہی کوئی خوبصورت حسین دیکھا۔

حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے کہ مشرکین کے مقابلے میں نہ بھاگیں اگرچہ آپ اکیلے ہی رہ جائیں۔ اللہ کا یہ فرمانا "لا تکلف إلا نفسک" آپ کے لیے ضروری ہے۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر، تمام لوگوں سے زیادہ صابر اور تمام سے قوی تھے۔ آپ میدانِ جنگ میں کبھی نہ بھاگے اگرچہ آپ کے ساتھی آپ کو اکیلا چھوڑ گئے ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأشد حياء صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — بہت حیا والے — درود و سلام بھیجئے ان پر

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اشد حياء من العذراء فی خدرها وكان اذا كره شيئًا عرفناه فی وجهه

(الصحیح لمسلم ج ٢ - ص ٢٥٥)

قال العلامة الخفاجیؒ فی شرحه علی الشفاء :

" ان العذراء فی خدرها اشد حیاء لکونه مظنة الاجتماع بها."

(نسیم الریاض ج ٢ ص ٥٧)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے، سے بھی زیادہ حیا والے تھے اور جب آپ کسی چیز کو برا محسوس کرتے تو ہم آپ کے چہرۂ انور سے پہچان لیتے تھے۔

علامہ خفاجیؒ شرح شفاء میں فرماتے ہیں "کنواری اپنے پردہ میں سخت حیا والی ہوتی ہے، اس خیال سے کہ کوئی غیر آدمی وہاں پردہ میں نہیں جا سکتا۔"

بسم الله الرحمن الرحيم　　ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أشد الناس بأساً صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ جنگجو درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ قال
لقد رأيتنا يوم بدر
و نحن نلوذ برسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو أقربنا
من العدو و كان
من اشد الناس يومئذ
باسًا - (رواه احمد
مجمع الزوائد ج ۶ ص ۱۲ - تاریخ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۷۹)

عن علی رضی اللہ عنہ انه
سئل عن موقف النبي
صلى الله عليه وسلم يوم بدر فقال
كان اشدنا يوم بدر
من حاذى بركبته رسول الله
صلى الله عليه وسلم (رواه الطبرانی فی الاوسط
مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو بدر کے دن دیکھا کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ حاصل کر رہے تھے۔ ہم میں سے جو دشمن کے قریب تھا وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ اس دن سب سے زیادہ جنگجو تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہیں پوچھا گیا کہ بدر کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے سخت جنگجو وہ تھا جس کا گھٹنا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے برابر تھا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أشد الناس باسًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ جنگجو درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن علی رضی اللہ عنہ قال لقد رأیتنا یوم بدر و نحن نلوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو أقربنا من العدو و کان من اشد الناس یومئذ باسًا۔ (رواہ احمد

مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲ - تاریخ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۷۹)

عن علی رضی اللہ عنہ انہ سئل عن موقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر فقال کان اشدنا یوم بدر من حاذی برکبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو بدر کے دن دیکھا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ حاصل کر رہے تھے۔ ہم میں سے جو دشمن کے قریب تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ اس دن سب سے زیادہ جنگجو تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہیں پوچھا گیا کہ بدر کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے سخت جنگجو وہ تھا جس کا گھٹنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے برابر تھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اشد الناس حیاءً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام مخلوق میں سب سے سخت حیا کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" إنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِ مِنكُمْ "

(سورة الاحزاب ٥٣)

وكان اشد الناس حياءً لا يثبت بصره فى وجه احد .

(احياء العلوم ج ٢ ص ٣٥٥)

قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فكان اول شئ رأى النبى صلى اللہ عليہ وسلم من النبوة ان قيل له استتر فما رؤيت عورته من يومئذ

(دلائل النبوة ج ١ ص ٦٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" یہ باتیں ہمارے حبیب کو تکلیف دیتی ہیں ۔ وہ تم سے حیا کرتے ہیں

اور آپ تمام لوگوں سے زیادہ حیا والے تھے ، کبھی آپ نے کسی کی طرف نگاہ ٹکا کر نہیں دیکھا ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلی چیز جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری ملنے کے بعد دکھائی دی وہ یہ تھی کہ آپ کو کہا گیا کہ پردہ کریں ، پھر اس دن کے بعد آپ کی شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وزنۃ وخلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اشرف الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام لوگوں سے اشرف درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا أشرف
الناس حسبا ولا فخر واکرم
الناس قدرا ولا فخر
ایھا الناس من اتانا اتیناہ
ومن اکرمنا اکرمناہ
ومن کاتبنا کاتبناہ
ومن شیع موتانا شیعنا
موتاہ ومن قام بحقنا
قمنا بحقہ ایھا الناس
جالسوا الناس علی
قدر احسانھم و خالطوا
الناس علی قدر ادیانھم

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں خاندان کے لحاظ سے
تمام لوگوں میں اشرف ہوں اور فخر نہیں،
اور عزت کے لحاظ سے تمام لوگوں
سے عزت والا ہوں اور فخر نہیں۔
اے لوگو! جو ہمارے پاس آئے گا،
ہم اس کے پاس جائیں گے اور جو
ہماری عزت کریگا ہم اس کی عزت
کریں گے اور جو ہم سے مکاتبت
کروائے گا ہم اس سے مکاتبت
کریں گے اور جو ہماری میتوں کیساتھ
چلے گا ہم اس کی میتوں کے ساتھ جائیں
گے، جو ہمارا حق ادا کرے گا ہم اس کا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

وانزلوا الناس على قدر مروأتهم وداروا الناس بعقولكم۔

(رواه الديلمی)

(منتخب كنز العمال على هامش احمد ج ٦ ص ٣٠٥)

حق ادا کریں گے۔ اے لوگو! لوگوں کے پاس ان کے احسان کے مرتبہ پر بیٹھو اور لوگوں سے خلع ملع رہو اگی دین داری کے لحاظ سے اور لوگوں کی عزت کرو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے اور لوگوں کی مدارات کرو اپنی دانائی کے لحاظ سے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ قال لی جبريل قلبت الارض من مشارقها ومغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد وقلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم اجد بنی أب أفضل من بنی هاشم۔

(رواه البيهقی فی دلائل النبوة، تاريخ ابن كثير ج ٢ ص ٢٥٧)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا ہے لیکن حضرت محمد ﷺ سے کسی انسان کو افضل نہ پایا اور میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا لیکن بنو ہاشم جیسا دادا نہ پایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأشنب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — براق دندان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
قال كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنيتين
واذا تكلم رئى كالنور
يخرج من بين ثناياه .

(سنن الدارمی ج ١ ص ٣٣ شمار ٥٩)

عن الحسن بن علی
رضی اللہ عنہ عن خاله قال كان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اشنب مفلج الاسنان .

(تاریخ ابن کثیر ج ٥ ص ٢١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے دندان مبارک کشادہ تھے ، جب
آپ گفت گو فرماتے تو آپ کے
دانتوں سے نور کے شعلے بلند ہوتے
دکھائی دیتے تھے ۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے
ماموں (ہند رض) سے روایت کرتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چمکدار
دانتوں والے تھے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اصبر الناس صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ صابر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط

(سورة الاحقاف ۳۵)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ

(سورة المؤمن ۷۷)

عن خباب رضی اللہ عنہ يقول اتيت النبى صلی اللہ علیہ وسلم وهو متوسد بردة وهو فى ظل الكعبة وقد لقينا من المشركين شدة فقلت الا تدعو الله فقعد و هو محمر وجهه فقال لقد كان

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"تو آپ صبر کریں جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان (لوگوں) کے لیے جلدی نہ کریں"

"آپ صبر کریں، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے"

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ایک چادر سے تکیہ لگائے خانہ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے اور ہمیں مشرکوں سے سخت تکلیف پہنچی تھی تو میں نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالے سے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

من قبلكم يمشط بمشاط
الحديد مادون عظامه
من لحمه او عصب
ما يصرفه ذلك عن
دينه و يوضع المنشار
على مفرق راسه فيشق
باثنين ما يصرفه ذلك
عن دينه ويتمن الله
هذا الامر حتى يسير
الراكب من صنعاء الى
حضرموت ما يخاف
الا الله زاد بيان
و الذئب على غنمه۔

(صحیح البخاری ج ١ - ص ٥٤٣)

دعا کیوں نہیں کرتے؟ پس آپؐ
سیدھے بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرہ
مبارک سُرخ ہو گیا تھا۔ آپؐ نے
فرمایا تم سے پہلے جو لوگ تھے کسی کی
ہڈیوں پر گوشت سے نیچے یا پٹھے
سے نیچے لوہے کی کنگھیاں کی جاتی
تھیں اور یہ بات اسے اس کے
دین سے نہ پھیرتی تھی اور آرہ اسکے
سر پر رکھ دیا جاتا تھا اور اس کے ٹکڑے
کر دیے جاتے تھے لیکن یہ عمل بھی
اس کو دین سے نہ پھیر سکتا تھا اور ضرور
اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا حتیٰ
کہ سوار صنعاء سے حضرموت تک
جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی
سے خوف نہ ہوگا۔ راوی رضؓ نے
اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ
اپنی بکریوں پر اسے بھیڑیے کا خوف
نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ عرشک ورضی نفسک وخلقک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الاصدق فی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ سچے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِكَ
ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(سورۃ الزمر ۳۳)

ای الاثبت و
الاقوی فلا احد
اثبت ولا اقوی علی
الحق منه.

(شرح مواھب اللدنیہ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۱)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
قال قال ھرقل لابی سفیان
فھل کنتم تتھمونه
بالکذب قبل ان

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف
لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق
کی یہی پرہیزگار ہیں۔"

معنی یہ ہیں کہ آپ صدق پر
سب سے زیادہ ثابت قدم اور قوی تھے
آپ سے زیادہ نہ تو کوئی حق پر
ثابت قدم ہے اور نہ ہی حق پر
زیادہ قوی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ
ہرقل نے ابو سفیان سے پوچھا کیا تم
نے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبوت

یقول ما قال قلت لا
(الحدیث)

(رواہ البخاری ج ۱ ص۴۲ - مشکوٰۃ ص۵۲۶)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال لما فتحت خیبر
اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاۃ فیھا سم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجمعوا لی من کان
ھٰھنا من الیھود فجمعوا
له فقال لھم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم
عن شیٔ فھل انتم
صادقی عنه قالوا نعم
یا ابا القاسم فقال
لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابوکم قالوا
ابونا فلان ، قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبتم
ابوکم فلان قالوا صدقت
و بررت قال لھم ھل
انتم صادقی عن شیٔ سالتکم

سے پہلے کبھی جھوٹ کا الزام لگایا ہے؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو وہاں زہر آلود بکری کا تحفہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ آپ نے فرمایا جو اس جگہ یہودی ہیں ان کو میرے لیے اکٹھا کردو۔ وہ اکٹھے ہوگئے تو آپ نے انہیں فرمایا۔ میں تم سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے، تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم آپ نے فرمایا اپنے باپ کا نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ فلاں۔ آپ نے فرمایا جھوٹے ہو بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا اور نیکی کمائی۔ پھر آپ نے فرمایا بھلا میں تم سے ایک اور بات پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم! اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ

عنه قالوا نعم یا ابا القاسم
وان کذبناک عرفت
کما عرفته فی ابینا
فقال رسول الله ﷺ
من اهل النار قالوا
نکون فیها یسیرًا ثم
تخلفوننا فیها فقال لهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا
نخلفکم فیها ابدًا ثم
قال لهم هل انتم
صادقی عن شئ سالتکم
عنه فقالوا نعم یا
ابا القاسم قال هل جعلتم
فی هذه الشاة سمًا قالوا
نعم قال فما حملکم علی
ذلک قالوا اردنا ان کنت
کاذبًا نستریح منک
وان کنت نبیًا لم
تضرک۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۵۱)

ویسے ہی معلوم کر لیں گے جیسے آپؐ نے
ہمارے باپ کے متعلق معلوم کر لیا تھا آپؐ
نے فرمایا بھلا بتاؤ کہ دوزخی کون ہیں
تو انہوں نے کہا کہ ہم چند روز دوزخ
میں رہیں گے پھر تم ہماری جگہ چلے
جاؤ گے۔ حضور اقدس ﷺ نے
انہیں فرمایا ہم تمہارے بعد دوزخ
میں کبھی نہ جائیں گے۔ پھر آپؐ نے
فرمایا بھلا ایک اور بات پوچھتا
ہوں کیا تم مجھے سچ بیان کرو گے؟
انہوں نے کہا کہ ہاں سچ کہیں گے۔
آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری
میں زہر ڈالا تھا؟ انہوں نے کہا کہ
ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں؟ انہوں
نے جواب میں کہا کہ ہمارا ارادہ یہ
تھا کہ اگر آپؐ جھوٹے ہیں تو ہم
آپؐ سے چھوٹ جائیں گے اور
اگر آپؐ نبی ہیں تو زہر آپؐ کو
کچھ نقصان نہ دے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا أصدق الناس لهجة صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار سب لوگوں میں زبان کے سچے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ کان
اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس بالطویل
الممغط ولا بالقصیر
المتردد وکان
ربعۃ من القوم و لم
یکن بالجعد القطط
ولا بالسبط کان
جعدا رجلا ولم یکن
بالمطھم ولا بالمکلثم
وکان فی الوجہ تدویر
ابیض مشرب ادعج
العینین اھدب الاشفار
جلیل المشاش والکتد

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
بیان فرماتے تو کہتے کہ آپ نہ
پست قد تھے اور نہ دراز قد بلکہ
درمیانہ قد کے تھے۔ آپ کے
بال مبارک نہ زیادہ گھونگروالے
تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے
گھونگروالے تھے۔ چہرہ نہ تو بالکل
پُرگوشت موٹا تھا اور نہ بالکل گول،
ٹکڑا ہوا۔ ہاں آپ کے چہرہ میں
لمبائی کے ساتھ کسی قدر گولائی تھی رنگ
گورا سُرخی مائل آنکھیں بالکل سیاہ،
پلکوں کے بال لمبے، جوڑ مضبوط
مونڈھوں کے سرے اور درمیانی حصے

احرد ذو مسربة شثن
الکفین والقدمین
اذا مشی تقلع کانما
یمشی فی صبب و اذا
التفت التفت معا بین
کتفیه خاتم النبوّة
وهو خاتم النبیّین
اجود الناس صدرا
و اصدق الناس لهجة
والینهم عریکة و
اکرمهم عشرة من
راه بدیهة هابه و
من خالطه معرفة
احبه یقول ناعته
لم ار قبله ولا بعده
مثله صلی اللہ علیہ وسلم

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۵/۲۰۴)

بڑے، بدن پر بال کم تھے، سینہ اور
ناف کے درمیان سیدھی لکیر تھی۔
ہتھیلیاں پُرگوشت اور دونوں پاؤں
بھی پُرگوشت تھے۔ جب چلتے تو قوت
کے ساتھ چلتے تھے گویا ڈھلوان زمین
پر چل رہے ہیں جب آپؐ پیچھے مڑتے تو
سارے مڑ جاتے۔ دونوں مونڈھوں کے درمیان
مُہرِ نبوت تھی اور آپؐ خاتم النبیین تھے
لوگوں میں سب سے زیادہ سخی دل تھے
سب لوگوں میں زبان کے سچے تھے
مزاج میں سب سے بڑھ کر نرم، معاشرت
میں سب سے بڑھ کر جُود و کرم والے۔ جو
اچانک آپؐ کو دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور
جو آپؐ کے ساتھ مِلا جُلا رہتا اور جان
پہچان پیدا کرتا وُہ آپؐ کا فدائی بن جاتا
آپؐ کی صفت بیان کرنے والا کہتا کہ
مَیں نے آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے
بعد آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأطهر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہت پاکیزہ درود وسلام بھیجیے آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ "

(سورة المدثر - ٤)

قال مجاهد رحمۃ اللہ علیہ (و ثيابك فطهر) قال نفسك ليس ثيابه وفى رواية عنه (وثيابك فطهر) اى عملك فاصلح -

وقال سعيد بن جبير رضی اللہ عنہ (و ثيابك فطهر) و قلبك و نيتك فطهر وقال محمد بن كعب القرظى والحسن البصرى رضی اللہ عنہ وخلقك فحسن -

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۴۱)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اپنے کپڑے کو پاک رکھو "

حضرت مجاہدؒ نے اس (وثیابک فطہر) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے کپڑا مراد نہیں، آپ کا نفس مبارک مراد ہے اور اسی کی تفسیر میں مجاہدؒ سے مروی ہے یعنی اپنے اعمال کی اصلاح فرمائیے۔

اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس (وثیابک فطہر) کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ اپنے دل اور نیت کو پاکیزہ کر لیجیے اور حضرت محمد بن کعب قرظی اور حسن البصری رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ آپ اپنے اخلاق کو اچھا کیجیے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

روی فی بعض الروایات
عن امه آمنة انها قالت
ولدته صلی اللہ علیہ وسلم نضیفا
ما به قدرٌ وکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ولد
مختونًا مقطوع السرة ۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۶۳)

عن مالك بن صعصعة
رضی اللہ عنہ ان نبی الله صلی اللہ علیہ وسلم
حدثهم عن لیلةٍ اسرٰی به
بینما انا فی الحطیم وربما
قال فی الحجر مضطجعًا
اذا اتانی اٰتٍ فقدّ قال
وسمعته یقول فشق ما
بین هذه الی هذه
فقلت للجارود وهو الی
جنبی ما یعنی به قال
من ثغرة نحره الی شعرته
وسمعته یقول من قصه
الی شعرته فاستخرج قلبی
ثم اتیت بطست من
ذهبٍ مملوءةٍ ایمانا

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ
ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ میں نے آپؐ کو پاک صاف جنا،
آپؐ کے ساتھ کوئی آلائش نہ تھی
اور آپؐ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ آپؐ کی
ناف مبارک ولادت کے وقت کٹی ہوئی تھی

حضرت مالک بن صعصعہ رضؓ
سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں سے اس شب کی کیفیت بیان
کی جس میں آپؐ کو معراج ہوئی تھی کہ
اس حال میں کہ میں حطیم میں (اور کبھی آپؐ
فرماتے تھے کہ حجر میں) لیٹا ہوا تھا۔ یکایک
میرے پاس ایک آنیوالا آیا اور اس نے
(میرا سینہ) یہاں سے لیکر یہاں تک
چاک کر ڈالا (راوی کہتا ہے) میں نے جارود
سے پوچھا اور وہ میرے پہلو میں لیٹے ہوئے
تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب
ہے انہوں نے کہا حلقوم سے کر زیر ناف
تک پھر اس نے میرا دل نکالا۔ بعد اسکے
میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا
جو ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر میرا دل

فغسل قلبی ثم حشی ثم
اعید۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱ - ص ۵۴۸)

عن عائشة رضی اللہ عنہا انه
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد
ان یتغوط انشقت الارض
فابتلعت غائطه وبوله
وفاحت لذلك رائحة
طیبة۔

(رواه البیهقی - نسیم الریاض ج ا ص ۳۵۳)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
انها قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
انك تأتی الخلاء فلا
نری منك شئ من الاذیٰ
فقال لها یا عائشة أو
ما علمت ان الارض تبتلع
مایخرج من الانبیاء علیهم السلام
فلا یری منه شئ۔

رواه ابن سعد
(نسیم الریاض ج ۱ - ص ۳۵۳)

دھویا گیا، پھر وہ (ایمان سے) بھر گیا
بعد اس کے پھر رکھ دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ
فرماتے زمین پھٹ جاتی اور آپ کا فضلہ
اور پیشاب نگل لیتی اور اس سے پاکیزہ
خوشبو پھیلتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ
قضائے حاجت کے لیے تشریف
لے جاتے ہیں۔ ہم آپ سے کوئی
گندگی نہیں دیکھتے، آپ نے اسے
فرمایا اے عائشہ رض! اور کیا تو نہیں
جانتی کہ نبیوں سے جو کچھ خارج ہوتا
ہے اس کو زمین نگل لیتی ہے۔ پس
اس میں سے کچھ نہیں دیکھا جا سکتا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأطیب صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — بہت خوشبودار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال
ما شممت عنبراً قط
ولا مسکا ولا شیئا اطیب
من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا مسست شیئاً قط دیباجا
ولا حریرا الین مسا من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۵۷)

عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال دخل علینا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
عندنا فعرق وجاءت
امی بقارورۃ فجعلت تسلت
العرق فیھا فاستیقظ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں جتنی
خوشبو مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے آتی تھی وہ نہ کسی عنبر، نہ ہی کسی
کستوری سے آئی اور میں نے
کوئی نرم ریشم نہیں چھوا جو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ہاں تشریف لائے تو قیلولہ
فرمایا۔ آپ کو پسینہ آیا، میری امی جان
ایک شیشی لے آئیں اور حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو پونچھ کر اس میں
ڈالتی تھیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

سلیم ما هذا الذی تصنعین قالت هذا عرقك نجعله فی طیبنا وهو من اطیب الطیب.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٣ ص ١٣٦)

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال جاء رجل إلی رسول الله ﷺ فقال یا رسول الله انی زوجت ابنتی و انا احب ان تعیننی بشئ قال ما عندی شئ و لکن اذا کان غد فأتنی بقارورة واسعة الرأس و عود شجرة و اية بینی و بینك ان تدق ناحية الباب قال فاتاه بقارورة واسعة الرأس وعود شجرة قال فجعل یسلت العرق من ذراعیه حتی امتلات القارورة

جاگ پڑے اور فرمایا اے اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا! تُو یہ کیا کر رہی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو ہم اپنی خوشبو میں داخل کرتے ہیں۔ اور وہ بہترین خوشبوؤں میں سے ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ساتھ اِس معاملہ میں کچھ تعاون فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں لیکن کل ایک چوڑے منہ والی بوتل اور کسی درخت کی جڑ لے کر آنا اور میرے اور تیرے درمیان نشانی یہ ہے کہ تو دروازے کا کنارہ کھٹکھٹائے۔ راوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ دُوسرے دن چوڑے منہ والی بوتل اور درخت کی جڑ لایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ اپنے بازو کے

قال فخذها و مر ابنتك ان تغمس هذا العود فى القارورة و تطيب به قال فكانت اذا تطيبت به شم اهل المدينة رائحة الطيب فسموا بيوت المطيبين .

(رواه ابو العلي
تاريخ ابن كثير ج ٦ ص ٢٥)

عن حميد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ قال توفى رسول الله ﷺ و ابوبكر رضی اللہ عنہ فى طائفة من المدينة قال فجاء فكشف عن وجهه فقبله وقال فداك ابى و امى ما اطيبك حيًا و ميتاً

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ا ص ۵)

پسینہ کو پونچھ کر اس بوتل میں ڈالتے تھے حتیٰ کہ بوتل بھر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جا اور اپنی بیٹی کو حکم کر کہ اس جز کو بوتل میں بھگو کر خوشبو لگائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب وہ لڑکی اس پسینہ مبارک سے خوشبو لگاتی تو تمام مدینہ والوں کو اس کی خوشبو آتی۔ اسی وجہ سے ان کے گھروں کا نام خوشبو والے گھر پڑ گیا تھا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضورِ اقدس ﷺ نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ کے دوسرے کنارے پر تھے۔ وہ آئے اور حضورِ اقدس ﷺ کے رُخِ انور سے پردہ اُٹھایا اور آپ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ زندہ بھی پاک تھے اور وفات پانے کے بعد بھی پاک ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أطیب الأخلاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — پاکیزہ اخلاق والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ.

(مشکوۃ المصابیح ص۵۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھے اللہ نے اخلاق کی اچھائیوں کو پورا کرنے کے لیے اور اچھے افعال کو کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔

قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کان المصفاء فی الاخلاق قد علموا ۔ وفی العفاف فلم نعدل بہ احدًا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج۱ ص۳۲۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ پاکیزہ اخلاق تھے اور پاکدامنی میں آپ کی مثل کوئی نہ تھا۔

عن سعد بن هشام رضی اللہ عنہ قال قلت لعائشۃ انبئینی عن خلق

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت الست تقرأُ القران ؟
قال قلت بلى ـ قالت
فان خلق رسول الله
صلى الله عليه وسلم القرآن ـ قال
قتادة رضي الله عنه وان
القرآن جاء باحسن
اخلاق الناس ـ

(الطبقات الكبرى لابن سعد
ج ١ ـ ص ٣٦٣)

عن أبي عبدالله الجدلي
رضي الله عنه قال قلت لعائشة
رضي الله عنها كيف خلق
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت لم يكن فاحشا
ولا متفاحشا ولا سخابا
فى الأسواق ولا يجزى
بالسيئة السيئة ولكن
يعفو ويصفح ـ

(اخرجه ابن ابی شیبة والترمذی
وابن مردویة ـ الدرالمنثور ج ص ٢٥١)

آپ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق کے بارے میں ارشاد
فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کیا تُو نے
قرآن کریم نہیں پڑھا؟ مَیں نے عرض
کیا کہ مَیں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ آپ ؐ کا خُلق قرآن تھا حضرت
قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن
نے لوگوں کے بہترین اخلاق
بیان کیے ہیں۔

حضرت ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ مبارکہ کے متعلق
سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گالی گلوچ نکالنے
والے نہ تھے اور نہ ہی بازاروں میں شور
مچانے والے تھے اور نہ ہی بدی کا بدلہ
بدی سے دیتے تھے لیکن آپ ؐ معاف
اور درگزر فرما دیا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أطیب الجسد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پاکیزہ جسم مبارک والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس رضی اللہ عنہ قال
ما مسست حریرا و لا
دیباجا الین من کف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت ریحا
قط او عرفا قط اطیب من
ریح او عرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(بخاری ج ۱ ص ۵۰۳)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ازھر اللون کان عرقہ
اللؤلؤ اذا مشی تکفأ
وما مسست حریرۃ ولا
دیباجا الین من کفہ
ولا شممت رائحۃ قط

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے کسی ریشم اور دیباج
کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے
زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ ہی میں نے
کبھی کوئی خوشبو یا کوئی عطر حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم (کے پسینہ) کی خوشبو
سے عمدہ پائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سپید رنگ تھے گویا کہ آپ کا
پسینہ مبارک ایسا تھا جیسے کہ سچے
موتی، اور آپ جب چلتے تھے تو
ہل ہل کر چلتے تھے اور میں نے کوئی
ریشم اور دیباج آپ کی ہتھیلی

اطیب من رائحة مسکة ولا غیرها۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۳)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کانت کفه الین من الحریر و کان کفه کف عطار مسها بطیب او لم یمسها یصافحه المصافح فیظل یومه یجد ریحها و یضعها علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان إنه صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی راسه۔

(رواہ ابونعیم والبیهقی۔ نسیم الریاض ج ۱ ۔ ص ۳۴۹)

مبارک سے نرم نہیں چھوا اور میں نے کبھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو حضور اقدس ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو وہ کستوری ہو یا اس کے علاوہ اور کوئی خوشبو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کی ہتھیلی مبارک ریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک تو ایسی تھی جیسے کہ کسی عطار کی ہتھیلی ہو۔ اس کو خوشبو لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو۔ آپ ﷺ سے جو مصافحہ کرتا تھا وہ سارا دن اسکی خوشبو پاتا تھا اور حضور اقدس ﷺ کسی بچے کے سر پر اپنی ہتھیلی مبارک رکھتے تھے تو وہ بچہ اور بچوں سے پہچانا جاتا تھا کہ اس کے سر پہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک پھیرا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أصيب الذكر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — پاکیزہ ذِکر والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ قال جآء رجل
الى النبى صلی اللہ علیہ وسلم
فقال يا رسول الله
اجعل شطر صلوتى دعاء
لك قال ما شئت قال
فاجعل ثلثى صلوتى
دعاء لك قال نعم قال
فاجعل صلوتى كلها دعاء
لك قال اذا يكفيك الله
هم الدنيا والآخرة۔

(رواہ البزار فی مسندہ - القول البدیع صفحہ ۹)

عن ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ واسمہٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا
کہ میں ایک مخصوص وقت میں آدھا وقت
آپ پر درود پڑھنے میں لگا دوں آپ
نے فرمایا جیسا تو چاہے اس نے عرض کیا کہ
میں دو تہائی وقت آپ پر درود پڑھنے
میں لگا دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے
عرض کیا کہ میں سارا وقت آپ پر درود
پڑھنے میں لگا دوں؟ آپ نے فرمایا
تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی اور اُخروی
غم و ہم کو دور فرما دے گا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
جن کا نام عبداللہ بن عثمان ہے فرماتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین

عبد اللہ بن عثمان قال الصلوٰۃ علی النبی ﷺ امحق للخطایا من المآء للنار والسلام علی النبی ﷺ افضل من عتق الرقاب وحب رسول اللہ ﷺ افضل من مہج الانفس او قال من ضرب السیف فی سبیل اللہ -

(رواہ النمیری - القول البدیع ص۹۰)

عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال انی رأیت البارحۃ عجباً رأیت رجلا من امتی یزحف علی الصراط مرۃ ویحبو مرۃ ویتعلق مرۃ فجآءتہ صلوتہ علیّ فاخذت بیدہ فاقامتہ علی الصراط حتی جاوزہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والدیلمی فی مسند الفردوس القول البدیع ص۹۳)

ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھنا گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضورِ اقدس ﷺ سے محبت رکھنا جانوں کو ہلاکت میں ڈالنے سے افضل ہے یا یہ فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی محبت اللہ کے راستہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے رات عجیب و غریب خواب دیکھا ہے میں نے اُمت کے ایک فرد کو پُل صراط پر گھسٹتے دیکھا کبھی وہ سیدھا چلتا تھا کبھی وہ لڑھکتا تھا حتٰی کہ اس کے پاس درود آیا جو وہ مجھ پر پڑھا کرتا تھا پس اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا حتٰی کہ وہ صحیح سالم اس سے گزر گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اطیب الناس ریحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام لوگوں سے زیادہ خوشبودار درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ای ازکاھم و اشدھم لان عرقہ کان اطیب من المسک۔ (شرح المواہب اللدنیہ ج ص ۱۲۱)

عن ثابت رضی اللہ عنہ قال انس رضی اللہ عنہ ما شممت عنبرًا قط ولا مسکًا ولا شیئًا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا مسست شیئًا قط دیباجا ولا حریرا الین مسًا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۲۵۷)

یعنی آپ تمام لوگوں سے زیادہ پاکیزہ تھے کیونکہ آپ کا پسینہ مبارک کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نہ عنبر نہ مشک اور نہ کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور نہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے کسی دیباج اور ریشم کو نرم چھوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا اعدل الناس ﷺ

ہمارے سردار جہان سے زیادہ انصاف کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله :

" وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ " ط

(سورة الشورىٰ ١٥)

وكان ﷺ احلم الناس و اشجع الناس واعدل الناس و اعف الناس۔

(احياء العلوم للغزالى ج ٢ ۔ ص ٣٥٣)

عن ابى برزة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ والله لا تجدون بعدى اعدل عليكم منى ۔ (رواه الطبرانى فى الكبير۔

منتخب كنز الاعمال على حاشية مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ۔ ص ٣٠٣)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور مجھے حکم ہوا ہے تمہارے درمیان انصاف کرنے کا۔ "

اور حضور اقدس ﷺ بہت بردبار، بہت بہادر، بہت انصاف کرنے والے اور بہت زیادہ پاکدامن تھے۔

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے، اللہ کی قسم تم میرے بعد کسی کو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

امين امين امين يا رب العلمين ط

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يقسم بين نسائه
فيعدل ثم يقول اللهم
هذا فعلى فيما املك
فلا تلمنى فيما تملك
ولا املك۔

(سنن ابن ماجة ص ۱۴۱
مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۱۴۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باری تقسیم فرماتے تو انصاف فرماتے اور فرماتے اے اللہ یہ میری وہ تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں اور جس کا (محبت) میں مالک نہیں ہوں، مجھے ملامت نہ کرنا۔

عن علی رضی اللہ عنہ
فی صفة كلامه فصل
لا فضول ولا تقصير۔

(شمائل الترمذی ص ۱۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام کے بارے میں روایت ہے کہ آپ کی کلام دو ٹوک تھی، نہ بے فائدہ تھی نہ ہی کم و کاست۔

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال قال النضر
بن الحارث القرشی قد
كان محمد صلی اللہ علیہ وسلم فيكم
غلامًا حدثًا ارضاكم فيكم
واصدقكم حديثًا واعظمكم
امانة حتى إذا رأيتم فى صدغيه
الشيب وجاءكم بما جاءكم به قلتم
ساحر۔ (نسيم الرياض ج ۲ ص ۱۱۰/۱۱۱)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نضر بن حارث قرشی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم میں بچپن گزارا ہے جو تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ رہے ہیں اور تم سب سے زیادہ بات کے سچے تھے اور تم میں سب سے زیادہ امین رہے ہیں حتّٰی کہ جب انکے بالوں میں سفیدی ظاہر ہوئی اور تمہارے پاس اللہ کی وحی لائے تو تم نے انکو جادوگر کہنا شروع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأعرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اعلیٰ عربی جاننے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن یحیٰی بن یزید السعدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعربکم انا من قریش ولسانی لسان بنی سعد بن بکر۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۱ ص ۱۱۳)

اوتی صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم وخص ببدائع الحکم وعلم السنۃ العرب یخاطب کل امۃ بلسانہا ویحاورہا بلغتہا ویباریہا فی منزع بلاغتہا۔

(سبل الہدی ج ۲ ص ۱۳۰)

حضرت یحیٰی بن یزید سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں تم سے زیادہ اونچی عربی جانتا ہوں کیونکہ میں قریش خاندان سے ہوں اور میری زبان حلیمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان بنی سعد کی زبان ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمے دیے گئے تھے اور دانائی کی باتوں سے خاص کیے گئے تھے اور آپ تمام عرب کی زبان سمجھتے تھے ہر قوم کو انہی کی زبان میں خطاب فرماتے تھے اور انکے محاورہ کو استعمال فرماتے تھے اور ان کی بلاغت کو بیان فرماتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ وخلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اعرب العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام عرب سے زیادہ عربی جاننے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا ابن عبد المطلب انا
اعرب العرب ولدتنی
قریش ونشأت ف
بنی سعد بن بکر فانی یاتینی
اللحن - (رواہ الطبرانی - منتخب
کنز العمال حاشیۃ مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۳۳)

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
افصح الناس وکان
یتکلم بالکلام لا یدرون
ما ھو حتی یخبرھم -
(رواہ ابو الحسن بن ضحاک وابن الجوزی
سبل الھدیٰ ج ۲ - ص ۱۳۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے میں عبد المطلب کا پوتا ہوں اور
تمام عرب کا فصیح تر عربی ہوں ،
مجھے قریش نے جنا اور میں نے
بنی سعد قبیلے میں نشو ونما پائی ،
پھر میری زبان پہ کہاں سے غلطی آ
سکتی ہے ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
فصیح ترین لوگوں میں سے تھے اور
جب آپ کوئی کلام فرماتے تو لوگ
(اس کا مطلب) نہ جانتے تھے حتیٰ کہ
آپ خود اس کی وضاحت فرماتے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأعز صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار سب سے عزت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط

(سورۃ المنافقون - ۸)

فلقیہ اسید رض بن حضیر فسألہ عن ذلک فاخبرہ فقال فانت یا رسول اللہ ﷺ الاعز وھو الاذل ۔

(فتح الباری ج ۸ ص ۶۵۰ مطبوعہ مصر)

فکان اول من لقیہ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ و یقال اسید

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" کہتے ہیں البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دیگا عزت والا ذلیل کو۔ "

تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے آپ سرور کائنات ﷺ سے ملاقات کی اور آپ سے اس کی بابت پوچھا تو آپ نے اس کو بتایا تو وہ بولے یا رسول اللہ (ﷺ) ! آپ سب سے عزت والے ہیں اور وہ ذلیل ہے۔

سب سے پہلے جس نے آپ سے ملاقات کی وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے اور کہا جاتا ہے کہ اسید بن حضیر

ابن حضیر و بہ جزم
ابن اسحاق فقال السلام
علیك ایها النبی و رحمۃ الله
و برکاتہ فقال علیه السلام
و علیك و رحمة الله و برکاتہ
قال یارسول الله قد رحلت
فی ساعة منکرة لم تکن ترحل
فیها فقال اولم یبلغك ما
قال صاحبك قال ای
صاحب یا رسول الله
قال ابن ابی زعم انہ
ان رجع الی المدینۃ
اخرج الاعز منها الاذل
فقال فانت یارسول الله
تخرجہ ان شئت فھو
الاذل و انت اعز
و العزة لله و لك
و للمؤمنین۔

(تفسیر مظہری ج ۹ - ص ۳۰۳)

رضی اللہ عنہ تھے اور ابنِ اسحاق رحؒ نے
اس کو درست کہا ہے۔ اس نے
کہا آپؐ پر اے اللہ کے نبیؐ! سلام
اور اس کی رحمت اور برکات ہوں؛
آپؐ نے فرمایا تجھ پر اس کا سلام اور
اس کی رحمت اور اس کی برکات ہوں
اس نے عرض کیا یا رسُول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے غیر وقت
کُوچ کیوں فرمایا؟ پہلے تو آپؐ نے
کبھی اِس وقت کُوچ نہ کیا تھا۔ آپؐ
نے فرمایا تجھے معلوم ہے جو کچھ تیرے
ساتھی نے کہا۔ وہ بولے میرا کون سا
ساتھی اے اللہ کے رسُولؐ؟ آپؐ نے
فرمایا عبداللہ بن ابی منافق کہ جب وہ
مدینہ منورہ پہنچے گا تو وہاں سے عزت
والے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔
اُس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسُول
صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپؐ چاہیں گے تو اس کو
نکال دینگے۔ وہ ذلیل ہے اور آپؐ عزت
والے ہیں اور عزت تو صرف اللہ کیلئے
ہے اور آپؐ کے لیے اور مومنوں
کے لیے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بڑی عظمت والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰے
بِعَبْدِہٖ یعنی محمداً ﷺ
(لَیْلًا) ای فی جنح اللیل
(مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) وھو
مسجد مکۃ (اِلَی الْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی) وھو بیت المقدس
الذی بایلیاء معدن
الانبیاء من لدن ابراھیم
الخلیل علیہ الصلوۃ و السلام
و لھذا جمعوا لہ ھناک کلھم
فامھم فی محلتھم ودارھم فدل انہ ھو
الامام الاعظم والرئیس المقدم
صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ
وعلیھم اجمعین - (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے
بندہ یعنی محمد ﷺ کو تھوڑی
سی رات میں لے گیا مسجد حرمت
والی سے یعنی مکہ کی مسجد سے دُور کی
مسجد کی طرف یعنی بیت المقدس
لے گیا جو ایلیا میں ہے، وہ جو انبیاء
کی کان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
وقت سے چلا آرہا ہے اور وہاں تمام نبی
آپ کیلئے ہی جمع کیے گئے تھے آپ
نے ان کی ان کے محلوں اور گھروں میں
امامت فرمائی۔ پس ثابت ہوا کہ آپ
حضورِ اکرم ﷺ ہی سب سے بڑے
امام تھے اور رئیس مقدم تھے اللہ کے
درود وسلام ہوں آپ پر اور ان تمام انبیاء پر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أعف البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جہان سے زیادہ پاک دامن — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

كان صلی اللہ علیہ وسلم احلم الناس و اشجع الناس و اعدل الناس و اعف الناس لم تمس يده قط يد امراة لايملك رقها او عصمة نكاحها او تكون ذات محرم منه.

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۵۲-۳۵۳)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت و لا و الله ما مست يده يد امرأة قط۔

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۴۲۶)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت بردبار، بہت بہادر بہت انصاف والے اور بہت زیادہ پاکدامن تھے۔ آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی نہ چھوا جس کے آپ مالک نہ ہوں یا وہ عورت آپ کے نکاح میں نہ ہو، یا وہ عورت آپ پر حرام ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ بیان فرماتی ہیں، نہیں، اللہ کی قسم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأعلٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے بلند — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران ١٣٩)

عن انس رضی اللہ عنہ قال : ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله فقال موسٰى لم اظن ان يرفع علی احد (تفسیر ابن کثیر ج ٣ ص ٣)

ان ابن عباس رضی اللہ عنہ و اباحبة الانصاری رضی اللہ عنہ كانا يقولان قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتى ظهرت لمستوى اسمع صريف الاقلام

(تفسیر ابن کثیر ج ٣ ۔ ص ١٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور ہمت نہ ہارو اور نہ رنج کرو، اور تم ہی غالب رہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "پھر جبریل علیہ السلام آپ کو ساتویں آسمان سے اُوپر لے گئے جسکو اللہ کے سوا کوئی نہ جانتا تھا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میرا خیال تھا مجھ سے اُوپر کوئی نہ جائیگا

حضرت عبداللہ بن عباس اور ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں برابر ہوگیا وہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد مخلوقات وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الاعلم باللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار اللہ کو زیادہ جاننے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا امرھم
امرھم من الاعمال بما
یطیقون قالوا انا لسنا
کھیاتك یا رسول اللہ
ان اللہ قد غفرلك ما
تقدم من ذنبك
وما تاخر فیغضب
حتی یعرف الغضب
فی وجھہ ثم یقول
ان اتقاکم واعلمکم
باللہ انا ۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں
کو (اعمال کا) حکم دیتے تو ایسے اعمال
کا حکم دیتے جن کو وہ ہمیشہ کر سکیں
(عبادتِ شاقہ کی ترغیب کبھی انکو
نہ دیتے تھے تو ایک مرتبہ) صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کی مثل نہیں ہیں
بے شک اللہ نے آپ کے اگلے
پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں (لہٰذا
ہم کو آپ سے زیادہ عبادت کرنی
چاہیے) اس پر آپ ﷺ غضبناک ہوئے
حتیٰ کہ آپ کے چہرہ (مبارک) میں
غضب (کا اثر) ظاہر ہونے لگا۔ پھر

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

عن عائشة رضی اللہ عنہا
ان ناسا کانوا یتعبدون
عبادة شدیدة فنهاهم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
واللہ انی لا علمکم
باللہ عزوجل واخشاکم
له و کان یقول علیکم
من العمل ما تطیقون
فان اللہ عزوجل لا
یمل حتی تملوا ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ۔ ص ۱۲۲)

عن عطاء بن یسار
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واللہ إنی
لاتقاکم للہ و اعلمکم
بحدوده ۔

(موطا امام مالک ص ۲۳۱)

آپ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور جاننے
والا ہوں ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سخت قسم کی
عبادت کرتے تھے تو ان کو حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھر فرمایا اللہ
کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ عزوجل
کو جانتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس
سے ڈرتا ہوں اور آپ فرماتے تھے کہ
عمل وہ کرو جس کی تمہیں طاقت ہو
کیونکہ اللہ تعالیٰ تو (ثواب دینے میں)
نہیں تھکتا حتیٰ کہ تم (عمل کرتے کرتے)
ہی تھک جاؤ گے ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ
اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور میں تم
سب سے زیادہ اللہ کی حدوں کو جانتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأغر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار روشن پیشانی والے درود وسلام بھیجئے ان پر

عن یوسف بن مازن المازنی رض ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین انعت لنا رسول اللہ ﷺ قال کان ابیض مشربا حمرۃ ضخم الھامۃ اغر ابلج اھدب الاشفار۔

الاغر الابیض۔

(رواہ یعقوب بن سفیان - ابن کثیر ج ۶ ص ۱۸ - صراح ج ۱ ص ۳۵۹)

اغرغرۃ ای احسن وجھا

(مجمع البحار ج ۳ ص ۱۳)

والاغر الابیض من کل شیء - (القاموس ج ۲ ص ۱۰۱)

حضرت یوسف بن مازن مازنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ اے امیر المومنین! مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کریں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ روشن پیشانی والے تھے۔ سفیدی میں سُرخی مِلی ہُوئی تھی، سر مبارک بھاری تھا سفید چٹے سرخ روشن چہرے والے ابرو کمان دار تھیں۔ الاغر کے معنی الابیض کے ہیں۔
آپ حسین چہرہ والے تھے۔

الاغر کا معنی یہ ہے کہ ہر چیز سے سفید۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غیرت مند — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ قال لو رايت رجلا مع امرأتی لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد والله لانا اغير منه والله اغير منی ومن اجل غيرة الله حرم الله الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احدٌ احب اليه العذر من الله ومن اجل ذلك بعث المنذرين والمبشرين ولا احد احب

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھوں تو میں اسے سیدھی تلوار سے مار دوں تو یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، پھر آپ نے فرمایا کیا تم (لوگ) سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کے سبب بدکاریوں کو، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، حرام کر دیا ہے اور اللہ تعالےٰ سے زیادہ کوئی ایسا نہیں جس کو عذر پسند ہو،

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

الیہ المدحۃ من اللہ
ومن اجل ذلک وعد اللہ
الجنۃ ۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۱۱۰۳)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال سعد بن عبادۃ
رضی اللہ عنہ یارسول اللہ ﷺ
لو وجدت مع اھلی رجلاً
لم امسہ حتی اٰتی باربعۃ
شہداء ۔ قال رسول اللہ
ﷺ نعم ، قال کلّا والذی
بعثک بالحق ان کنتُ
لاُعاجلہ بالسیف قبل
ذلک ۔ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما
یقول سیّدکم إنّہٗ
لغیورٌ و انا اغیر منہ
و اللہ اغیر منّی ۔

(الصحیح لمسلم ۔ ج ۱ ۔ ص ۴۹۱)

اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسُولوںؑ
کو ڈرانے اور خوشخبری دینے کیلئے بھیجا
اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف
پسند نہیں ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ
نے جنّت کا وعدہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
(ﷺ) ! اگر مَیں اپنی عورت کے
ساتھ کسی اور آدمی کو پاؤں مَیں اُس کو
نہ چھوؤں حتّٰی کہ مَیں چار گواہ لاؤں ؟
حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا
ہاں ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے
ہرگز نہیں ، قسم ہے مجھ کو اس ذات کی
جس نے آپؐ کو سچ دے کر مبعوث
فرمایا تحقیق مَیں تلوار سے اس کا خاتمہ
پہلے ہی کردوں گا ۔ جناب رسُول اللہ
ﷺ نے فرمایا جو کچھ تمہارا سردار
کہتا ہے اس کو سنو ۔ بیشک وہ بڑا
غیرتمند ہے اور مَیں اس سے زیادہ
غیرتمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ
غیرتمند ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا افصح العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار عرب کے بڑے فصیح، درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ
افصح الخلق علی الاطلاق
سیدنا و مولنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حبیب رب
العالمین۔ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا افصح العرب (البلغہ ص ۳۳)
عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افصح
الناس۔ (الوفاء لابن الجوزی ص ۴۵۶)
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان افصح العرب لسانا و
اوضحھم بیانا واعذبھم نطقا
واسدھم لفظا وابینھم لھجۃ
واقومھم حجۃ۔ (نھایۃ لابن اثیر
ج ۱- ص ۳)

حضرت ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں ہمارے سردار اور مولا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب رب العلمین
علی الاطلاق تمام جہان سے زیادہ
فصیح تھے۔ خود آپ نے فرمایا
میں عرب کا زیادہ فصیح ہوں۔
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
تمام لوگوں سے فصیح اللسان تھے۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں
سب سے فصیح اللسان تھے اور انہیں
واضح بیان اور شیریں زبان اور بہت
پختہ الفاظ اور بہت ظاہر لہجے
والے اور بہت مضبوط دلیل والے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا افصح الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ فصاحت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

حدیث کان افصح النّاس منطقا و احلاھم کلاما ابو الحسن بن الضحاک ؒ فی کتاب الشمائل و ابن الجوزی ؒ فی الوفاء۔

(المغنی للعراقی حاشیۃ احیاء علوم الدین ج۔ ص۳۶۳)

حدیث ان اھل الجنۃ یتکلمون بلغۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و صححہ کلام اھل الجنۃ عربی۔

(المغنی للعراقی حاشیۃ احیاء علوم الدین ج۔ ص۳۶۲)

وہ حدیث جس میں ہے کہ آپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بول چال میں تمام لوگوں سے فصیح تھے اور آپ تمام لوگوں سے شیریں زبان تھے، اس کو حضرت ابو الحسن الضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشمائل اور ابن الجوزی علیہ الرحمۃ نے وفاء میں بیان کیا ہے۔

اور وہ حدیث جس میں ہے کہ جنت والے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بولیں گے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے کہ جنت والوں کی زبان عربی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ و عترتہٖ بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سیدنا افضل الناس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار تمام مخلوق سے افضل، درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
یا افضل النّاس
انی کنت فی نھر
اصبحت منہ کمثل
المفرد الصادی "

(الروض الانف ج ۔ ص ۲۶۷)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں۔ "اے جہان سے افضل
میں نے نہر میں غوطہ لگایا اور اب
میں نفیس منفرد لال کی طرح
ہو گیا ہوں۔"

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما
خلق اللہ الخلق اختار العرب،
ثم اختار من العرب قریشاً، ثم
اختار من قریش بنی ھاشم، ثم
اختارنی من بنی ھاشم، فانا
خیرۃ من خیرۃ۔

(سبل الھدی الجلد الاول ص ۲۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے مخلوق کو پیدا کیا تو عرب کو پسند
فرمایا۔ پھر عرب سے قریش کو پسند فرمایا اور
پھر قریش سے بنو ہاشم کو پسند فرمایا پھر
بنی ہاشم سے مجھے پسند فرمایا تو میں انکی
مخلوق میں سب سے افضل ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العٰلمین

اقرا

والقدمین علیه ثوبان ابیضان کانه القمر لیلة البدر۔

(رواه حافظ ابونعیم الاصبهانی تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ١٨)

قال رجل من اصحابة رضی اللہ عنہم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دقیق الانف۔

(رواه البیهقی ۔ سبل الهدی ج ٢ ص ١)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را نورے مشتعل بود کہ گمان مے برد کسیکہ نیک تامل نے کرد کہ بلند است و بلند نبود و آن بلندی نور بود کہ بالا مے دوید و آن را ناشان نیک بختی و سعادت مندی مے دارند۔

(مدارج النبوۃ ج ١ ص ٢)

بھاری ہتھیلیوں اور پاؤں والے آپؐ پر دو سفید چادریں تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چودھویں رات کا چاند ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باریک بینی تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (چہرۂ انور پر) نُور چمکتا تھا لیکن جو شخص غور سے نہ دیکھتا وہ گمان کرتا کہ آپؐ کا ناک مبارک اونچا ہے حالانکہ وہ تو نور کی بلندی تھی جو کہ اونچی نظر آتی تھی اور لوگ اس کو (یعنی اونچی بینی کو) نیک بختی و سعادتمندی خیال کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اقنی العرنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اُونچی بینی والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ
قال سألت خالی هند بن
ابی هالة التمیمی و کان
وصافاً عن حلیة رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم و انا اشتهی ان
یصف لی منها شیئاً اتعلق
به فقال کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فخماً مفخماً یتلألأ وجهه
تلألؤ القمر لیلة البدر
اطول من المربوع واقصر
من المشذب عظیم
الهامة رجل الشعر ان
انفرقت عقیصته فرق
و الا فلا یجاوز شعره

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں،
جن کا اسم گرامی ہند بن ابو ہالہ تمیمی
رضی اللہ عنہ تھا اور جو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے تھے، سے
پوچھا اور مجھے بیحد اشتیاق تھا کہ وہ حلیہ مبارک
بیان کریں جس کو میں محفوظ کر لوں،
انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بلند، بھاری جسم والے تھے، آپ کا
چہرہ مبارک چودھویں رات کے
چاند کی طرح جگمگاتا تھا، درمیانے قد
سے قدرے اُونچے تھے، سر مبارک
بڑا تھا، بال ایسے جیسے کنگھی کی گئی ہو
اگر وہ ملتا تو بال بکھر جاتے ورنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

شحمة اذنيه اذا هو
وفره ازهر اللون واسع
الجبين ازج الحواجب
سوابغ فی غير قرن بينهما
عرق يديره الغضب اقنی
العرنين له نور تعلوه
يحسبه من لم يتامله اشم.

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ١ - ص ٤٢٢)

وهو من صفات
الجمال و المدح و علامة
السودد فی الرجال.

قال حسان رضی اللہ عنہ:

"بيض الوجوه كرائم احسابهم
شم الانوف من الطراز الاول"

(نسيم الرياض للعلامة الخفاجی ج ١ ص ٣٣٠)

ویسے ہی رہتے۔ کانوں کی لو سے
بال تجاوز نہ کرتے تھے۔ آپ کی
زلفیں تھیں، سفید رنگ، فراخ پیشانی
ابرو کمان دار جو نہ ملی ہوئی تھیں، ناک مبارک
اونچا تھا جس پر نور کی بارش برس رہی
ہو۔ جو غور سے نہ دیکھتا وہ گمان کرتا کہ
آپ کی بینی مبارک بہت اونچی ہے۔

اور ناک کا اُونچا ہونا خوبصورتی
اور مدح کی صفات میں سے ہے
اور مردوں میں سرداری کی علامت
ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
سفید چہروں والے حسب و نسب میں
بزرگ۔ اونچی ناک والے بزرگوں کی نشانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الاکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن مغيرة بن ابی رزین رضی اللہ عنہ قال قیل للعباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ایما اکبر انت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال هو اکبر منی و انا ولدت قبله۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ - ص ۳۰۳
کتاب الاذکیاء لابن جوزیؒ - ص ۱۵)

حضرت مغیرہ بن ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ دونوں سے بڑا کون ہے، آپ یا حضور اقدس ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا آپ ہی بڑے ہیں لیکن میری پیدائش آپ سے پہلے ہوئی تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک
و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سیدنا اکثر الناس تبعًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ پیروکار والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا اکثر الانبیاء تبعًا
یوم القیمۃ و انا اول
من یقرع باب الجنۃ۔
(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نبیوں میں سب سے زیادہ
اُمت والا ہوں گا قیامت کے دن
اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ
کھٹکھٹاؤں گا۔

عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ فی قصۃ المعراج
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم صعد حتی اتی
السماء السادسۃ فاستفتح
فقیل من ھذا؟ قال
جبریل۔ قیل و من
معک قال محمد قیل

حضرت انس رضی اللہ عنہ معراج
کے واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ
فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر
مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ مجھے چھٹے
آسمان پر لے جایا گیا۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا
کون آئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے
کہا میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا آپ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

او قد ارسل اليه ؟
قال نعم - قيل مرحبا
به ولنعم المجى جاء
ففتح لنا فلما خلصت
فاذا انا بموسٰى عليه السلام
قال هذا موسٰى عليه السلام
فسلم عليه فسلمت عليه
فرد السّلام ثم قال
مرحبا بالاخ الصّالح و
النّبى الصّالح قال
فلمّا تجاوزته بكى
قيل له ما يبكيك
قال ابكى لان غلاما
بعث بعدى يدخل
الجنة من امته اكثر
ممّا يدخلها من امتى۔

(تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۳)

کے ساتھ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے
کہا حضرت محمد ﷺ ہیں۔
پوچھا گیا آپ کی طرف بھیجا گیا تھا؟
جبریلؑ نے کہا ہاں! کہا گیا مرحبا،
بہت اچھا ہے آنیوالا جو تشریف لایا۔
تشریف لائیے، پس دروازہ کھولا گیا
جب میں اندر داخل ہوا تو اس وقت
مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے۔
حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض
کیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں
ان کو سلام کہیے۔ میں نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو سلام کہا جس کا انہوں
نے جواب دیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام
بولے مرحبا نیک بھائی، نیک نبیؐ! پھر میں
جب اس سے آگے چلا گیا تو وہ رو پڑے
پوچھا گیا آپ کو کس چیز نے رلایا؟ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اس لیے
رویا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان
پیغمبر بنا کر بھیجا گیا جس کی اُمت کے
لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل
ہوں گے میری اُمت سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ بزرگی والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنا منھم سمعھم یتذاکرون فسمع حدیثھم فقال بعضھم عجبا ان اللہ اتخذ من خلقہ خلیلا اتخذ ابراھیم خلیلا و قال اخر ماذا باعجب من کلام موسیٰ کلمہ تکلیما و قال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب آپ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے۔ جب انکے قریب ہوئے تو انہیں گفتگو کرتے سنا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتوں کو اچھی طرح سُن لیا۔ ان میں سے کسی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے اپنے خلیل کو چُنا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ

اخر فعیسی کلمة الله
و روحه و قال
اخر ادم اصطفاه
الله فخرج علیهم
فسلم و قال قد سمعت
کلامکم و عجبکم
ان ابراهیم خلیل الله
و هو کذلك و موسیٰ
نجی الله وهو کذلك
وعیسیٰ روحه و کلمته
و هو کذلك و ادم
اصطفاه الله وهو
کذلك الا و انا
حبیب الله ولا فخر
و انا حامل لواء الحمد
یوم القیامة ولا فخر
و انا اول شافع
و اول مشفع یوم
القیامة ولا فخر
و انا اول من
یحرك حلق الجنة
فیفتح الله لی

علیہ السلام کی اللہ سے ہمکلامی سے
زیادہ تعجب کی چیز نہیں۔ اللہ تعالٰے
نے ان سے کلام کیا۔ تیسرے نے
کہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ
کا کلمہ اور اس کی رُوح ہیں۔ چوتھے
نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کو
اللہ نے برگزیدہ کیا ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر باہر انکے پاس
تشریف لے آئے اور سلام کر کے
ان سے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی
باتیں اور تمہارا ان امور پر اظہار تعجب
سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
خلیل اللہ ہیں بے شک وہ ایسے
ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی
ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا
کلمہ اور اس کی رُوح ہیں۔ بیشک وہ
ایسے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام
کو اللہ نے برگزیدہ کیا، بیشک وہ
ایسے ہی ہیں۔ اور میں اللہ کا حبیب
ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں قیامت
کے روز لواء حمد اٹھانے والا ہوں اور

فيدخلنيها و معى فقراء المؤمنين ولا فخر و انا اكرم الاولين والاخرين ولا فخر ۔

(جامع الترمذی ج ٢ - ص ٢٠٣)

یہ میں فخر سے نہیں کہتا اور میں قیامت میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں اور میں پہلا شخص ہوں گا کہ بہشت کا حلقہ ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کھولے گا اور مجھے بہشت میں داخل کریگا اور اس وقت میرے ساتھ غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں اور میں اولین اور آخرین میں سب سے بڑھ کر بزرگی والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق ليلة أسرى به مسرجاً ملجما ليركبه فاستصعب عليه فقال له جبريل ما يحملك على هذا فوالله ما ركبك قط اكرم على الله منه قال فارفض عرقا.

(رواہ احمد۔ تفسیر ابن کثیر ج ۔ ص ٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کے پاس معراج کی رات براق پیش کیا گیا تو وہ بدکتا تھا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے فرمایا تجھے کونسی چیز اس بدکنے پر اکساتی ہے؟ اللہ کی قسم آپ سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے نزدیک بزرگ تجھ پر پہلے سوار نہیں ہوا، تو وہ پسینہ پسینہ ہوگیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أكرم الأولين والآخرين صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار اگلے پچھلوں میں سب سے عزت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی الله عنهما
قال جلس ناس من
اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم ينتظرونه
قال فخرج حتى اذا دنا
منهم سمعهم يتذاكرون
فسمع حديثهم فقال
بعضهم عجبا أن الله
اتخذ من خلقه خليلا
اتخذ ابراهيم خليلا
وقال اخر ماذا باعجب
من كلام موسى علیہ السلام
كلمه تكليما و قال
اخر فعيسى علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے
ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے، جب ان کے قریب
ہوئے تو انھیں کچھ گفتگو کرتے سنا آپؐ
نے ان کی باتوں کو اچھی طرح سن لیا،
ان میں سے کسی نے کہا بڑے تعجب
کی بات ہے اللہ سبحانہٗ نے اپنی مخلوقات
میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
اپنا خلیل مقرر فرمایا۔ اور دوسرے نے
کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ
ہمکلامی سے زیادہ تعجب کی چیز نہیں
اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

کلمۃ اللہ و روحہ
و قال اٰخر اٰدم علیہ السلام
اصطفاہ اللہ فخرج
علیھم فسلم و قال
قد سمعت کلامکم
و عجبکم ان ابراھیم
خلیل اللہ وھو کذلک
و موسیٰ نجی اللہ وھو
کذلک وھو عیسیٰ
روحہ و کلمتہ وھو
کذلک و اٰدم اصطفاہ
اللہ وھو کذلک
الا و انا حبیب اللہ و
لا فخر و انا حامل
لواء الحمد یوم القیمۃ
ولا فخر و انا اوّل
شافع و اوّل مشفع
یوم القیمۃ ولا فخر
و انا اوّل من یحرک
حلق الجنۃ فیفتح
اللہ لی فیدخلنیھا و
معی فقرآء المؤمنین

کیا ہے اور تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اسکی رُوح
ہیں۔ چوتھے نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام
کو اللہ سُبحانہٗ نے سب کے اُوپر بزرگی عطا
فرمائی ہے۔ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ باتیں سُنیں۔ پہلے سکوت فرمایا
پھر فرمایا میں نے تم لوگوں کی سب
باتوں اور تعجب کو سُنا کہ ابراہیم
اللہ کے خلیل ہیں حقیقتاً وہ ایسے ہی
ہیں۔ موسیٰ ؑ نے اللہ سے باتیں کیں
بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ عیسےٰ ؑ
کلمۃ اللہ اور اس کی رُوح ہیں بیشک
وہ ایسے ہی ہیں۔ آدم ؑ کو اللہ تعالےٰ
نے برگزیدہ بنایا، بیشک وہ ایسے ہی
ہیں مگر تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں
اللہ کا حبیب ہوں اور یہ میں فخر یہ
نہیں کہہ رہا اور قیامت کے دن حمد
کا جھنڈا میں ہی اٹھاؤں گا، یہ میں
فخر سے نہیں کہتا اور روزِ قیامت
میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے
والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت
قبولِ بارگاہ ہوگی یہ میں فخر سے نہیں کہتا

و لا فخر و انا اکرم
الاولین و الآخرین
و لا فخر ۔
(جامع الترمذی ج ۲ ۔ ص ۲۰۲)

اور سب سے پہلے مَیں بہشت کے
دروازے کو ہلاؤں گا اور اللہ سبحانہٗ
میرے لیے اس کو کھولیں گے اور مجھے داخل
فرمائیں گے میرے ساتھ فقراء مومنین
بھی داخل ہوں گے ۔ مَیں یہ فخریہ
نہیں کہتا اور مَیں ہی پہلی نسلوں کے لیے
اور آئندہ کی تمام نسلوں کیلئے باعثِ
فخر اور مکرّم ہُوں اور کوئی فخر نہیں ۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أكرم الناس صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار تمام لوگوں سے معزز ہستی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیسے رہتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے نرم طبیعت تھے اور تمام جہان سے بزرگ ہستی تھے اور آپ ہنس مکھ، تبسم فرمانے والے تھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکرم الناس اور اشجع الناس کیسے نہ ہوں کیونکہ آپ کا توکل بڑا اونچا تھا آپ سے بڑھ کر کوئی متوکل نہیں اور اللہ کے رزق اور نصرت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل بھروسہ تھا

عن عمرة رضي الله عنها قالت قلت لعائشة رضي الله عنها كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في اهله قالت كان الين الناس واكرم الناس وكان ضحاكا بساما۔

(رواه ابن عساكر
تاريخ ابن كثير ج ٦ ص ٤٣)

فكيف لا يكون اكرم الناس و اشجع الناس وهو المتوكل الذى لا اعظم منه في توكله - الواثق برزق

الله و نصره المستعين بربه فی جميع امره ۔ (تاریخ ابن کثیر ج ص ۴۲)

عن ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال ان رسول الله ﷺ قال والذی كرم وجه محمد لا عطينها رجلا لا يفرهاك يا علی فانطلق حتی فتح الله خيبر وفدك ۔ (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۶)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ اتی رجل النبی ﷺ يسأله فاستسلف له رسول الله ﷺ فجاءه الرجل يتقاضاه فاعطاه وسقا وقال نصفه قضاء ونصفه نائل ۔

(نسيم الرياض ج ۲ ۔ ص ۴۲/۴۱)

اور آپ اپنے تمام امور میں اللہ سے اعانت طلب کرتے تھے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فتح خیبر کے دن فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے چہرہ مبارک کو عزت بخشی، میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو میدان جنگ سے کبھی نہ بھاگے گا۔ اے علیؓ! آ۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (جھنڈا لے کر گئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو خیبر اور فدک فتح کروا دیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جو آپ ؐسے قرض کی رقم طلب کر رہا تھا۔ آپ ؐنے اس سے آدھا وسق کھجوریں ادھار لی تھیں وہ اُدھار کا تقاضا کرنے آیا تو آپ ؐنے اسے پورا وسق کھجوریں عنایت فرمائیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ نصف وسق تو تمہارا حق ہے اور یہ دوسرا نصف وسق بطور بخشش کے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اکرم الناس حیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — معزز قبیلے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

واکرم حیّا فی البیوت اذا انتمی

واکرم جدا البطحیّا یسود

(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج ۵ ص ۲۸۱)

عن انس رضی اللہ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما افترق الناس فرقتین

الا جعلنی اللہ فی خیرھما

فاخرجت من بین ابویّ

فلم یصبنی شیٔ من عھد

الجاھلیۃ و خرجت

من نکاح و لم اخرج

من سفاح من لدن ادم

حتی انتھیت الی ابی و

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

نے فرمایا:

قبیلوں میں معزز گھرانے والے

معزز سردار دادے والے مکی سید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں

میں فرقے (جن و انس) بنے تو اللہ نے

مجھ کو بہترین فرقے میں پیدا

فرمایا۔ میں اپنے ماں باپ کی پشت

سے نکالا گیا ہوں۔ مجھے زمانہ جاہلیت

کی کوئی چیز نہیں پہنچی اور میں نکاح سے

چلا آرہا ہوں اور حضرت آدم

علیہ السلام سے لے کر میرے آباواجداد

میں سے کسی نے زنا نہیں کیا، حتی کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

امی فانا خیرکم نسباً
وخیرکم اباً۔

(رواہ البیہقی فی الدلائل۔ منتخب
کنز العمال حاشیۃ مسند الامام
احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۲۳۳)

میں اپنے ماں باپ کی طرف منتقل
ہوا۔ میں تم سب سے بہترین خاندان والا
ہوں اور میں تم سب سے بہترین باپ
کا بیٹا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ولدتنی
بغی قط منذ خرجت
من صلب أدم ولم تزل
تنازعنی الامم کابراً
عن کابر حتی خرجت
من افضل حیین
من العرب " ھاشم و زھرۃ "
(رواہ ابن عساکر۔ سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۲۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب سے میں حضرت آدم
علیہ السلام کی پشت سے نکلا ہوں،
مجھے کسی بدکار عورت نے نہیں جنا
(یعنی میری دادی نانی میں سے کوئی
بدکار نہ تھی) اور ہمیشہ بڑائی میں
امتیں میرا مقابلہ کرتی رہی ہیں حتیٰ
کہ میری پیدائش عرب کے افضل
قبیلوں ہاشم اور زہرہ میں ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اکرم ولد ادم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار آدم کی اولاد میں بزرگ ترین ہستی، درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجاً اذا بعثوا و انا خطیبھم إذا وفدوا و انا مبشّرھم إذا یئسوا لواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم ولد اٰدم علی ربی ولا فخر. ھذا حدیث حسن غریب.

(جامع الترمذی ج ٢ ص ٢٠١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کو جب لوگ اٹھیں گے میں سب سے پہلے اُٹھنے والا ہونگا اور میں اُنکا خطیب ہوں گا جب لوگ وفد بن کر جائینگے اور خوشخبری سنانے والا ہوں گا جبکہ وہ مایوس ہونگے۔ اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اپنے رب کے نزدیک بنی آدم کی اولاد میں میں سب سے مکرم ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات حضورِ

بالبراق ليلة اسرى
به ملجما مسرجا
فاستصعب عليه فقال
له جبرئيل ابمحمد
تفعل هذا فما ركبك
احد اكرم على الله
منه قال فارفض عرقا.

(جامع الترمذی ج ۲ ۔ ص ۱۴۱)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۶۴)

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله ﷺ انا
اولهم خروجا و انا
قائدهم اذا وفدوا و
انا خطيبهم اذا انصتوا
و انا مشفعهم اذا حبسوا
وانا مبشرهم اذا ايسوا
الكرامة والمفاتيح يومئذ
بيدى وانا اكرم ولد ادم
على ربى يطوف على الف خادم
كانهم بيض مكنون اولؤلؤ
منثور ۔ (سنن الدارمی ج ۱ ص ۲۶)

اقدس ﷺ کو معراج ہوئی تو
آپ کے واسطے براق لایا گیا
تاکہ آپ اس پر سوار ہوں جس کو
لگام دی گئی تھی اور اس پر زین بھی
رکھی گئی تھی، تو وہ بے قابو ہو گیا حضرت
جبریلؑ نے اسے کہا تو حضرت محمد
ﷺ کے ساتھ اس طرح کرتا ہے،
(حالانکہ) تجھ پر آج تک کوئی ایسا شخص
سوار نہیں ہوا جو اللہ کے نزدیک آپ سے
بزرگ و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم
ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے
روز) میں سب سے پہلے قبر سے باہر نکلوں گا اور
جب لوگ (اللہ کے پاس) جائینگے تو میں
ان کا قائد اور خطیب ہوں گا اور جب وہ
رک جائیں گے تو میری ہی شفاعت
انکے حق میں مقبول ہوگی اور جب وہ نا امید
ہونگے تو میں ہی انکو خوشخبری دوں گا اور
کرامت اور کنجیاں اس روز میرے قبضہ میں ہونگی
اور میں اپنے رب کے نزدیک تمام اولاد آدمؑ سے
بزرگ تر ہوں۔ میرے پاس ہزار خادم ایسے گھوم
رہے ہونگے گویا پوشیدہ انڈے یا بکھرے ہوئے موتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الإکلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تاج درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

لانه تاج الانبياء و رأس الاصفياء فسمي به لشرفه وعلوه۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٢٣)

قال داؤد علیہ السلام في زبور:

ان الله اظهر من صيفون اكليلا محمودًا وصيفون العرب والاكليل النبوّة ومحمود هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلام النبوة للماوردي ص ١٣٦)

کیونکہ آپ نبیوں کے سرتاج ہیں اور صفیوں کے سردار ہیں، یہ نام آپ کی شرافت اور بلند مکانی کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے زبور میں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے عرب سے تعریف کیا گیا تاج ظاہر کیا اور صیفون کا معنیٰ عرب ہے اور اکلیل نبوت کو کہتے ہیں اور محمود سے مراد حضور اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین

سیدنا الإمام

پیشوا

إشارة إلى قوله:

"وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ
إِمَامًا ۝" (سورة الفرقان ٧٤)

و إشارة إلى قوله:

"يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ
أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ ۚ"
(سورة بنی اسرائیل ٧١)

"قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:
امام لهم يهديهم
الحق جاهدا
معلم صدق ان
يطيعوه يهتدوا"
(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ...)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور ہمیں متقیوں کا امام
بنا دے۔"

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"ہم قیامت کے دن لوگوں
کو ان کے اماموں کے ساتھ
بلائیں گے۔"

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے
فرمایا "ان کے امام حق کی ہدایت
کرتے ہیں۔ مجاہد سچائی کے معلم
ہیں۔ ان کی اطاعت کریں تو ہدایت
پائیں۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام الخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھلائی کے پیشرو درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قال اذا صلیتم علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلوٰۃ
علیہ فانکم لا تدرون
لعل ذلک یعرض علیہ
قال فقالوا لہ فعلمنا قال
قولوا اللھم اجعل صلوٰتک
ورحمتک وبرکاتک علی
سید المرسلین وامام المتقین
وخاتم النبیین محمد عبدک
ورسولک امام الخیر
وقائد الخیر ورسول
الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاما
محمودا یغبط بہ الاولون

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے، انھوں نے کہا
کہ جب تم حضورِ اقدس ﷺ پر
درود بھیجو تو اچھا درود بھیجو۔ تمھیں پتہ
نہیں کہ شاید یہ درود آپ ﷺ کے ہاں
پیش ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں سکھا
دیجئے۔ انھوں نے فرمایا کہو "اے
اللہ تو اپنے درود اور رحمتیں اور برکتیں بھیج
رسولوں کے سردار پر جو متقیوں کے
امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں
حضرت محمد ﷺ جو تیرے بندے
اور تیرے رسول ہیں، جو بھلائی کے
امام، نیکی کے قائد اور رحمت کے رسول ہیں
اے اللہ! ان کو مقامِ محمود نصیب فرما!

والآخرون.

(سنن ابن ماجہ ص ۶۵)

اذا كان يوم القيمة كنت امام الناس.

(رواه احمد۔ نسیم الریاض ج ۲ ص ۴۰۲)

عن ربيعة بن ابی عبد الرحمن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ ان رسول الله ﷺ قال من اصابته مصيبة فقال كما امره الله إنا لله و إنا اليه راجعون اللهم اجرنى فى مصيبتى واعقبنى خيراً منها الا فعل الله ذلك به قالت ام سلمة رضی اللہ عنہا فلما توفى ابوسلمة قلت ذلك ثم قلت ومن خير من ابی سلمة فاعقبها الله رسوله ﷺ فتزوجها.

(موطاء امام مالک ص ۲۱۹)

(جس کا تو نے وعدہ فرمایا جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔

قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا امام ہوں گا۔

حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے پھر وہ جیسا کہ اسکو اللہ نے حکم کیا ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہکر کہے اے اللہ مجھ کو اس مصیبت میں اجر دے اور اس سے بہتر نیک بدلہ عنایت فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسکے ساتھ ایسا ہی کریگا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب (میرے خاوند) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو میں نے یہی دعا پڑھی پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے کون بہتر ہوگا۔ سو اللہ نے اس کے بدلہ میں اپنا رسول عنایت فرمایا۔ آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام الصادقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سچوں کے امام درود وسلام بھیجو ان پر

بکسر الهمزة ای
قدوتهم و مقتداهم
او بفتحها ای مقدمهم
خلقة و رتبة و قدامهم
فی مقام الشفاعة كما
اشار اليه بقوله الشفيع
المطاع ای مقبول
الشفاعة ولعله عدل عن
الشفيع المشفع للإيمان
إلى قوله سبحانه و تعالىٰ
ما للظالمين من حميم و
شفيع يطاع يعنى بخلاف
المؤمنين فان لهم شفيع مطاع.

شرح الشفاء للملا علی القاری الحنفی اکمل
(ج ۱ - ص ۱۶۹)

امام ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ یعنی
ان تمام کے پیشوا اور مقتدا ہے یا امام ہمزہ
کی فتح کے ساتھ یعنی سچوں کے آگے پیش پیش
میں اور رتبے کے لحاظ سے اور شفاعت کے
مقام میں ان سب سے آگے جس طرح امام
سلمیٰ نے شفیع مطاع میں اشارہ کیا ہے
یعنی جن کی شفاعت قبول ہو اور ہو سکتا
ہے کہ شفیع بمعنی مشفع کے ہو یعنی ایمان
والوں کے حق میں جن کی شفاعت مقبول
ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ظالموں کا نہ
کوئی دوست ہے اور نہ ہی کوئی سفارشی جس کی
سفارش قبول ہو، بخلاف ایمان والوں
کے کہ ان کا سفارشی ہوگا اور ان کے
سفارشی کی بات وہاں تسلیم ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

سیدنا امام الصدیقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صدیقوں کے امام درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

وھو امام الصّادقین
و الصّدّیقین الشّفیع
المطاع و السّائل
المجاب ﷺ
حکاہ عنہ السلمی۔

(نسیم الرّیاض ج۱۔ ص۱۲۹)

فاما اقوال العلماء
فیہ فقیل الصّدّیق
من کثر منہ الصّدق
وقیل من لم یکذب
قط وقیل من لم
یتات منہ الکذب
لتعودہ الصدق وقیل
من صدق بقولہ واعتقادہ

اور آپ حضورِ اقدس ﷺ
سچّوں اور صدّیقوں کے امام ہیں اور
شفاعت کرنے والے جن کی پیروی
جہان پر فرض ہے اور سوال کرنیوالے
جن کا سوال قبول ہوتا ہے ﷺ
اِس سے امام سلمی ؒ نے نقل کیا ہے۔
صدّیق کے بارے میں علمائے کے
متعدد اقوال ہیں، کہا جاتا ہے کہ صدیق
وہ ہے جس سے کثرت سے صدق
ظاہر ہوا اور کہا گیا ہے کہ جس نے کبھی
جھوٹ نہ بولا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے
کہ جس سے کبھی جھوٹ سرزد نہ ہوا
ہو کیونکہ اس کی عام عادت سچ بولنے
کی ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدّیق

وحقق بصدقه فعله واشتهر حتى بلغ درجة تلى درجة الانبياء عليهم الصلوة والسّلام۔

(نسيم الرياض ج ١ - ص ١٤٩)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ عرج بى الى السماء فما مررت بسماء الا وجدت اسمى مكتوبًا محمّد رسول الله وابوبكر الصّديق خلفى فى فضائل الصّحابہ۔

(رواه الحسن بن عرفة فى جزءه وابونعيم فى فضائل الصحابه منتخب كنز العمال الى هامش مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤ - ص ٣٤٣)

وہ ہے جس کا قول سچا ہو اور اس کا اعتقاد سچا ہو اور سچ کی وجہ سے اس کا فعل صادق ہو اور مشہور ہو حتےٰ کہ وہ انبیائ کے نچلے درجہ کو پہنچ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان پر بھی گیا وہاں لکھا ہوا تھا محمّد اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر الصدّیق میرے پیچھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
[illegible] بعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الامام الاعظم ﷺ

ہمارے سردار — سب سے بڑے امام — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فالرسول محمد ﷺ
خاتم الانبياء صلوات
الله وسلامه عليه
دائما الى يوم الدين
هو الإمام الاعظم الذى
لو وجد فى اى عصر
وجد لكان هو الواجب
الطاعة المقدم على
الانبياء كلهم و لهذا
كان امامهم ليلة
الاسراء لما اجتمعوا ببيت
المقدس و كذلك
هو الشفيع فى المحشر
فى اتيان الرب جل جلاله

رسولِ محمد ﷺ نبیوں
کو ختم کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کے درود
اور سلام آپ پر ہوں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
قیامت کے دن تک اور آپ ہی
امامِ اعظم ہیں، وہ ہستی کہ جس کا ظہور کسی
زمانہ میں پایا جاتا تو آپ کی ذات
بابرکات واجب الاطاعت تھی تمام
نبیوں پر مقدم۔ اسی لیے آپ معراج
کی رات جب تمام پیغمبر بیت المقدس
میں جمع ہوئے اس وقت آپ
ہی ان کے امام تھے۔ اسی طرح جب
اللہ تعالیٰ فیصلہ کے لیے تشریف
لائیں گے آپ ہی میدانِ محشر میں
شفیع ہوں گے اور مقامِ محمود

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العالمين

لفصل القضاء بين
عباده وهو المقام
المحمود الذى لا يليق
الا له و الذى يحيد
عنه اولوالعزم من
الانبياء والمرسلين حتى
تنتهى النوبة اليه
فيكون هو المخصوص
به صلوٰت الله وسلامه
عليه۔

(تفسیر ابن کثیر ج ١۔ ص ٣٤٨)

جمعوا له هناك كلهم
فامهم فى محلتهم ودارهم
فدل على انه هو الامام
الاعظم و الرئيس المقدم
صلوٰت الله و سلامه
عليه وعليهم اجمعين۔

(تفسیر ابن کثیر ج ٣۔ ص ٢)

آپ ہی کے لائق ہے۔ اسی لیے
شفاعت سے تمام پیغمبر احتراز
کریں گے یہاں تک کہ حضورِ اقدس
ﷺ کی باری آئے گی۔ پس
آپ ﷺ ہی اِس شفاعت
کبریٰ کیلئے مخصوص کیے گئے ہیں۔
آپ ﷺ پر اللہ تعالےٰ کے
درود و سلام ہوں۔

حضورِ اقدس ﷺ کے لیے
بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام
سلام اللہ علیہم جمع تھے اور وہ بھی اُس
جگہ جو تمام پیغمبروں کی جائے ولادت
تھی۔ پھر آپ نے ان تمام کی امامت
کرائی تو ثابت ہوا کہ آپ ہی درحقیقت
امام اعظم اور رئیس مقدم تھے۔ اللہ کے
درود و سلام آپ پر اور تمام پیغمبروں
پر ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام العلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار تمام جہانوں کے امام درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال جبریل
علیہ السلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اتدری من صلی خلفك
قال قلت لا قال صلى
خلفك كل نبی بعثه الله عزوجل

(رواه ابن ابی حاتم)

تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ٦)

امام العالمین العالَم
بفتح اللام اسم جنس
غیر علم یُجمع علی
عَوالم و علی عالمین ایضًا
ان قلنا باختصاصه بمن
یعقل و انه اسم للثقلین
خاصة کما ذهب الیه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو معلوم ہے
کہ آپ کے پیچھے کس کس نے نماز پڑھی؟
آپؐ نے فرمایا نہیں۔ حضرت جبریلؑ نے
عرض کی آپ کے پیچھے تمام نبیوںؑ
نے نماز ادا کی۔

عالَم لام کی فتح کے ساتھ، یہ اسم
جنس ہے، نام نہیں جس کی جمع عوالم
اور عالمین آتی ہے۔ اگر ہم اس کو
ذوی العقول کے ساتھ خاص کرتے
ہیں تو جنّ اور انسان پر خاص استعمال
ہوتا ہے۔ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ
اس کی طرف گئے ہیں کیونکہ اس کا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

الزمخشری رحمۃ اللہ علیہ لاشتقاقه من العلم و ان قلنا بعدم اختصاصه بهم و انه اسم لما سوی الله تعالیٰ وهو الصحیح لانه مشتق من العلامة بمعنی ان کل موجود یدل علی وجود الباری سبحانه و تعالیٰ.

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۳۲)

مادہ لفظ (علم) ہے اگر ہم اس کو جن اور انسان کے ساتھ خاص نہیں کرتے تو وہ ماسوی اللہ پہ استعمال ہوتا ہے اور یہی بات صحیح ہے تو اس وقت اس کا مادہ علامۃ ہوگا، تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ ہر چیز کا وجود وجودِ باری پر دلالت کرتا ہے۔

المراد بالعالمین فیما رواه ابو مسعود رضی اللہ عنہ وغیره فی الحدیث اصناف الخلق و فیه اقوال اخریٰ قیل ماحواه بطن الفلک و قیل ما فیه روح و قیل کل محدث.

(القول البدیع فی الصلوٰة علی الحبیب الشفیع للحافظ السخاوی ص ۷۳)

عالمین سے مراد، جیسا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث میں منقول ہے، مخلوقات کی تمام قسمیں ہیں اور اس میں دوسرے قول بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عالمین سے مراد وہ چیز ہے جس کو آسمان کے خول نے گھیر لیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ چیز جس میں روح ہو وہ عالمین میں شامل ہے اور ہر نئی پیدائش کو بھی عالمین کہا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

سیدنا امام العاملین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام عاملوں کے امام درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امامھم وامتی بالاثر۔

(دلائل النبوۃ اصفہانی۔ ص ۱۳)

امام العاملین جمع عامل ای العباد۔

(سبل الہدیٰ ج ۱۔ ص ۵۳۳)

عن جریر رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النہار قال فجاءہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سب کا امام ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے پیچھے ہو گی۔

عاملین جمع عامل کی ہے جس کے معنی عبادت کرنے والا یعنی آپ تمام عبادت کرنے والوں کے امام ہیں۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک (روز) دن کے ابتدائی حصہ میں ہم جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

متقلدی السیوف عامتھم
من مُضربل کلھم من
مضر فتمعر وجہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بھم
من الفاقۃ فدخل ثم
خرج فامر بلالاً فاذن
و اقام فصلی ثم خطب
فقال یا أیھا النّاس
إتّقوا ربّکم الّذی
خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ
إلیٰ اٰخر الآیۃ ان اللہ
کان علیکم رقیبا
والآیۃ التی فی الحشر
یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا
اللہ و لتنظر نفس ما
قدمت لغد تصدّق رجل
من دینا رہ من درھمہ من
ثوبہ من صاع بُرّہ من
صاع تمرۃ حتی قال ولو
بشق تمرۃ قال فجاء رجل
من الانصار بُصّرہ کادت
کفہ تعجز عنھا بل

حاضر ہوئی جو پاؤں سے ننگی تھی اور اپنے
جسم پر کمبل یا عبا ڈالے ہوئے تھی اور انکے
گلے میں تلواریں لٹک رہی تھیں۔ ان
میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر
کے لوگ تھے، انکو فاقہ زدہ دیکھ کر جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
کا رنگ بدل گیا۔ آپ گھر تشریف
لے گئے اور پھر واپس آ کر حضرت بلال
رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ جب
لوگ جمع ہو گئے تو تکبیر کہی اور (جمعہ
یا ظہر کی) نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور یہ
آیت پڑھی یا ایھا النا س
إتّقوا ربکم الّذی خلقکم
من نفسٍ وّاحدۃ (الآیۃ) لوگو!
اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے
تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا۔
آخر آیت تک جس کا آخری حصہ یہ
ہے بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے پھر
آپ نے وہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے
پڑھی اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور
آدمی کو چاہیے کہ وہ دیکھے جو اس نے
کل (قیامت کے دن) کے لیے آگے

قد عجزت قال ثم تتابع
الناس حتى رايت كومين
من طعام وثياب حتى
رايت وجه رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يتهلل كانه
مذهبة فقال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم من سن
فى الاسلام سنة حسنة
فله اجرها واجر من
عمل بها بعده من غير
ان ينقص من اجورهم
شئ ومن سن
فى الاسلام سنة
سيئة كان عليه
وزرها ووزر من عمل
بها من بعده من
غير ان ينقص من
اوزارهم شئ ۔

(الصحیح لمسلم ج ۱ - ص ۳۲۷)

بھیجا ہے، پھر آپ نے فرمایا خیرات کرے
آدمی اپنے دینار میں سے، اپنے درہم میں سے
اپنے کپڑے میں سے اپنے گیہوں کے پیمانہ میں سے
اپنی کھجوروں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ
آپ نے فرمایا خیرات کرے اگرچہ کھجور کا
ٹکڑا ہی ہو۔ راوی (جریرؓ) کا بیان ہے کہ
(یہ سن کر) ایک انصاری شخص تھیلی لایا جسکے
وزن سے قریب تھا کہ اسکا ہاتھ تھک جائے
بلکہ اسکا ہاتھ تھک چکا تھا پھر شروع کیا لوگوں
نے چیزوں کا لانا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا
کہ جمع ہو گئے دو تودے غلے اور کپڑے کے پھر
دیکھا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ کندن کی طرح دمک رہا تھا۔ پھر فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص
اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رواج دے تو اسکو
اسکا ثواب بھی ملے گا اور اسکا ثواب بھی جو اسکے
بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنیوالے کے
ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جس شخص نے برے
طریقہ کو اسلام میں رائج کیا اسکو اسکا گناہ بھی ہوگا
اور اس شخص کا گناہ بھی جو اس کے بعد اس پر عمل
کرے گا لیکن عمل کرنے والے کے گناہوں
میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام المتقین ﷺ

ہمارے سردار پرہیزگاروں کے امام درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ انه قال اذا صليتم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحسنوا الصلوٰة عليه فانكم لا تدرون لعل ذلك يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا اللهم اجعل صلوٰتك و رحمتك وبركاتك على سيد المرسلين و امام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك و رسولك امام الخير و قائد الخير

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب تم اللہ کے رسول ﷺ پر درود شریف پڑھو تو اچھی طرح پڑھا کرو، تمھیں پتہ نہیں ہے کہ شاید یہ درود شریف آپؐ پر پیش کیا جاتا ہو تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں سکھا دو، تو انہوں نے فرمایا کہو اے اللہ اپنے درود اور رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار پر بھیج اور پرہیزگاروں کے امام پر بھیج، نبیوںؑ کے ختم کرنے والے پر بھیج جو حضرت محمد ﷺ ہیں، تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، بھلائی کے امام، بھلائی کے پیشرو اور

و رسول الرحمة اللهم
ابعثه مقاما محمودا
يغبط به الأولون
والأخرون اللهم صل
علىٰ محمد و علىٰ آل
محمد كما صليت علىٰ
ابراهيم و علىٰ آل
ابراهيم إنك حميدٌ مجيدٌ
اللهم بارك علىٰ محمد
و علىٰ آل محمد كما
باركت على ابراهيم
و علىٰ آل ابراهيم إنك
حميد مجيدٌ ۔

(سنن ابن ماجة ص٦٥)

رحمت کے رسول ہیں۔ انکو مقامِ محمود
عطا فرما جس کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے،
جن پر اگلے اور پچھلے رشک کریں۔
اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر
اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس
طرح آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی آل پر۔ بیشک تُو تعریف کیا گیا،
بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما
حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد
ﷺ کی آل پر جس طرح تُو نے
برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی آل پر۔ بیشک تُو تعریف کیا گیا،
بزرگ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام الناس ﷺ

ہمارے سردار تمام لوگوں کے امام درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ ﷺ
اذا کان یوم القیامۃ کنت
امام الناس وخطیبھم
وصاحب شفاعتھم ولا فخر۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۳۷)

عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ فی قصۃ المعراج
قال ﷺ ثم
دخلت بیت المقدس
فجمع لی الانبیاء علیہم السلام
فقدمنی جبریل
علیہ السلام حتی اممتھم۔

(رواہ النسائی۔ تفسیر ابن کثیر ج ۔ ص ۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں
تمام لوگوں کا امام ہوں گا اور سب کی
طرف سے خطیب ہوں گا اور انکا شفا
کرنیوالا ہوں گا، اس پر مجھے فخر نہیں۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے معراج کے واقعہ میں روایت ہے۔
کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ
پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا،
میرے لیے تمام پیغمبروں کو اکٹھا کیا گیا تھا
حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے
کر دیا پھر میں نے ان سب کی امامت
کرائی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ فی قصة المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم ثم انصرفت فلم البث الا یسیراً حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن اقیمت الصلوة قال فقمنا صفوفاً ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل علیہ السلام فقدمنی فصلیت بهم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد اتدری من صلی خلفك؟ قال قلت لا قال صلی خلفك کل نبی بعثه اللہ عزوجل

(رواہ ابن ابی حاتم تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے واقعۂ معراج میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مَیں وہاں سے پھرا، تھوڑی دیر بیٹھا ہوں گا کہ بہت سے لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے، پھر مؤذن نے اذان کہی اور پھر تکبیر ہوئی، ہم نے صفیں باندھیں، انتظار میں تھے کہ کون امامت کراتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا۔ مَیں نے ان کو نماز پڑھائی۔ جب مَیں نے سلام پھیرا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پیچھے کن لوگوں نے نماز پڑھی ہے؟ مَیں نے کہا کہ نہیں! جبریل علیہ السلام بولے آپ کے پیچھے ہر پیغمبر جس کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے، نے نماز ادا کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امام النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار نبیوں کے امام — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمة کنت امام النبیین وخطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۳۷)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں نبیوں کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب ہونگا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا فخر نہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ فی قصة المعراج قال ثم بعثه له ادم فمن دونه من الانبیاء علیہم السلام فامهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلة۔

(رواہ ابن جریر۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳۔ ص ۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ معراج کے واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کو بھیجا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات ان سب کی امامت کرائی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مجسم امن — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

قال امانان کانا علی

عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

رفع احدهما وبقی الاخر

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

وَ اَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ

اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

يَسْتَغْفِرُوْنَ ○" (الانفال ۳۳)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ـ ص ۳۹۳)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم انزل الله عَلَيَّ

امانين لامتی وما كان

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ مبارک میں دو امان تھے،

ایک تو اٹھا لیا گیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسرا قیامت تک باقی ہے

اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب

کرے جب تک آپ ان میں موجود

ہیں اور اللہ ان کو اس وقت تک بھی عذاب

نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے

گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھ پر اللہ تعالیٰ نے

دو امان میری اُمت کے لیے اُتارے،

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

الله لیعذبهم وانت فیهم
وما کان الله معذبهم
وهم یستغفرون فاذا
مضیت ترکت فیهم
الاستغفار الیٰ یوم القیمة

(جامع الترمذی ج ۲ - ص ۱۳۳)

عن مطرف بن الشخیر
قال کتب النبی ﷺ
لبنی زهیر بن اقیش:
بسم الله الرحمٰن الرحیم
من محمد رسول الله ﷺ
لبنی زهیر بن أقیس حی
من عکل انهم ان شهدوا
ان لا إله الا الله وان
محمداً رسول الله وفارقوا
المشرکین واقروا بالخمس فی
غنائمهم وسهم النبی ﷺ و
صفیه فانهم آمنون بامان الله
و رسوله (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ - ص ۷۸/۷۷)

(۱) اور اللہ ایسا نہیں کہ آپ کی
موجودگی میں اُنہیں عذاب کرے اور
(۲) اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں کریگا
جب تک وُہ معافی مانگتے رہیں گے،
جب مَیں چلا جاؤں گا تو قیامت
کے دِن تک ان میں استغفار
چھوڑ جاؤں گا۔

حضرت مطرف رض سے روایت ہے کہ
حضور اقدس ﷺ نے بنی زہیر کو
جو معاہدہ لکھ کر دیا تھا اسمیں یہ لکھا تھا:
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا
مہربان اور بڑی بخشش کرنے والا ہے
یہ معاہدہ محمد رسُول اللہ ﷺ
کی طرف سے زہیر بن اقیش کو، جو عکل قبیلے
کی ایک شاخ ہے، لکھ کر دیا۔ اگر وہ
گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسُول
ہیں اور وہ مشرکوں سے جُدا رہیں اور
اپنے مال میں سے خمس کا نبی ﷺ
کے واسطے اقرار کریں اور پسندیدہ مال دینے
کا بھی اقرار کریں تو وہ اللہ اور اسکے
رسُول کے امن میں رہیں گے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • لا إله إلا الله

[illegible]

سيدنا الأمة ﷺ

ہمارے سردار — کامل پیشوا — درود و سلام بھیجیے آپ پر

إشارة إلى قوله:

" إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا ۔"

(سورة النحل ۱۲۰)

الجامع للخير المقتدى به او المعلم للخير واصل الامة الجماعة وسمى به ﷺ كما سمى به ابراهيم عليه وعلى نبينا الصلوٰة والسلام لانه اجتمع فيه ﷺ من الاوصاف الحميدة والخصال الجميلة مالم يجتمع فى امة كثيرة من الناس.

(سبل الهدى ج ۱ ص ۵۳۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مقتدا، اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار، بالکل ایک طرف کے ہو رہے تھے۔"

بھلائی کے جمع کرنے والے جن کی اقتداء کی جائے یا بھلائی کے معلم۔ امة کے اصل معنی جماعت کے ہیں۔ یہ اسم گرامی آپ حضور اقدس ﷺ کا اس لیے رکھا گیا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام رکھا گیا تھا کیونکہ آپ میں وہ تمام صفاتِ حمیدہ اور خصالِ جمیلہ جمع تھیں جو کسی امتِ کثیر میں جمع نہ ہوئیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأمجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — شریف ہستی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"اللهُ أعلمُ حيثُ يجعلُ رسالتَهُ ط"

(سورة الانعام ۱۲۴)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اما نحن بنو هاشم فانجاد امجادٌ ای اشراف کرام۔

(مجمع البحار ج ۴ ص ۲۸۲)

الامجد افعل من المجد وهو الشرف۔

(سبل الهدی ج ۱ ص ۵۳۱)

فانه نخبة بنی هاشم وسلالة قریش واشرف العرب واعزهم

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اللہ خوب جانتا ہے جہاں اس نے اپنی رسالت کو رکھنا ہے"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن ہم ہاشمی سب سے اونچے، شریف بزرگ ہیں۔

الامجد، مجد سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کا معنی شرف اور بزرگی ہے

آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی خاندان کے مکھن تھے اور قریش کے نچوڑ تھے۔ عرب میں شریف

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین یارب العٰلمین ط

نضرا من قبل ابیہ و امہ ومن اعداءہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یشھدون له بذلك ... فاشرف القوم قومه واشرف القبائل قبیلته۔

(سبل الھدی ج ١۔ ص ٢٧٥)

اور معزز ماں باپ کے اکلوتے صاحبزادے، حتیٰ کہ آپؐ کے دشمن بھی اس کی گواہی دیتے تھے کہ تمام قوموں سے شریف آپؐ کی قوم ہے اور تمام قبیلوں سے معزز آپؐ کا قبیلہ ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی حدیث ھرقل قال ھرقل لابی سفیان سألتك عن نسبه فذکرت إنه فیکم ذو نسب و کذلك الرسل تبعث فی نسب قومها۔

(الصحیح البخاری ج ١۔ ص ٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہرقل رُوم کے بادشاہ نے ابوسفیان کو کہا کہ مَیں نے تجھ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب و نسب کی بابت پوچھا تھا تو تُو نے کہا تھا کہ وُہ ہم میں خاندانی ہیں اور پیغمبر اسی طرح اپنی قوموں میں خاندانی ہوتے ہیں۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جبریل قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد و لم اجد بنی أبٍ افضل من بنی ھاشم۔

(رواہ الطبرانی والبیھقی وابن عساکر سبل الھدی ج ١۔ ص ٢٧٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مَیں نے زمین کا مشرق اور مغرب الٹ پلٹ کر کے دیکھا ہے مجھے کوئی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ ملا اور نہ ہی مجھے بنو ہاشم سے افضل کوئی دادا ملا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلوقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الآمر صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — حکم دینے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ "

(سورہ الاعراف ۵۷)

وكان ذلك في حقه صلى الله عليه وسلم فرض عين كما قال الجرجانی في "شافية" و في حق غيره فرض كفاية قال الشرف البوصيری رحمة الله عليه:

"نبينا الامر الناهی فلا احد - ابر في قول "لا" منه ولا "نعم". "

(سبل الهدیٰ ج ۱- ص ۵۳۱)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔"

لوگوں کو امر بالمعروف کا حکم دینا آپ پر فرض عین تھا جیسا کہ علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "شافیہ" میں بیان کیا ہے۔ آپ کے علاوہ اُمت کے افراد پر یہ حکم فرض کفایہ ہے۔ شرف بوصیری نے کیا خوب فرمایا ہے " ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والے اور منع کرنے والے ہیں۔ آپ سے جہان میں نہ اور ہاں کے معاملہ میں کوئی نیک نہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الٓمّٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار الف لام میم درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ
الالف من الله و اللام
من جبریل و المیم
من محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(فتح القدیر ج ۱ ص ۱۸
قرطبی ج ۱ ص ۱۵۵)

الف ماخوذ از اللہ
است و لام از جبریل
علیہ السلام و میم از محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی اللہ این کتاب را
بوساطت جبریل بر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فرستادہ است۔

(تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۴۹)

اول آن ست کہ این

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا
قول ہے کہ الف سے مراد اللہ تعالیٰ
اور لام سے مراد حضرت جبریل
علیہ السلام ہے اور میم سے مراد
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

الف اللہ تعالیٰ سے لیا گیا ہے
اور لام حضرت جبریل علیہ السلام سے
اور میم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو
بذریعہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔

پہلی بات یہ ہے کہ یہ حروف

حروف اسرار محبت اند
کہ از اغیار پوشیدہ بہ پیغمبر
حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم نشان دادہ اند
گویند التخاطب بالحروف المفردة
سنّة الاحباب فان سر
الاحباب مع الحبیب یجب ان لا
یطلع علیہ الرقیب واین قول
را تائید کردہ اند بآنچہ از حضرت
امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
مروی است کہ فی کل کتاب
سر و سر القرآن اوائل
السورة۔

(تفسیر عزیزی ج ۱۔ ص ۴۹)

محبت کے اسرار ہیں جن کو غیروں سے
پوشیدہ رکھا گیا ہے اور اپنے حبیب
کو اس کی نشاندہی کر دی گئی ہے'
کہتے ہیں کہ مفرد حروف سے خطاب
کرنا دوستوں کا وطیرہ ہے کیونکہ دوستوں
کے بھید پر واجب ہے کہ رقیب
اس پر اطلاع نہ پائیں اور اس قول
کی تائید کی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ہر کتاب
میں بھید ہوتا ہے اور قرآن کا بھید
سورتوں کے پہلے مقطعات حروف
ہیں۔

ذکرہ ابن دحیة رحمۃ اللہ علیہ
قال الشامی رحمۃ اللہ علیہ
والمشهور انه من اسماء
الله تعالى فان صح ما
قاله كانت مما سماه
به من اسمائه۔

(شرح المواهب اللدنية ج ۳۔ ص ۱۲۱)

اس کو علامہ ابن دحیہؒ نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی
میں درج کیا ہے۔ علامہ شامیؒ
فرماتے ہیں کہ مشہور بات یہی ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے
ہے۔ اگر ابن دحیہ کی بات کو مان لیا
جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے رکھے
ہوئے ناموں سے ایک نام ہوگا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الٓمٓرٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار الف لام میم را درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الٓمٓ - الٓمٓرٰ - الٓمٓصٓ ذكرها (د) والمشهور أنها من اسماء الله تعالى فان صح ما قاله كانت مما سماه الله تعالى به من اسمائه وقد بسطت الكلام على ذلك فى كتاب (القول الجامع الوجيز الخادم للقرآن العزيز)

(سبل الهدیٰ ج ۱ - ص ۵۳۳)

الٓمٓ - الٓمٓرٰ - الٓمٓصٓ ان کو علامہ ابن دحیہؒ نے ذکر کیا ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی ہیں اگر صحیح بات وہی ہے جو علامہ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ نام خود اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہیں۔ میں نے اس مسئلے پر اپنی کتاب "القول الجامع الوجیز الخادم للقرآن العزیز" میں بسط سے بحث کی ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا المٓصٓ صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار **الف لام میم صاد** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذكرها « د »

و المشهور أنها من أسماء الله تعالىٰ فإن صحّ ما قاله كانت مما سماه الله تعالىٰ به من أسمائه وقد بسطت الكلام على ذلك في كتاب « القول الجامع الوجيز الخادم للقرآن العزيز »

(سبل الهدى ج ١ - ص ٥٣٣)

اس کا ذکر ابنِ دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ عام مشہور تو یہ ہے کہ حروفِ مقطعات اللہ تعالےٰ کے نام ہیں، اگر ابنِ دحیہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ نام اللہ تعالیٰ نے آپ کا رکھا ہے اور میں نے اس پر اپنی کتاب "القول الجامع الوجیز الخادم للقرآن العزیز" میں وضاحت سے تشریح کی ہے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الالمعی ﷺ

ہمارے سردار — فاضل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

بالهمز اوله و الياء آخره ، الحديد القلب و اللسان الذكى المتوقد ماخوذ من لمع النار وهو لهبها و اضاءتها كانه لفرط ذكائه اذا لمع اول الامر عرف آخره كما قال اوس بن حجر رحمة الله عليه

الالمعى الذى يظن بك الظن كان قد رائ و قد سمعا و مثله الالمع بلا ياء واليلمع بالتحتية اوله كيسمع

الالمعی ہمزہ کی فتح اور آخر میں یاء روشن دل و زبان، زیرک انسان، تیز ذہن والے۔ یہ لمع النار سے ماخوذ ہے اور یہ آگ کی لو اور روشنی کو کہتے ہیں، گویا کہ حضور اقدس ﷺ اپنے دماغ کی تیزی کے سبب کام کی ابتدا سے اس کے انجام کا اندازہ لگا لیتے تھے جس طرح اوس بن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ روشن دماغ جو تیرے ساتھ گمان رکھتا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا وہ دیکھ رہا تھا اور اس نے سن لیا تھا اور بغیر یاء کے الالمع کا معنی بھی یہی ہے ایسے ہی الیلمع دو نقطوں والی یاء کے ساتھ جیسے یسمع ہے اور

والیلمعی بیأین اوّله و
أخره هذا هوالصحیح المشهور
الموجود فی نسخ القاموس
المعتمدة وغیره من کتب
اللغة ۔

(سبل الهدیٰ ج ١ ص ٣٥/٥٣٣)

والالمع والالمعی
والیلمعی الذکی المتوقد
والیلامع من السلاح ما
برق کالبیضة۔

(القاموس ج ٣ ص ٨٢ مصری)

اَلمَعِیْ مرد زیرک تیز
خاطر یلمعی کذلک (صراح ج ٢ ص ٣)

الیلمعی دو یاؤں کے ساتھ پہلے اور
بعد میں۔ یہی قاموس کے صحیح نسخوں
میں، جو لغات کی کتابوں میں سے
مشہور کتاب ہے، میں آیا ہے۔

المع اور المعی و یلمعی ذہین
روشن دماغ والے کو کہتے ہیں اور
الیلامع اسلحہ میں سے ان
ہتھیاروں کو کہتے ہیں جو چمکیں،
جیسا خود۔
المعی تیز فہم مرد کو کہا جاتا ہے
اور یلمعی بھی اسی طرح ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأمن صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — امن والے — درود و سلام بھیجے اللّٰہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط " (سورة المائدة ٦٧)

و إشارة إلى قوله :

" وَإِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ط هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورة الانفال ٦٢)

وسمی به صلی اللّٰہ علیہ وسلم لان اللّٰہ تعالیٰ أمّنه يوم القيامة فقال تعالیٰ : (يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ) و الحكمة

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اللّٰہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ "

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اگر وہ آپ کو فریب دینا چاہیں تو بیشک اللّٰہ آپ کے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے قوت دی۔ "

یہ اسم گرامی حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللّٰہ وحدہٗ لاشریک نے قیامت کے دن آپ کو امن دیا جس طرح کہ اللّٰہ وحدہٗ لاشریک نے سورۃ تحریم میں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

فی ذلك أَن یفرغ
إلی شفاعة امته اذا
قال سائر النبیین،
نفسی نفسی ، ولو لم
یؤمنه کان مشغولا
کغیره من الانبیاء
(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ۵۳۵)

ولانه صلی اللہ علیہ وسلم
کان امنا من شر
الخلق و کیدھم لان
الله تعالیٰ عصمه من
الناس وحماه منھم۔
(سبل الھدیٰ ج ص ۵۳۵)

آیت نمبر ۸ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس دن اپنے نبی کو ذلیل نہیں کریگا
اور اس میں حکمت یہ ہے کہ آپ اپنی
اُمّت کی شفاعت سے فارغ ہوجائینگے،
حالانکہ باقی تمام پیغمبر نفسی نفسی پکاریں
گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو امن
نہ دیا ہوتا تو آپ اور پیغمبروں کی
طرح نفسی نفسی میں مشغول ہوتے۔
اور اس لیے بھی کہ آپ لوگوں
کے شر اور مکر سے محفوظ رہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں سے
بچایا اور آپ کی حمایت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أمنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار امین بنائے گئے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝"

(سورة التكوير ٢)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسه الی السماء فقال : وكان كثيرا مما يرفع راسه الی السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پیروی کرائے گئے وہاں امانت دار"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر اوقات آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا ستارے آسمان کا امن ہیں، جب تارے ختم ہو جائیں گے تو قیامت برپا ہو گی اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امن ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ وقت آجائے گا جو اُن کو وعدہ دیا گیا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین

ما يوعدون و اصحابى
امنة لامتى فاذا
ذهب اصحابى اتى
امتى ما يوعدون.

(الصحيح لمسلم ج ۲۔ ص ۳۰۸)

اراد بوعد اصحابه
الفتن وكذا بوعد الامة و
الاشارة فى الجملة الى
مجئ الشر عنه ذهاب اهل
الخير فانه ﷺ كان
يبين لهم ما يختلفون
فيه فلما توفى اختلف
الاهواء وكانت الصحابة
يستندون الامر الى الرسول
ﷺ فى قوله اوفعله
او دلالة حاله فلما فقدوا
قلّت الانوار و قويت
مظالم.

(مجمع البحار الانوار ج ا ص ۵۴)

تھا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری
اُمّت کیلئے امن ہیں جب میرے صحابی
رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو میری
اُمّت کے پاس وہ چیز آئیگی جوان کو
وعدہ دیا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس
وعدہ آنے کا مقصد فتنے ہیں۔ اسی
طرح اُمّت کے پاس وعدہ آنے کا
مقصد بھی فتنے ہیں۔ اس جملہ میں
اشارہ ہے کہ نیک لوگوں کے چلے
جانے سے شر پھیلتا ہے، کیونکہ
حضور اقدس ﷺ، صحابہ کرام
میں جو اختلاف ہوتا تھا وہ بیان فرما
دیا کرتے تھے، جب آپ نے وفات
پائی تو خواہشات میں اختلاف رُونما
ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اپنے
لیے حضور اقدس ﷺ کے قول یا
فعل یا تقریر کو سند سمجھتے تھے جب
انہوں نے آپ کو گم پایا تو انوار
میں کمی واقع ہوئی اور اندھیرے
زیادہ پھیل گئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

سیدنا الأمنة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — پکے امانت دار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

والامنة بضم الهمزة
و فتح الميم و بفتح الهمزة
ايضاً الوافر الامانة
الذى يؤتمن على كل شئ
وسمى صلى الله عليه وسلم بذلك
لأن الله تعالىٰ استأمنه
على وحيه أَو الحافظ
أى حافظ لأصحابه
يدفع به الله قيل من
البدع و قيل من الإختلاف
والفتن ولاينا فى هذا
قوله صلى الله عليه وسلم (إذا
اراد الله بامة رحمة قبض
نبيها قبلها) لاحتمال

الامنة ہمزہ کے ضم اور میم کی
فتح کے ساتھ اور ہمزہ کے فتح کے
ساتھ بھی آیا ہے۔ پورے امانت دار
جن پر ہر چیز میں اعتماد کیا جائے۔ یہ
اسم گرامی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا
اِس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے آپؐ کو اپنی وحی پر امین بنایا
یا بمعنی نگہبان کے یعنی حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے نگہبان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ
کے ذریعے بدعتوں اور اختلاف اور
فتنوں کو دُور کرتا تھا اور یہ نام اِس
حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں
آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ

ان یکون المراد برحمتهم امنهم من المسخ والخسف ونحو ذلك من أنواع العذاب وباتيان ما يوعدون من الفتن بينهم بعد ان كان بابها منسداً عنهم بوجوده ﷺ او معنى الامن كما فى قوله تعالىٰ ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ﴾ وسمى به ﷺ لانه امان المؤمنين من العذاب والكافرين من الخسف والعقاب۔

(سبل الهدی ج ١ ص ٥٣٣)

کسی اُمت کے ساتھ رحم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کی زندگی میں نبی کو اپنے پاس بلا لیتا ہے کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ آپ کا ان کیلئے رحمت بننا مسخ اور خسف کا امن یا ان جیسے اور عذاب، اور ان کے پاس ان فتنوں کا آنا جب کہ آپ ان کو بند کرنے والے تھے یا معنی امن جیسے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سورت انفال آیت نمبر ١١ میں فرماتا ہے۔ جب تم کو اللہ تعالیٰ نے اونگھ سے ڈھانک دیا تھا، یہ اس کی طرف سے امن تھا اور حضور اقدس ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپ مومنوں کے لیے عذاب سے امان تھے اور کافروں کے لیے خسف اور عذاب سے امان تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا امنع الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　سب سے زیادہ بارعب　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ :
و امنع ذروات
و اثبت فی العلا
دعائم عز
شاھقات تشید۔ "

عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
قال العباس بن عبدالمطلب
رضی اللہ عنہ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
مناحیث قد علمتم
وقد منعنا من قومنا
ممن ھو علی مثل رأینا
فیہ وھو فی عز من
قومہ ومنعۃ فی بلدہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۶۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: " رعب کے پہاڑ
اور بلندی میں ثابت، عزت کے
ستون، اُونچے، بلند، مضبوط۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۲۸۱)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
نے لیلۃ العقبہ کے موقع پر انصار کو
مخاطب کر کے فرمایا کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ جو ہم سے ہے وہ
آپ جانتے ہیں۔ آپ کو ہم نے
اپنی قوم سے محفوظ رکھا ہوا ہے وہ قوم
میں عزت والے ہیں اور اپنے شہر
میں رعب والے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأمی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **اُمّی** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ " (سورة الاعراف ۱۵۷)

عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا يعنى مرة تسعا وعشرين و مرة ثلثين - (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵٦)

نسبة الى الام كانه على الحالة التى ولدته امه وكانت الامية فى حقه صلی اللہ علیہ وسلم معجزة وان كانت فى حق غيره ليست كذلك (سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۳۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" وہ لوگ جو رسول نبیٔ اُمّی کی پیروی کرتے ہیں "۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اَن پڑھ اُمت ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں اور نہ ہی حساب جانتے ہیں، مہینہ اس طرح اس طرح ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا۔

ماں کی طرف نسبت ہے، گویا کہ آپ اسی طرح رہے جیسا آپ کو آپ کی ماں نے جنا تھا اور یہ اَن پڑھ ہونا آپ کے حق میں معجزہ ہے اور آپ کے غیر میں ایسا نہیں ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　مقصود　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن عطیۃ رحمۃ اللہ علیہ
منسوب الی الامّ
بمعنی القصد ای
ان ھذا النبی
مقصود للناس و موضوع
ام یؤمونہ بافعالھم
و شرعھم فعلی ھذا
یکون اسما آخر۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۲)

حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ الامی ام کی طرف منسوب ہے جس کا معنیٰ مقصود اور قصد ہے کیونکہ جہان کے مقصود افعال و شریعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اِس بنا پر یہ لفظ دوسرا اسمِ گرامی ہے۔

قال ابن جنی
رحمہ اللہ یحتمل انہ بمعنی
الامی غیر تغییر
النسب ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۲)

حضرت ابن جنی رحمۃ اللہ علیہ، جو لغت کے امام ہیں، کا بیان ہے کہ احتمال ہے کہ اُم (ماں) کی طرف نسبت ہے تو معنیٰ یہ ہوگا کہ آپ خالص حسب والے، صحیح نسب والے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار امین درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تتمنونی و انا امین من فی السمآء یاتینی خبر من السمآء صباحًا و مساء

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴)

عن السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہ کان فیمن بنی الکعبۃ فی الجاھلیۃ قال و کان لی حجر انا نحتہ اعبدہ من دون اللہ قال و کنت اُجی باللبن الخائر الذی أنفہ علی نفسی فاصبہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو حالانکہ میں آسمان والوں کا امین ہوں، میرے پاس آسمان کی خبریں صبح و شام آتی ہیں۔

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ تعمیر کیا تھا کہ میرے پاس ایک پتھر تھا جس کو میں پوجا کرتا تھا، پھر میں باسی دودھ لاتا جس سے مجھ کو نفرت تھی۔ وہ دودھ میں اس پتھر کے بت پر ڈالتا۔ کتا آتا اور وہ اس دودھ کو

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین یا رب العلمین

علیہ فیجئ الکلب
فیلحسہ ثم یشغر
فیبول علیہ قال
فبنینا حتی بلغنا موضع
الحجر ولا یری الحجر
احد فاذا ھو وسط احجارنا
مثل رأس الرجل
یکاد یترایا منہ وجہ
الرجل فقال بطن من
قریش نحن نضعہ
وقال اٰخرون نحن نضعہ
فقالوا اجعلوا بینکم حکما
فقالوا اوّل رجل یطلع
من الفج فجأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقالو اتاکم
الامین - فقالوا لہ
فوضعہ فی ثوب ثم
دعا بطونھم فرفعوا
نواحیہ فوضعہ ھو صلی اللہ علیہ وسلم
(تاریخ ابن کثیر ج ص ۳۰۳)

چاٹتا اور اس پر پیشاب کر جاتا۔ جب ہم نے کعبہ کو حجرِ اسود تک تعمیر کر لیا، لیکن حجرِ اسود کسی کو نظر نہ آیا۔ اچانک وہ پتھروں کے درمیان آ گیا جیسے کہ آدمی کا سر ہو۔ ایسا روشن تھا کہ اس سے آدمی کا چہرہ نظر آتا۔ قریش خاندان نے جھگڑا کیا کہ ہم حجرِ اسود کو اس کی جگہ رکھیں گے۔ پھر سب نے اتفاق کیا کہ آپس میں کوئی منصف مقرر کر لیں سب نے کہا کہ جو شخص گلی میں سے حرم میں داخل ہو، حجرِ اسود کو وہی رکھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ سب نے کہا کہ تمہارے پاس امین تشریف لائے ہیں۔ ان سب نے عرض کی تو آپؐ نے اپنی چادر مبارک میں حجرِ اسود کو رکھ کر فرمایا کہ چاروں بڑے خاندان اس کو اٹھا لیں۔ پھر آپؐ نے اس کو اس کی جگہ نصب فرما دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا أنجد الناس ﷺ

ہمارے سردار — سب سے زیادہ شریف — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال ما رأيت احدا انجد ولا اجود ولا اشجع ولا اضوأ واوضأ من رسول الله ﷺ (سنن الدارمی ج ۱ ص ۳)

عن علی رضی اللہ عنہ قال له رجل اخبرنی عن قريش قال اما نحن بنو هاشم فانجاد امجاد و اما اخواننا بنو امية فقادةٌ ادبة ذادة.

(الفائق للزمخشری ج ص ۲۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس ﷺ سے بڑھ کر نہ ہی کوئی بہادر، نہ ہی سخی، نہ ہی شجاعت والا، اور نہ ہی رونق والا چمکدار کوئی چہرہ دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے قریش کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم ہاشمی شجاع، بزرگ ہیں اور ہمارے بھائی بنو امیہ سپاہ سالار اور مہمان نواز اور حرم (عزت) کا دفاع کرنے والے ہیں۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمین آمین آمین یارب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا أنعم الله صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — اللہ کا انعام — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ "

(سورة آل عمران ١٦٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں
ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا
کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں
پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں
کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو
کتاب اور حکمت کی باتیں بتلاتے
رہتے ہیں۔ بالیقین یہ لوگ قبل سے
صریح غلطی میں تھے۔ "

وإشارة إلى قوله :

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ
وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ (سورة الطور ٢٩)

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" تو آپ نصیحت فرمائیں کیونکہ
آپ اپنے رب کی نعمت سے
نہ کاہن ہیں نہ مجنون۔ "

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

(سورة الضحٰی ۱۱)

(انعم اللّٰه) بفتح الهمزة وضم المهملة، جمع نعمة فی الاصل وهی الإحسان وسمی بذلك لانه نعمة من اللّٰه تعالٰی علی عباده وبعثته رحمة لهم، وحصل بوجوده للخلق نعم کثیرة منها الإسلام والإنقاذ من الکفر والامن من الخسف۔

(سبل الهدیٰ ج۱۔ ص۵۳۸)

اور اپنے ربّ کی نعمت کا خُوب چرچا کریں۔

انعم اللّٰہ ہمزہ کی فتح کے ساتھ اور عین کے ضمہ کے ساتھ اصل میں نعمت کی جمع ہے اور وہ احسان کرنا ہے۔ آپؐ کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کیونکہ آپؐ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر نعمت ہیں اور آپؐ کو اس نے لوگوں کی رحمت کیلئے بھیجا ہے اور آپؐ کے وجود کی برکت سے لوگوں کو بڑے زیادہ انعام حاصل ہوئے ہیں ان میں ایک تو اسلام ہے اور دوسرا کفر سے بچنا اور تیسرا زمین میں دھنس جانے سے امان ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
... أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا أنفس ﷺ

ہمارے سردار — نفیس ترین ہستی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

وَ أَنفس افعل من النفاسة وهى الشرف والعلو والعز ومنه در نفيس اى عزيز المثل والجمهور ان المخاطب بهذه الآية العرب، واذا كان ﷺ انفسهم كان انفس الخلق لانهم افضل من غيرهم ولكن انما فضلهم برسول الله ﷺ لكونه منهم قال الشاعر:

" وكم اب قد علا
بابن ذرى شرف

اور انفس نفاست سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اس سے مراد شرف اور بلندی اور عزت ہے۔

درِّ نفیس: نفیس لعل یعنی جس لعل کا مثل نہ ملے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ اس آیت سے مراد عرب ہیں اور جب حضور اقدس ﷺ تمام مخلوق سے نفیس تر ہیں، اس لحاظ سے عرب بھی نفیس جہان کے ہوئے لیکن عرب کی فضیلت حضور اقدس ﷺ کی وجہ سے ہے کیونکہ آپ ان میں سے ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

کتنے باپ ہیں جو اپنے بچّے کے سبب بلند مرتبہ ہو گئے جس طرح

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

کما علت
برسول اللہ عدنان "

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۳۸)

و فی المحتسب لابن
الجنیؒ انھا قراءۃ عبد اللہ
ابن قسط المکیؒ و معناھا
علی الفتح من خیارکم
واشرفکم و منہ قولھم
ھو من انفس المتاع
ای اجودہ وخیارہ و منہ
المنافسۃ وھی اشتداد
الرغبات فی امر یقتضی
التحاسد علیہ والغبطۃ
.... و روتھا فاطمۃ
رضی اللہ عنہا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانفس علی الفتح افعل
تفضیل۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۸۱)

حضورِ اقدس ﷺ کی وجہ سے
عدنان کا مرتبہ بلند ہوگیا۔

اور علامہ ابن الجنّی کی المحتسب میں
ہے کہ اَنْفَسِکُمْ کی قرأت قاری
عبد اللہ بن قسط المکی رحمۃ اللہ علیہ سے
منقول ہے جس کا معنیٰ فا کے فتح پر
یہ ہوگا کہ تم میں بہترین اور زیادہ شریف
ہیں۔ عرب کا قول ہے " ھو من
انفس المتاع " (وہ قیمتی سرمایہ ہے)
یعنی مضبوط اور بہترین سرمایہ ہے۔
اور اس سے اَلْمُنَافَسَۃُ ہے جس کا
معنیٰ یہ ہے کہ ایسا اونچا مقام جس
پر حسد اور رشک کیا جا سکتا ہو۔
اور یہ قرأت حضرت فاطمہ خاتونِ جنّت
رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے اور
انفس، فا کی فتح کے ساتھ اسم
تفضیل کا صیغہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا أنفس العرب ﷺ

ہمارے سردار عرب کے نفیس ترین — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال الله تعالى :
" لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ " على قراءة
الفتح، وقد روى الحاكم
عن ابن عباس رضي الله عنهما أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ
(أَنْفَسِكُمْ) بفتح الفاء اى
من اعظمكم قدرا (سبل الهدى ج ١ ص ٥٣٨)

عن انس رضي الله عنه
قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
(لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ أَنْفَسِكُمْ) بفتح الفاء
وقال : أنا انفسكم نسبا
وصهرا وحسبا، ليس فى

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک
تمہارے پاس ایک عظیم پیغمبر آئے"
اَنْفَسِکُمْ کی فا پر فتح کے ساتھ اور
امام حاکمؒ اپنی کتاب المستدرک میں
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہیں کہ آپ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ یعنی
اَنْفَسِکُمْ فا کی فتح کے ساتھ پڑھی ہے۔
حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ لقد
جاء کم رسول من انفسکم
ف کی فتح کے ساتھ پڑھی اور فرمایا میں تم
سے نسب اور حسب اور دامادگی میں زیادہ
شریف ہوں اور میرے باپ دادوں

أبائی من لدن أدم سفاحٌ
کلنا نکاح۔ (رواہ ابن مردویہ)

(سبل الھدیٰ ج ١۔ ص ٢٧٧)

و اما شرف نسبه
و کرم بلده و منشئه
فما لا یحتاج الی اقامة
دلیل علیه ولا بیان
مشکلٍ ولاخفی منه فانه
نخبة بنی هاشمٍ وسلالة
قریشٍ وصمیمها واشرف
العرب و اعزهم نفراً
من قبل ابیه و امه
و من اهل مکة
من اکرم بلاد الله
علی الله و علی عباده۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ص ٤٧)

میں آدم علیہ السلام سے لے کر بدکاری
نہیں پائی گئی، ان میں نکاح چلا آیا
ہے۔

اور آپ ﷺ کے نسب کی شرافت
اور آپ ﷺ کے شہر کی عظمت اور آپ
آپ ﷺ کی پیدائش، یہ وہ چیزیں ہیں
جو دلیل قائم کرنے کی محتاج نہیں ہیں
اور نہ ہی یہ کوئی مشکل اور پوشیدہ
بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ تو بنی ہاشم
کے اصل جوہر ہیں اور قریشیوں کے
اصل نچوڑ اور بہترین سپوت ہیں۔
عرب کی شریف ترین اور ماں باپ
کی طرف سے معزز ترین ہستی ہیں،
اور آپ ﷺ اہل مکہ سے ہیں جو دنیا کے
تمام شہروں میں اللہ اور اس کے
بندوں کے نزدیک سب سے بزرگ
شہر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أنفعُ النّاس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ نفع رساں درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

وکان أرأف الناس بالناس وخیر الناس للناس وأنفع الناس للناس۔

(احیاء العلوم للغزالی ج ۲ - ص ۳۶۳)

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عوام النّاس کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ شفیق تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ بھلائی کرنے والے تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ نفع دینے والے تھے۔

قال زین العراقی فی تخریج الاحیاء ھذا من المعلوم ورویناہ فی الجزء الاول من فوائد ابی الدحداح من حدیث علیؓ فی صفۃ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ارحم الناس بالناس ۔الحدیث بطولہ

(تخریج احیاء العلوم للغزالی ج ۲ - ص ۳۶۳)

زین العراقی نے احیاء العلوم کی تخریج میں بیان کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے زیادہ نفع رساں تھے تو معلوم ہی ہے اور ہمیں ابو الدحداح کی فوائد جزء الاول میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ملی ہے: کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ لوگوں پر رحم فرمانے والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا المتجرد ﷺ

ہمارے سرکار — خالص نور — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ای المشرق و المتجرد
بفتح الراء کل ما یتجرد عنہ
من بدنہ فیری۔ (سبل الہدیٰ ج ۱ ص ۵۳۸)

عن کعب الاحبار
قال لما اراد اللہ سبحانہ
وتعالیٰ ان یخلق محمدا ﷺ
امر جبریل ان یأتیہ بالطینۃ
التی ھی قلب الارض وبھاؤھا
و نورھا ؟ فھبط جبریل
فی ملائکۃ الفردوس و ملائکۃ
الرفیق الاعلی فقبض قبضۃ
رسول اللہ ﷺ من موضع
قبرہ الشریف وھی بیضاء نیرۃ
فعجنت بماء التسنیم فی معین

یعنی چمکنے والے نور اور المتجرد
را کے فتح کے ساتھ جو بدن سے
برہنہ ہو وہ دُور سے نور نظر آئے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ
وحدہٗ لاشریک نے حضرت محمد ﷺ
کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت
جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ زمین کے
دِل سے نور اور رونق والی مٹی لائے،
حضرت جبریل علیہ السلام فردوس کے
فرشتوں اور رفیق الاعلیٰ کے فرشتوں کو
لے کر نازل ہوئے اور انھوں نے
حضورِ اقدس ﷺ کے روضہ مبارک
سے ایک مٹی کی مٹھی بھری جو سفید

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

انهار الجنة حتی صارت کالدرة
البیضاء لها شعاع عظیم ثم طافت
بها الملائکة حول العرش و
الکرسی والسموٰت والارض
فعرفت الملائکة محمدا ﷺ
قبل ان تعرف ادم ابا البشر
ثم کان نور محمد ﷺ یری
فی غرة جبهة ادم وقیل له
یا ادم هذا سید ولدك من
المرسلین فلما حملت حواء
بشیث انتقل النور عن
ادم الی حواء وکانت تلد فی
کل بطن ولدین الا
شیثا فانها ولدته وحده
کرامة لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
ثم لم یزل النور ینتقل
من طاهر الی طاهر الی
ان ولد صلی اللہ علیہ وسلم

(الوفا لابن الجوزی ج ۱۔ ص ۳۴ و
شرح المواهب ج ۱ ص ۴۲ وسبل الهدیٰ ج ۱ ص ۹)

روشن تھی۔ وہ جنت کی نہروں میں
سے تسنیم چشمے سے گوندھی گئی حتیٰ
کہ وہ سفید سچے موتی کی طرح ہو گئی
جس میں سے نور کی لاٹیں نکل رہی
تھیں پھر اس کو فرشتوں نے عرش
اور کرسی اور آسمانوں اور زمینوں کے
گرد طواف کرایا تو فرشتوں نے
حضرت محمد ﷺ کو حضرت
آدم علیہ السلام سے پہلے پہچان لیا،
پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
نور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی
میں سفید نظر آتا تھا اور ان کو کہا گیا کہ
اے آدمؑ یہ تیری اولاد کے پیغمبروں
میں سے سردار ہیں۔ پھر جب حضرت حواؑ
حضرت آدمؑ سے حضرت شیثؑ کی بابت
حاملہ ہوئیں تو حضرت آدمؑ کا نور حضرت حواءؑ
کو منتقل ہو گیا اور وہ ہر مرتبہ
دو بچے جنتی تھیں مگر حضرت
شیث علیہ السلام کو بوجہ کرامت
حضرت محمد ﷺ ایک ہی جنا،
پھر وہ نور ہمیشہ پاک سے پاک کو منتقل ہوتا رہا
حتےٰ کہ حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الأوّاه صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار بہت رجوع کرنے والے درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
كان يدعو رب اعنى
ولا تعن على وانصرنى
ولا تنصر على وامكر لى
ولا تمكر على واهدنى
ويسر الهدى إلى
وانصرنى على من بغى
على رب اجعلنى لك
شكارا لك ذكارا لك
رها بالك مطواعا اليك
مخبتا لك اواها منيبا
ربّ تقبّل دعوتى
واغسل حوبتى واجب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
دعا فرمایا کرتے تھے اے میرے رب!
میری امداد فرما اور مجھ پر کسی کی امداد نہ
فرما، مجھے فتح عطا فرما اور میرے اوپر
کسی کو فتح نہ دے اور مجھے تدبیر سمجھا اور
مجھ پر کسی کو تدبیر نہ سمجھا اور مجھے ہدایت
فرما اور میرے لیے ہدایت کو آسان فرما جو
مجھ پر ظلم کرے اس پر میری امداد فرما۔ اے
میرے رب مجھے اپنا شکر گزار بنا، یاد کرنے
والا اور ڈرنے والا بنادے، اپنی طرف
مطیع فرما، اپنے لیے رجوع کرنیوالا
بنا، گڑگڑانے والا، جھکنے والا بنا، اے
میرے رب! میری دعا قبول فرما

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

دعوتی و ثبت حجتی و اهد قلبی وسدد لسانی و اسلل سخیمۃ قلبی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ا ص ۲۲۷)

الاواہ بتشدید الواؤ وقد اختلف فی معنی الاواہ علی اقوال حاصلھا انہ الخاشع المتضرع فی الدعاء المؤمن التواب والموقن المنیب الحفیظ بلا ذنب المسبح المستغفر بلا خطاء الحلیم الرحیم المطیع المستکن الی اللہ تعالٰی الخائف الوجل الذاکر التالی للقرآن وھو ﷺ متصف بجمیع ذلک۔ (سبل الھدیٰ ج ۱۔ ص ۵۳۸)

میرے گناہوں کو دھودے، میری دعا کو قبول فرما اور میری دلیل کو ثابت کر میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سیدھی رکھ اور میرے دل کی میل کو دُور کردے۔

الاواہ واؤ کی شد کے ساتھ اسکے معنوں میں کئی مختلف اقوال ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ آپ خشوع کرنے والے، گڑگڑانے والے دعا میں، ایمان والے، توبہ کرنے والے اور یقین کرنے، رجوع کرنے، حفاظت کرنیوالے بغیر گناہ کے تسبیح کرنے والے، بخشش طلب کرنے والے بغیر خطا کے، بردبار، مہربان، مطیع، عاجزی کرنے والے اللہ کی طرف، ڈرنے والے، خوف کھانے والے، قرآن کو پڑھنے والے، ذکر کرنے والے۔ آپ تمام اوصاف کے ساتھ متصف ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الأوسط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار انصاف کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله :

" وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوْا شُهَدَاءَ
عَلَى النَّاسِ " (سورة البقرة ١٤٣)

العادل او الخيار من كل
شئ ويرحم الله تعالى القائل:
" يا اوسط الناس طرًا في
تفاخرهم - وفي تفاضلهم يا أشرف
العرب " وقد وصف الله تعالى
امته صلى الله عليه وسلم بذلك فقال
(وكذلك جعلنكم أمةً وسطًا)
اى عدولا اخيارا واهل دين وسط
بين الغلو والتقصير-

(سبل الهدى ج ١ ص ٥٣٨/٣٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور ہم نے تم کو انصاف
والی اُمت بنا دیا تاکہ تم مخالف
لوگوں کے مقابلہ میں گواہ رہو۔"
الاوسط کا معنیٰ انصاف کرنے
والے اور ہر چیز میں پسند کیے گئے
اور اللہ اس کہنے والے پر رحم فرمائے۔
اے فخر اور فضیلت میں بہترین
انسان اور اے اشرف العرب!
اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو وسطاً فرمایا ہے
" وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا "
یعنی انصاف والی اور بہترین اور ایسے
دین والی جو غلو اور تنقیص سے مبرا ہو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

سیدنا أوصل الناس ﷺ

ہمارے سردار تمام لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن عبد المطلب بن
ربیعۃ بن الحارث رضی اللہ عنہ
قال اجتمع ربیعۃ بن
الحرث و العباس بن
عبد المطلب فقال واللہ لو
بعثنا ھذین الغلامین
قال لی و للفضل بن عباس
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فکلماہ فامرھما علی ھذہ
الصدقات فادیا ما یؤدی
الناس و اصابا مما یصیب
الناس قال فبینما ھما
فی ذلک جاء علی بن ابی
طالب فوقف علیھما فذکر اللہ

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کا
بیان ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما ایک جگہ
اکٹھے ہوئے۔ ربیعہ نے کہا خدا کی قسم،
اگر ہم دو لڑکوں کو یعنی مجھے اور فضل بن
عباس کو حضور ﷺ کی خدمت
میں بھیجیں اور وہ دونوں آپ سے
بات کریں اور آپ ان دونوں کو صدقوں
پر تحصیلدار مقرر کریں وہ دونوں وہ چیز
ادا کریں جو لوگ ادا کرتے ہیں اور وہ
حاصل کریں جو لوگ حاصل کرتے ہیں۔
ان کی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حضرت
علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تشریف

ذلک فقال علی رضی الله عنه
لاتفعلا فوالله ما هو
بفاعل فانتحاه ربيعة بن
الحرث فقال والله ما
تصنع هذا الا نفاسةً
منك علينا فوالله لقد
نلت صهر رسول الله
صلی الله علیه وسلم فما نفسناه
عليك قال علیؓ ارسلوهما
فانطلقا واضطجع علیؓ
قال فلما صلی رسول الله
صلی الله علیه وسلم الظهر سبقناه
الی الحجرة فقمنا عندها
حتی جاء فاخذ باذاننا ثم
قال اخرجا ما تصرران ثم
دخل و دخلنا عليه وهو
يومئذ عند زينب بنت جحش
ثم تكلم احدنا فقال
يا رسول الله صلی الله علیه وسلم
انت ابرالناس واوصل
الناس وقد بلغنا النكاح
فجئنا لتومرنا علی

لائے اور کھڑے ہو گئے، ان دونوں
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی بات
کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ایسامت کرو، خدا کی قسم حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تحصیلدار مقرر نہیں کرینگے
لیکن ربیعہ بن حارث نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو خاموش کرا دیا اور کہا خدا
کی قسم تُو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد
ہے لیکن ہم تجھ پر رشک نہیں کرتے
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا
ان کو بھیج دو، پس وہ دونوں گئے اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے جب
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی
تو وہ دونوں آپؐ سے ملنے کے لیے حجرہ مُبارک
پر پہنچ گئے حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمارے کانوں کو پکڑا اور فرمایا نکالو
جو تم پوشیدہ رکھتے ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اندر چلے گئے اور ہم بھی اندر داخل ہوئے
اور آپؐ اس دن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
کے ہاں تھے۔ پس ہم نے آپؐ سے
بات چیت کی۔ پھر ہم میں سے ایک

بعض هذه الصدقات
فنودى اليك كما
يودى الناس ونصيب
كما يصيبون قال
فسكت طويلا حتى
اردنا ان نكلمه قال
وجعلت زينب تلمع
الينا من وراء الحجاب
ان لا تكلماه قال
ثم قال ان الصدقة
لاتنبغى لآل محمد
صلى الله عليه وسلم انما هى
او ساخ الناس ادعوا
لى محمية وكان
على الخمس ونوفل بن
الحرث بن عبد المطلب
قال فجاءاه فقال
لمحمية انكح هذا
الغلام ابنتك للفضل
ابن عباس فانكحه
وقال لنوفل بن الحرث
انكح هذا الغلام

بولا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو لوگوں کے ساتھ
بہت بھلائی کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ
بڑے صلہ رحم ہیں اور ہم جوان ہو گئے
ہیں اور اِس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ
آپ ﷺ ہمیں ان صدقات پر تحصیلدار مقرر
کر دیں جو لوگ ادا کرتے ہیں ہم بھی ادا
کریں گے اور جو لوگ حاصل کرتے ہیں ہم
بھی حاصل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
بہت دیر تک خاموش رہے حتّٰی کہ ہم نے
ارادہ کیا کہ آپ ﷺ سے پھر بات کریں
اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردے
کے پیچھے سے ہمیں اشارہ فرما رہی
تھیں کہ آپ ﷺ سے بات نہ کرنا۔ پھر
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صدقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کے لیے
حلال نہیں ہے یہ تو لوگوں کی میل کچیل
ہے۔ محمیہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ، وُہ
خمس پر منشی مقرر تھے اور نوفل بن حارث
بن عبد المطلب کو بلاؤ۔ وُہ دونوں
آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے
محمیہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اس لڑکے (یعنی فضل بن

ابنتك لى فانكحنى
وقال لمحمية اصدق
عنهما من الخمس
كذا وكذا۔

(الصحیح لمسلم ج ١- ص ٣٤٣)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال هرقل لابی سفیان
ماذا یأمرکم قلت یقول
اعبدوا الله وحدہ ولا
تشرکوا به شیئا واترکوا
مایقول اٰبائکم ویامرنا
بالصلوٰۃ والصّدق
والعفاف والصلة (الحدیث)

(الصحیح للبخاری ج ١ ص ٢)

عباس) کا نکاح اپنی بیٹی سے کردو،
اس نے نکاح کردیا اور نوفل بن حارث
کو فرمایا کہ اس لڑکے کا نکاح اپنی بیٹی
سے کردے' اس نے میرا نکاح اپنی
بیٹی سے کردیا اور آپ ﷺ نے محمیہ
کو یہ بھی فرمایا کہ خمس کے مال سے
ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کردو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ہرقل (روم کے
بادشاہ) نے ابوسفیان سے پوچھا
کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تمھیں کیا
حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ﷺ
فرماتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت
کرو اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ
اور جو تمھارے باپ دادا کہتے تھے
وہ چھوڑ دو اور ہمیں نماز کا حکم فرماتے
ہیں اور سچ بولنے کی تلقین فرماتے ہیں
اور پاکبازی کا حکم فرماتے ہیں اور
رشتہ داری کے تعلقات کو ملانے کا
حکم فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وزنۃ عرشک ورضی نفسک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اوفی الناس ذماماً صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار تمام جہان سے زیادہ وعدہ وفا درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اکثر ھم

حرمۃ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۳)

عن علی کرم اللہ وجہہ کان

رسول اللہ ﷺ اوفی

الناس ذمۃ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۲۹)

بکسر الذال

المعجمۃ ای اکثر ھم حرمۃ

واشدھم مھابۃ۔

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وماحملت من ناقۃ فوق رحلھا

ابر واوفی ذمۃ من محمد

(سبل الھدٰی ج ۱ ص ۵۳۸)

تمام جہاں سے زیادہ وعدے کا

احترام کرنے والے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس

ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ

وعدہ پورا کرنے والے تھے۔

ذِماما ذال کی کسرہ کے ساتھ،

معنی تمام سے زیادہ معزز اور سخت

رعب والے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں "کسی اونٹنی نے اپنے اوپر

حضرت محمد ﷺ سے زیادہ

نیک اور بارعب کو سوار نہیں کیا۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے پہلے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن قتادۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الناس فی الخلق و اٰخرھم فی البعث۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۱۴۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پیدائش میں لوگوں سے پہلے ہوں اور بعثت میں آخری ہوں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی حدیث الاسراء قال اللہ تعالیٰ وجعلتك اول النبیین خلقًا و اٰخرھم بعثًا۔ (رواہ البزار)

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ واقعۂ معراج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب! میں نے تجھے نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور ان کے آخر میں مبعوث فرمایا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اول الرسل خلقاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام پیغمبروں سے پیدائش میں پہلے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن العرباض بن سارية
السلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول انی
عبدالله فی ام الكتب لخاتم
النبيين وان ادم لمنجدل
فی طينته وسأنبئكم بتأويل
ذلك دعوة ابی ابراهيم و
بشارة عيسیٰ قومه و رؤيا
امی التی رأت انه خرج
منها نور اضاءت له قصور
الشام وكذلك تری
امهات النبيين صلوات الله
عليهم -

(مسند الامام احمد بن جنبل ج ۴ ص ۱۲۸)

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا۔ "بیشک میں اللہ کا بندہ
اصل کتاب (لوح محفوظ) میں نبیوں
کو ختم کرنے والا اس وقت سے ہوں جب
حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر ابھی مٹی میں گوندھا
جا رہا تھا اور میں ابھی اس کی تشریح تم کو
بتاؤں گا اور عنقریب اس کا مقصد تم کو
بتاؤں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (البقرۃ ۱۲۹)
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (الصف ۶)
اور میری والدہ کا خواب جو انھوں نے
دیکھا کہ ان سے ایک روشنی نکلی جس سے شام
کے محل چمک اٹھے اور اسی طرح پیغمبروں
کی مائیں خواب دیکھا کرتی تھیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اول شافع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے پہلے شفاعت کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انا قائد المرسلین
ولا فخر وانا خاتم
النبیین ولا فخر وانا
اول شافع واول مشفع
ولا فخر۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰ - شمار ۵۰)

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا سید ولد ادم یوم
القیمۃ ولا فخر وانا
اول من تنشق عنہ الارض
یوم القیمۃ ولا فخر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رسولوں کا قائد ہوں گا اور مجھے فخر نہیں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور مجھے فخر نہیں اور میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور میری سفارش قبول ہو گی اور مجھے فخر نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں، فخر نہیں اور میں پہلا وہ ہوں کہ جس کی قبر قیامت کے دن شق ہو گی، فخر نہیں اور میں سب سے پہلے قیامت

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

و انا اول شافع یوم القیمه ولا فخر۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲)

عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد اٰدم ولا فخر وانا اول من تنشق عنه الارض، وانا اول شافع و مشفع وبیدی لواء الحمد حتی اٰدم لمن دونه۔

(رواہ البیھقی۔ نہایۃ البدایۃ ج ۲ ص ۱۷۰)

کے دن سفارش کروں گا اور فخر نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا اور میں پہلا وہ ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سب اس کے نیچے ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أوّل العابدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بندگی کرنیوالوں سے مقدم درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ اِلی قولہ ؛

" قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○

(سورۃ الزخرف ۸۱)

قیل معناہ ان کان
للہ ولد فی زعمکم فَاَنَا
اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ للہ الموحدین
لہ من اھل مکۃ یعنی
لست قائلا کما زعمتم

(تفسیر مظھری ج ۸ ۔ ص ۳۶۵)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" آپ فرما دیجیے بفرضِ محال رحمٰن کے
بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔"

کہا گیا ہے کہ اس آیت کا معنیٰ یہ
ہے کہ اگر تمہارے گمان میں رحمٰن کی
اولاد ہے تو میں مکہ والوں میں سب سے
پہلا ہوں جو اللہ کی توحید کا قائل ہوں،
جس طرح تم کہتے ہو میں بالکل ایسی
بات نہ کہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا أول المسلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے پہلے مسلمان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" لَاشَرِيْكَ لَهٗ ج وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ "○

(سورة الانعام - ١٦٤)

وإشارة الى قوله :

" قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ
اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ
الدِّيْنَ ○ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ
اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ "○

(سورة الزمر ١١، ١٢)

قال السدی رحمة اللہ علیہ
یعنی من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم

(تفسیر ابن کثیر ج ٤ - ص ٤٨)

اِشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اس کا کوئی شریک نہیں اور
مجھ کو اِسی کا حکم ہوا ہے اور میں
سب سے پہلا مسلمان ہوں "۔

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" آپ فرما دیجیے مجھے حکم ہوا ہے
کہ میں اللہ کی خالص عبادت
کروں اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں
سب سے پہلا فرمانبردار ہوں "۔

حضرت سدی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ مجھے حکم
دیا گیا ہے کہ میں اس اُمت میں سب سے
پہلا فرمانبردار ہوں ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ط

"قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○"

(سورة المؤمن ٦٦)

"آپ فرما دیجئے کہ میں منع کیا گیا ہوں کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین کا تابعدار ہو جاؤں"

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام فی الصلوٰة قال وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوٰتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک له و بذلك امرت و انا من اول المسلمین (الحدیث)

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۷۸)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے میں نے اپنے چہرہ کو یک طرفہ، اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا أول مشفع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جن کی سفارش سب سے پہلے منظور ہوگی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال
حدثنی نبی الله صلی اللہ علیہ وسلم
انی لقائم انتظر امتی
تعبر علی الصراط اذ
جاءنی عیسیٰ علیہ السلام فقال
هذه الانبیاء قد جاءتك
یا محمد یشتکون او قال
یجتمعون الیك ویدعون
الله عزوجل ان یفرق
جمع الامم الی حیث
یشاء الله لغم ما هم
فیه والخلق ملجمون
فی العرق واما المؤمن
فهو علیه کالزکمة

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مجھ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا کہ میں کھڑا ہو کر اپنی امت کا
انتظار کرونگا کہ وہ پل صراط سے گزر جائے
اچانک میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آئیں گے اور پھر کہیں گے کہ اے محمدؐ!
یہ تمام پیغمبر آپ کے پاس آئے ہیں اور
شکایت کرتے ہیں۔ یا یہ کہا کہ وہ تمام
اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں اور
اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ تمام امتوں کو
جہاں چاہے علیحدہ علیحدہ کردے، کیونکہ وہ
بڑے غمگین ہیں اور لوگ پسینے سے لگام
دیے گئے ہیں مومن تو ایسا ہوگا جیسے زکام
کی حالت اور کافر کو موت کی غشیاں طاری

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

و اما الکافر فیتغشاه الموت قال قال عیسیٰ انتظر حتی ارجع الیك قال فذهب نبی الله ﷺ حتی قام تحت العرش فلقی مالم یلق ملك مصطفی ولا نبی مرسل فاوحی الله عزوجل الی جبریل اذهب الی محمد ﷺ فقل له ارفع رأسك سل تعط واشفع تشفع قال فشفعت فی امتی ان اخرج من کل تسعة و تسعین انسانا واحدا قال فمازلت اتردد علی ربی عزوجل فلا اقوم مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله عزوجل من ذلك ان قال یا محمد ﷺ ادخل من امتك من خلق الله عزوجل من شهد انه لا إله الا الله یوما واحدا مخلصا و مات علی ذلك -

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ص۱۷۸)

ہونگی۔ حضور ﷺ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰؑ! میرا انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں۔ اللہ کے نبی چلے جائینگے حتیٰ کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، وہاں آپ اس چیز کی ملاقات کریں گے، جس کی ملاقات نہ کسی چُنے گئے فرشتے نے کی ہے نہ نبی مُرسل نے کی ہے پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان کو کہو کہ سر اٹھایئے مانگیے ملے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ فرمایا پھر میں اپنی اُمت کی سفارش کروں گا۔ حکم ہوگا کہ ننانوے میں سے ایک کو نکال لو۔ میں اپنے رب کے پاس باری باری جاکر سفارش کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے دے گا اور فرمائے گا کہ اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اپنی اُمت کے اس شخص کو نکال لیجیے جس نے کبھی ایک بار خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہو اور اسی پر موت آگئی ہو۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ازال اشفع و اشفع او
قال و یشفعنی ربّی
عزّ وجل حتی اقول
ای رب شفعنی فیمن قال
لا اله الا الله۔ (رواہ البزار)

(نهاية البداية لابن کثیر ج ۲ ص ۱۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں لگاتار سفارش
کرتا رہوں گا اور کرتا ہی رہوں گا یا
یہ فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ میری شفاعت
قبول فرماتا رہے گا حتّٰے کہ میں کہونگا
کہ اے میرے ربّ میری شفاعت
ان لوگوں کے بارے میں قبول فرما
جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے تھے۔

عن بریدة رضی اللہ عنہ سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انی لارجو ان اُشَفَّعَ یوم
القیامة عدد ما علی
الارض من شجرة و مدرة۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۴۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے کہ
میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت
کے دن زمین کے درختوں اورجہان
کے پتھروں کے برابر (اُمّت کے
حق میں) میری شفاعت قبول
ہوگی۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك ... واتوب اليه

سیدنا اول من تنشق عنه الارض ﷺ

ہمارے سردار جن کی قبر سب سے پہلے کھلے گی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی (ﷺ) قال انا اول من تنشق عنه الارض فاكسٰى۔

(رواہ فی جامع الاصول - مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں پہلا وہ شخص ہوں جس سے زمین شق ہوگی، قبر سے نکلتے ہی مجھے لباس پہنا دیا جائے گا۔

عن ابی سعيد رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انا سيد ولد ادم يوم القيمة ولا فخر وانا اول من تنشق عنه الارض يوم القيمة ولا فخر وانا اول شافع يوم القيمة ولا فخر۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور فخریہ نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جس سے قیامت کے دن زمین شق ہوگی اور مجھے فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنیوالا ہوں قیامت کے دن اور فخریہ نہیں کہتا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا اول المؤمنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے پہلے ایمان لانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ "

(سورة الاعراف ۱۴۳)

و إشارة إلى قوله :

" اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَلَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ "

(سورة الشعرآء ۵۱)

عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول بينما راعٍ فى غنمه عدا عليه الذئب

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں "

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" ہمیں امید ہے کہ ہمارا ربّ ہماری خطائیں بخش دے اس لیے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ ایک دفعہ ایک بکریوں کا چرواہا بکریاں چرا رہا تھا بکریوں پر بھیڑیے نے حملہ کیا اُن میں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

فاخذ منها شاةً فطلبه
الراعی فالتفت الیه
الذئب فقال من لها
یوم السبع یوم لیس
لها راعٍ غیری و
بینما رجلٌ یسوق
بقرة قد حمل علیها
فالتفتت الیه فکلمته
فقالت إنی لم اخلق
لهذا ولکنی خلقت للحرث
فقال الناس سبحان الله
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فانی اومن بذلك
و ابوبکر و عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہما۔

(صحیح البخاری ج ۱ ۔ ص ۵۱۷)

سے وہ ایک بکری کو اٹھا کرلے گیا پس
چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔
بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور
بولا کون ہوگا بکریوں کا محافظ درندوں
والے دن جس دن میرے سوا ان بکریوں
کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ اور ایک دفعہ
ایک آدمی گائے پر سوار ہو کر اسے لیے جا
رہا تھا۔ گائے نے اس کی طرف دیکھا
اور اس سے کلام کیا۔ وہ بولی اللہ کے
بندے! میں سواری کے لیے پیدا نہیں
کی گئی بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا
کی گئی ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ
(گائے باتیں کرتی ہے) حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کے ساتھ
ایمان لاتا ہوں اور حضرت ابوبکر و
حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایمان لائے

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

سیدنا الأولی ﷺ

ہمارے سردار لائق تر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ "

(سورة الاحزاب ٦)

اى الاولى بالمؤمنين من انفسهم اى اجدر واحرى فى كل شئ من امور الدنيا والدين من انفسهم۔

(سبل الهدى ج١ ص٥٢٩)

عن ابى هريرة رضي الله عنه عن النبى ﷺ قال مامن مومن الا و انا

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

نبی ﷺ مومنین کے ساتھ خود اُن کے نفسوں سے بھی زیادہ لائق تر ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

"اُولیٰ بالمؤمنین من انفسھم" کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ بہت ہی لائق ہیں، ہر چیز میں، اگرچہ وہ امورِ دنیا ہوں یا امورِ دین، ان کی جانوں سے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضورِ اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں

اولی الناس به فی الدنیا والآخرة اقرؤوا ان شئتم (النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم) فایما مؤمن ترک مالا فلیرثه عصبته من کانوا، وان ترک دینًا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاه۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ - ص ۴۶۸)

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن ترک دینًا اوضیاعًا فالی ومن ترک مالا فللوارث۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ - ص ۴۶۴)

مومنوں سے ہر کام میں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، میں زیادہ لائق تر ہوں اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ آیت پڑھو "نبی لائق تر ہیں مومنوں کی جانوں سے۔" جو ایمان والا ترکہ چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کو تقسیم کریں، خواہ وُہ کوئی ہوں اور جو قرضہ یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے، مَیں اس کا ذمہ دار ہوں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں ہر مومن کے ساتھ اس کی جان سے لائق تر ہوں اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ جائے وہ میرے ذمّے ہیں اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ وارثوں کے لیے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اھدب الاشفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ۔ دراز مژگاں ۔ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضخم
الھامة عظیم العینین
اھدب الاشفار مشرب
العینین حمرة کث اللحیة
ازھر اللون اذا مشی
تکفا کانما یمشی فی
صعد واذا التفت التفت
جمیعا شثن الکفین
و القدمین ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد
ج ۱ ۔ ص ۴۱۰)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
بزرگ سر، بزرگ چشم، دراز مژگان،
جادو بھری آنکھوں والے، انبوہ ریش
شگفتہ رنگ والے تھے۔ جب آپ
چلتے تو جھول کر چلتے گویا آپ اوپر
سے نیچے کو آرہے ہیں۔ جب پیچھے مڑ
کر دیکھتے تو سارے کے سارے گھوم
جاتے۔ آپ بھاری ہتھیلیوں اور
بھاری پاؤں والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا أهل الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　اللہ والے　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان لله اهلين من الناس فقيل من اهل الله منهم قال اهل القران هم اهل الله وخاصته

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٣ ص ١٢٧
فضائل القرآن لابن کثیر ص ٨٧)

روی ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لما استعمل عتاب بن اسيد على اهل مكة قال له يا عتاب اتدری على من استعملتك استعملتك على اهل الله

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں اللہ والے ہیں۔ پوچھا گیا کہ اللہ والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا قرآن والے ہی اللہ والے ہیں اور اس (اللہ) کے خاص الخاص ہیں۔

روایت کی گئی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ پر حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو گورنر مقرر فرمایا تو آپ نے اسے فرمایا اے عتاب! کیا تجھے معلوم ہے میں نے تجھے کن لوگوں پر گورنر مقرر فرمایا ہے، میں نے تجھے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

فاستوص بهم خيرًا يقولها ثلاثًا.

(القرٰی لقاصد ام القرٰی ص ۶۰۰)

قال ابن ابی ملیکة رضی اللہ عنہ كان اهل مكة فيما مضىٰ يلقون فيقال لهم يا اهل الله وهذا من اهل الله

(القرٰی لقاصد ام القرٰی ص ۶۰۰)

قال ابن جریج لما اهلك الله ابرهة صاحب الفيل وسلط عليه الطير الابابيل عظم جميع العرب قريشًا واهل مكة وقالوا هم اهل الله.

(کتاب الاسماء واللغات لامام النووی ج ۲ ص ۱۸)

اللہ والوں پر گونہ متعدد فرمایا ہے۔ میری طرف سے ان کے حق میں وصیّت قبول کرو کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا ہوگی آپ ﷺ نے یہ الفاظ مبارکہ تین مرتبہ فرمائے۔

حضرت ابنِ ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکّہ مکرمہ کے اگلے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہوتا تھا پس ان کو اہل اللہ کے سا خطاب ہوتا تھا اور یہ بھی کہا جاتا تھا کہ یہ آدمی اہل اللہ میں سے ہے۔

حضرت ابنِ جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابرہہ ہاتھی والے کو تباہ کیا اور ان پر ابابیل پرندے مسلّط کیے تو تمام عرب نے قریش اور مکّہ والوں کی بڑی عزّت کی اور انہوں نے ان کو اہل اللہ کا خطاب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ایۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کی نشانی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

روی ابن المنذر عن مجاهد رحمۃ اللہ علیہ فی قوله تعالی (سنريهم اياتنا فی الآفاق) قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه العلامة الظاهرة قال الراغب رحمۃ اللہ علیہ واشتقاقها من ای لانها تبين شيئا من شئ او من اوی اليه لانه يؤوی اليها ليستدل بها علی المطلوب۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۲۰)

وسمی بذلك لأن الله تعالی جعله علما علی

ابن المنذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے (سنریھم ایاتنا فی الآفاق) میں ایاتنا سے مراد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لیا ہے کیونکہ آپ ظاہری علامت ہیں۔ امام راغب فرماتے ہیں اسکا مادہ ای سے ہے کیونکہ وہ نشانی کو دوسری نشانی سے جدا کرتی ہے یا جو اس کی طرف جگہ پکڑے کیونکہ وہ اس لیے جگہ پکڑتا ہے تاکہ وہ اس سے اپنے مطلوب پر استدلال کرے۔

اور یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے

طریق الهدی ، وعلما
یستدل به علی الفوز
الأبدی ویقتدی به
وقرئ (إن الذین کفروا
بآیة الله لهم عذابٌ
شدید) قیل المراد
بها سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم
(سبل الهدی ج ۱ ص ۵۲۰)

عن مجاهد رحمة الله علیه فی
قوله : "سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا
فِی الْاٰفَاقِ" قال محمد
صلی الله علیه وسلم
(رواه عبد بن حمید و ابن جریر
فتح القدیر للشوکانی ج ۴ ص ۵۰۹)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت
کا جھنڈا بنایا ہے اور علم ہیں تاکہ ابدی
کامیابی پر آپ سے دلیل پکڑی جائے
اور اقتدا، حاصل کی جائے اور یہ آیت
ان الذین کفروا بایۃ اللہ
لھم عذابٌ شدید سے مراد ہمارے
سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ کے اس فرمان "سَنُرِیْھِمْ
اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ" میں
اٰیٰتِنَا سے مراد حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حفصة رضی اللہ عنہا
قالت کانت ام عطیة
رضی اللہ عنہا لا تذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا قالت بابا
فقلت اسمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا
قالت نعم بابا قال
لتخرج العواتق و ذوات
الخدور و الحیض فیشهدن
الخیر و دعوة المسلمین
و تعتزل الحیض المصلی
(سنن النسائی ج ۱ ص ۲۱، صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۳۲)

بابا بموحدتین
بینهما همزة مفتوحة و

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا
بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا
جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بابا کہتیں
میں نے کہا کیا تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے۔ اُس نے
کہا ہاں بابا نے فرمایا کہ عید کے دن
جوان لڑکیاں اور با پردہ اور حیض
والیاں بھلائی حاصل کرنے کے لیے
(عیدگاہ میں) نکلیں۔ اور مسلمانوں
کی دُعاؤں میں شامل ہوں۔ لیکن
حیض والیاں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں۔
بابا دو با کے ساتھ درمیان میں
ہمزہ مفتوحہ اور آخر میں ہمزہ مخففہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

الثانية خفيفة .

(فتح الباری مصری ج ۲ . ص۲۶۹)

وفی روایۃ سلیمان بن حرب عن حماد رحمۃ اللہ علیہ عند الاسماعیلی قالت امرنا بابا بکسر الموحدۃ بعدها همزة مفتوحة ثم موحدة ممالة وعلى هذا فكانه فی روایۃ الحجبی كذلك لكن بابدال الهمزة يا تحتانية فتصير صورتها بِيْبَا .

(فتح الباری مصری ج ۲ - ص۲۶۴)

حضرت سلیمان بن حرب حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں جو اسماعیلی میں ہے۔ اس نے کہا کہ ہمیں بابا نے حکم دیا ب کا کسرہ اس کے بعد همزہ مفتوحہ پھر ب مالہ والی اور حجبی کی روایت اسی طرح ہے۔ لیکن همزہ کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔ تو اس کی شکل بیبا کی سی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البارع صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار زمانے بھر میں افضل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

مِنْ بَرَعَ الشَّیْئُ
مثلث الراء براعۃً و بروعا إذا فاق أقرانَه فضلاً و عِلماً و رجح علیھم حِلماً و حُکماً۔

(سبل الھدی ج ۱ ص ۵۴۰)

الفائق اقرانہ علماً و فضلاً۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۴)

برع - براعۃ - تمام شدن در فضل گذشتن از اصحاب در دانش (صراح ج ص ۳)

فاق اصحابہ فی العلم وغیرہ۔ (القاموس ج ۳ ص)

برع الشیٔ سے ر کے ساتھ مصدر براعۃ و بروعا جب اپنے ہمعصروں پر فضل و علم سے بڑھ جائے۔ اور بردباری اور فیصلے کی وجہ سے بھاری ہو۔

آپ ﷺ اپنے زمانے کے لوگوں پر علم و فضل سے افضل تھے۔

براعۃ فضیلت میں پورا ہونا اور دانائی میں اپنے ساتھیوں سے آگے نکل جانے کو کہتے ہیں۔
جو اپنے ہمعصروں سے علم وغیرہ میں بڑھ جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البارقلیط ﷺ

ہمارے سردار حق و باطل کے درمیان فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجا اللہ آپ پے

(البارقلیط) بباء
موحدة فالف فراء مكسورة
فقاف ساكنة فلام
فمثناة تحتية فطاء مهملة
قال القاضي هو اسمه ﷺ
في الانجيل. ومعناه روح
القدس وقال ثعلب: الذي
يفرق بين الحق والباطل
وقيل الحامد. وقيل الحماد
وقال الشيخ تقي الدين الشمني
رحمة الله عليه واكثر اهل الانجيل
على ان معناه المخلص
(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۴۰)

(البارقلیط) ب پھر الف آگے
را کسرہ والا آگے ق پھر لام آگے ی
پھر ط بے نقطہ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ
کہتے ہیں۔ کہ یہ اسم گرامی آپ کا انجیل
میں ہے۔ اس کا معنی روح القدس
ہے۔ امام ثعلب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں جو سچ اور جھوٹ کے درمیان
فرق کرے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا
معنی تعریف کرنے والا ہے۔ اور
یہ بھی کہا گیا ہے کہ زیادہ تعریف کرنے
والا۔ شیخ تقی الدین شمنی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ اکثر اہل انجیل اس کا
معنی خلاصی دلوانے والا کرتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الباطن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پوشیدہ** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

فهو المطلع على
بواطن الامور بواسطة
ما يوحيه الله تعالىٰ اليه.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج۳ ص۱۲۳)

وكان معناه فى
حقه صلى الله عليه وسلم الذى
لا تدرك غاية مقامه
وعظم شانه الذى
خصه الله تعالى به لقصر
العقول عن ذلك وقد اشار
الى ذلك صاحب البردة
رحمة الله عليه بقوله :

اعيى الورى فهم معناه فليس يرى
للقرب والبعد فيه غير منفحم

جو اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ
امور پر وحی کے ذریعے اطلاع
پائے۔

الباطن کا معنی آپؐ کے حق
میں یہ ہوگا جس کے مقام کی انتہا کا
ادراک نہ ہو۔ بلندی مرتبہ جسکو اللہ تعالیٰ
نے آپؐ کے لیے خاص کیا ہے۔
وہاں تک بات کرنے سے لوگوں
کی عقلیں کام نہ کر سکیں۔ قصیدہ
بردہ والے نے اس کی طرف اشارہ
کیا ہے۔ "جہاں اس کے معنی پانے
سے تھک گیا ہے۔ اس کے
قرب وبعد میں مقابلہ نہیں ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

كالشمس تظهر للعينين من بعد
صغيرة وتكل الطرف من امم
وكيف يُدرِكُ فِي الدنيا حقيقتهٗ
قوم نيام تسلوا عنه بالحلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر
وانه خير خلق الله كلهم
صلى الله عليه وسلم وزاده شرفا
فضلا لديه۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۴۰/۵۴۱)

جیسے سورج جو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور آنکھ اس کے دیکھنے سے تھک جاتی ہے۔ دنیا میں ان کی حقیقت اس قوم کو کیسے معلوم ہو جو خوابِ غفلت میں سو رہی ہے۔ حقیقت میں آپؐ بشر ہی ہیں۔ لیکن مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر ہیں۔ اللہ آپؐ پر درود بھیجے اور آپؐ کے شرف و فضل کو زیادہ فرمائے۔

والباطن اى العالم بما بطن من قولهم فلان يبطن امر فلان : اى يعلم داخلة امره۔

(فتح القدير ج ۵ ص ۱۶۲)

اور باطن کے معنی خفیہ امور کو جاننے والا۔ عرب کا محاورہ ہے فلان یبطن امر فلان یعنی وہ اس کی اندر کی حقیقت سے واقف ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البالغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار احکامِ الٰہی پہنچانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ط "

(سورة الانعام ١٤٩)

عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل ابن اللُّتبيةؓ على صدقات بنی سلیم فلما جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاسبہ قال ہذا الذی لکم و ہذہ ہدیۃ اہدیت لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہلا جلست فی بیت ابیک و

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"فرما دیجئے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے دلیل پہنچنے والی"۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہؓ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ پر عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ زکوٰۃ لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ نے اس سے حساب لیا تو اس نے عرض کیا۔ یہ تو زکوٰۃ ہے۔ اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے۔ تو اس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیت امك حتی تاتیك
ھدیتك ان کنت صادقا
ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فخطب الناس فحمد اللہ
واثنیٰ علیہ ثم قال
اما بعد فانی استعمل
رجالاً منکم علیٰ امور مما
ولّانی اللہ فیاتی احدھم
فیقول ھذا الذی لکم
وھذہ ھدیۃ اھدیت لی
فھلّا جلس فی بیت ابیہ
وبیت امہ حتی تاتیہ
ھدیتہ ان کان صادقا
فواللہ لا یاخذ احدکم منھا
شیئًا قال ھشام بغیر حقہ
الاجاء اللہ یحملہ یوم القیٰمۃ
الا فلا اعرفن ماجاء اللہ
رجل ببعیر لہ رغاء اوبقرۃ
لھا خوارٌ اوشاۃ تیعر ثم
رفع یدیہ حتی رایت بیاض
ابطیہ الاھل بلّغت۔

(صحیح البخاری ج ٢۔ ص ١٠٦٨)

فرمایا تو اپنے ماں اور باپ کے گھر میں کیوں نہ
بیٹھ گیا تاکہ تیرے پاس تیرا ہدیہ آتا اگر تو
سچا ہے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی
تعریف مکرر سہ کرر کی۔ پھر فرمایا اما بعد میں
تم میں سے کسی شخص کو ان ممالک پر جو
اللہ نے میرے تحت کئے ہیں عامل بنا کر
بھیجتا ہوں اور وہ میرے پاس آکر کہتا
ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ
دیا گیا ہے پس کیوں نہ بیٹھا رہا وہ اپنے
ماں اور باپ کے گھر میں تاکہ اس کے پاس
اس کا ہدیہ آتا اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی
قسم جو شخص کوئی چیز بغیر حق کے لے گا
تو وہ اس کو اٹھا کر قیامت کے دن پیش ہو
گا۔ خبردار میں نہ دیکھوں کہ ایک آدمی
نے اونٹ اٹھایا ہوا ہو اور وہ بول رہا
ہو یا گائے اٹھائی ہو اور وہ آواز کرتی
ہو۔ یا بکری اٹھائی ہو اور وہ بولتی ہو۔ پھر
آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ حتیٰ کہ
میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی
کو دیکھا فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ میں
نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

سیدنا البائس ﷺ

حمارے سردار | مسکین | ﷺ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال کان فیما دعا به
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
حجة الوداع اللھم انك
تسمع کلامی وتری مکانی
وتعلم سری وعلانیتی
ولا یخفی علیك شئ من
أمری انا البائس الفقیر
المستغیث المستجیر الوجل
المشفق المقر المعترف
بذنبه اسألك مسألة
المسکین وابتھل الیك
ابتھال الذلیل وادعوك
دعاء الخائف الضریر

حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو دعائیں
مانگیں ان میں سے ایک یہ دعا
بھی تھی۔ اے اللہ بے شک تو میری
بات سن رہا ہے اور میری جگہ دیکھ
رہا ہے۔ اور میرے پوشیدہ اور
ظاہر کو جانتا ہے۔ میرے کاموں میں
سے تجھ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے
میں بے نوا فقیر فریادی پناہ لینے والا
خوف کھانے والا، ڈرنے والا اقراری
اعتراف کرنے والا اپنے گناہوں کا
سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے مسکینوں کی

من خضعت لك رقبته
وفاضت لك عبرته، وذل
لك جسده ورغم لك انفه
اللهم لا تجعلني بدعائك
رب شقيا وكن بي رؤوفا
رحيما، يا خير المسئولين
ويا خير المعطين۔

(رواه الطبراني [illegible]
ج ٥ ص [illegible])

عن ابي طلحة رضي الله عنه
قال شكونا الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الجوع ورفعنا عن
بطوننا عن حجر حجر فرفع
رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن حجرين۔

(جامع الترمذي ج ٢ ص [illegible])

البائس ذو البؤس
وهو شدة الفقر۔

(فتح القدير ج ٣ ص [illegible])

طرح مانگتا ہوں اور ذلیلوں کی طرح
زاری کرنے والا ہوں۔ تجھ سے
خوف زدہ، آفت رسیدہ کی طرح
مانگتا ہوں اس شخص کی طرح جس کی
گردن تیرے لیے ذلیل ہو گئی، جس
کے آنسو تیرے لیے جاری ہوئے
اور جسم ذلیل ہوا اور ناک خاک آلودہ
ہوئی۔ اے اللہ مجھے اپنی دعا میں
بدبخت نہ کرنا اور میرے ساتھ
شفقت کرنے والا مہربان ہو جا
اے سب سے بہتر جس سے سوال کیا گیا
اور اے سب سے بہتر عطا کرنے والے

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھوک کی شکایت کی اور
اپنے پیٹوں سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک
پتھر باندھا ہوا دکھایا۔ آپ نے اپنے
بطن مبارک سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر
باندھے ہوئے دکھائے۔

البائس۔ فاقہ زدہ اور وہ سخت
فقیری کو کہتے ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا الباهرُ صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار　روشن چاند　درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ان الله سبحانه وتعالیٰ قال لموسیٰ علیه السلام ان محمداً هو البدر الباهر ای لانه بهر بنوره نور الانبیاء ای غلبه فی الاضاءة لکثرة الانتفاع به و الاقتباس منه، مأخوذ من قولهم بدرٌ باهر أی غالبٌ نوره نورَ الکواکب. أو لانه صلی الله علیه وسلم غلب بحسنه جمیع الخلائق من قولهم بهرت فلانة النساء أی غلبتهن حسنا أو لأنه

اللہ وحدہٗ لاشریک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی روشن چاند ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے نور سے تمام پیغمبروں کے نور کو ماند کردیا یعنی روشنی کی وجہ سے تمام پر غالب آئے کیونکہ آپ ﷺ سے بہت زیادہ نفع حاصل کیا گیا۔ اور یہ بدر بھر سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کا معنی ہے۔ وہ چاند جس کی روشنی ستاروں پر غالب آجائے یا اس وجہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حسن کی وجہ سے تمام مخلوق پر غالب آگئے۔ ان کا یہ قول "بهرت فلانة النساء"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

ظاہر الحجۃ من قولہ:
لقد بَهَرْتَ فلا
تَخْفَىٰ على أحدٍ۔
إلا على أكْمهٍ
لا يَعْرِفُ القمرَا

(سبل الھدی والرشاد ج ۱ ۔ص ۵۴۱)

یعنی وُہ عورت اور عورتوں پر حُسن
کے ذریعے غالب آگئی۔ یا یہ کہ آپ
کے دلائل ظاہر تھے۔ جیسے شاعر کے
قول میں ہے۔ آپ روشن ہیں۔ اور
آپ کی روشنی کسی پر مخفی نہیں صرف
اسی پر مخفی ہے۔ جو شب کور ہو۔
جو چاند کو نہیں پہچانتا۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قال انشق القمر على عهد
رسول الله ﷺ فرقتين
فرقةٌ فوق الجبل و
فرقة دونه فقال رسول الله
ﷺ اشهد۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۲۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ زمانہ نبوی
میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا
پہاڑ کے اُوپر تھا۔ دُوسرا کچھ نیچے
حضُور اقدس ﷺ نے فرمایا
گواہ رہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۔
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الباھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حسین و جمیل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الباھی اخرہ تحتیة
ای الحسن الجمیل ۔
(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج۳ ص۱۲۳)

اسم فاعل من البھاء
والحسن و الرونق ۔
(سبل الھدٰی ج۱ ۔ ص۵۴۱)

و اَبْھَی الرَّجُلُ حَسُنَ
وجھُہ ۔
(القاموس ج۴ ۔ ص۳۰۶)

بھو ۔ بھا ۔ خوبی
(صراح ۔ ج ۲ ۔ ص ۴۳۰)

الباھی کے آخر میں ی ہے جس
کا معنی ہے خوبصورت جمیل ۔

بھاء سے اسم فاعل کا صیغہ ہے
جس کا معنی خوبصورتی اور رونق ہے

عربوں کا محاورہ ہے
اَبْھَی الرَّجُلُ جس کا چہرہ
خوبصورت ہو ۔
بھاء کا معنی خوبصورتی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البحرُ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — سمندر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

في الأصل، خلاف البر ثم غلب على الماء الكثير الواسع العمق، ويطلق على كل نهر عظيم، ويقال للفرس الواسع الجري بحر. وسمي به صلى الله عليه وسلم كما في قصص الأنبياء للكسائي لأن الله سبحانه وتعالى قال لبعض أنبيائه إن محمداً البحرُ الزاخرُ. أي لعموم نفعه لأنه طاهر نفسه مطهر لغيره ممن اتبعه، ولسعة كرمه

البحر اصل میں خشکی کا اُلٹ ہے پھر یہ نام گہرے وسیع پانی پر استعمال ہوتا ہے اور بڑے دریا پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے۔ وُہ گھوڑا جو تیز دوڑے اس کو بھی بحر کہا جاتا ہے یہ اسمِ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک نے اپنے بعض پیغمبروں کی زبان پر ان محمدًا البحرُ الزاخرُ۔ فرمایا ہے۔ جس طرح کہ علامہ کسائی کی قصصِ انبیاء میں مذکور ہے۔ یا بوجہ عام نفع ہونے کے کیونکہ آپ اپنے نفس میں بھی پاک ہیں اور اپنے پیروکار

فقد قال أنس رضي الله عنه :
ما سئل رسول الله ﷺ
على الإسلام شيئا إلا
أعطاه ۔ قال فسأله رجل
غنما بين جبلين فأعطاه
إياها ، فأتى قومه فقال :
ياقوم أسلموا فوالله إن
محمدا ليعطى عطاء من
لا يخاف الفقر ۔

(سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۴۲-۵۴۱)

کو بھی پاک کرتے ہیں ۔ اور بوجہ آپ کی سخاوت کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے جو بھی اسلام کے بارے میں مانگا جاتا آپ دے دیتے حتیٰ کہ ایک آدمی نے آپ سے دو پہاڑوں کے درمیان جو بکریاں تھیں مانگیں ۔ آپ نے اس کو دے دیں ۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا ۔ اور اس نے قوم کو کہا کہ اے قوم مسلمان ہو جاؤ ۔ اللہ کی قسم محمد ﷺ اتنی بخشش فرماتے ہیں کہ آپ کو کسی قسم کی فقیری کا کوئی خوف نہیں ۔

عن انس رضي الله عنه قال
كان النبى ﷺ
لا يدّخر شيئًا لغدٍ ۔ ٥١

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کل کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہ کرتے تھے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البدر ﷺ

ہمارے سردار چودھویں رات کے چاند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال ابن عائشة رضی اللہ عنہ
لما قدم رسول الله ﷺ
المدينة جعل النساء و
الصبيان يقلن :

طلع البدر علينا
من ثنيات الوداع
وجب الشكر علينا
ما دعا لله داع

(تاریخ ابن کثیر ج ٣ - ص ١٩٧)

(مدارج النبوۃ - ج ٢ - ص ٨٩)

القمر المستكمل،
سمی بدرا لتمامه
ﷺ و لكماله
و علوّ شرفه و فی قصص

حضرت ابن عائشہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس ﷺ
نے مدینہ منورہ میں قدم مبارک رکھا تو
عورتیں اور بچے یہ شعر پڑھتے تھے۔
"ہم پر وداع کی چوٹیوں سے چودھویں
رات کا چاند طلوع ہوا جب تک
اللہ کو لوگ پکارتے رہیں گے۔ اس
وقت تک ہم پر اس کا شکر واجب
ہے۔

پورا چاند۔ یہ اسمِ گرامی حضورِ
اقدس ﷺ کا اس لیے رکھا
گیا ہے کہ آپ اپنے کمال اور بلندی
شرف میں پورے بدر تھے۔ اور

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

الکسائی أن الله تبارك وتعالیٰ قال لموسیٰ علیہ السلام فی مناجاته :

إنّ محمّدا هو البدر الباهر والنّجم الزاهر والبحر الزاخر۔

(سبل الھدیٰ والرشاد ج ١ ۔ ص ٥٤٢)

و در بعضے روایات ایں زبان آمدہ "ایها المبعوث فینا بالامر المطاع"۔

(مدارج النبوۃ ج ٢ ص ٨٩)

و مروی است از انس رضی اللہ عنہ کہ گفت من دراں زمان پسرے بودم ہشت یا نو سالہ یاد دارم کہ روزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمدینہ منورہ درآمد در و دیوار بنور طلعت او روشن شد ہمچنانکہ آفتاب طلوع کند۔

(مدارج النبوۃ ج ٢ ص ٨٩)

علامہ کسائی نے اپنی قصص میں بیان کیا ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو یہ مناجات سکھائی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بدر روشن ہیں۔ اور چمکنے والے ستارے ہیں اور گہرے سمندر ہیں۔

اور بعض روایتوں میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ وُہ جو مبعوث کیے گئے! واجب الامر کے ساتھ ہم میں بھیجے گئے"۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں اس وقت کوئی آٹھ یا نو سال کا لڑکا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو آپ کے طلوع کی روشنی سے مدینہ منورہ کے در و دیوار آفتاب کی طرح روشن ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا بدر صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار چودھویں رات کے چاند درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

انہ قیل فی تفسیر
قوله تعالیٰ : " وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ
اللّٰهُ بِبَدْرٍ " ان المراد
به محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
انه من اسمائه والیه
الاشارة بقوله تعالیٰ،
" طٰهٰ ۝ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ۝ " وذلك
لطه من العدد اربعة
عشر وهو كمال البدر
(رحلة الشتاء والصيف لمحمد بن
عبد الله الحسيني الموسوي ص ۱۲۱)

" لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ
بِبَدْرٍ " (اٰل عمران ۱۲۳)
بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری بدر
کے ساتھ امداد فرمائی - اس آیت
کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ بدر سے
مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
اور بدر آپ کا اسم گرامی ہے - اور
اللہ کے فرمان طٰہٰ ۝ مَا
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ۝
میں بھی اشارہ ہے - کیونکہ طٰہٰ
کے عدد بلحاظ ابجد کے چودہ ہیں -
اور بدر کے بھی چودہ ہیں -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البدء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — صدرِ مجلس — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال کان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ۔ ثم انصرفوا الی رحالھم (الحدیث)

(جامع الترمذی ج ٢ ۔ ص ٢١٢)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان کسی سفر سے واپس ہوتے تو پہلے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے اور سلام عرض کرتے پھر اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی حدیث خضر علیہ السلام قال وکان ذکر اذا احدًا من الانبیاء بدأ بنفسہ رحمۃ اللہ علینا وعلی اخی کذا رحمۃ اللہ علینا (الحدیث)

(الصحیح لمسلم ج ٢ ۔ ص ٢٧١)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں ایک لمبی حدیث ہے ان کا بیان ہے کہ جب آپ نبیوں میں سے کسی نبی کا ذکر فرماتے تو پہلے اپنے نفس سے شروع فرماتے یوں فرماتے اللہ ہم پر بھی رحم فرمائے اور ہمارے فلاں بھائی پیغمبر پر بھی رحمت نازل فرمائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا البديع صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار مجسّم حُسن وجمال درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

المستقل بالحسن و الجمال.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٢٣)

البديع: صفة مشبهة من «أَبْدَعَ» المتعدى بجعله لازما منقولا إلى فَعَل أى المبدَع فى الحسن و الجمال أى المستقل بذلك و المنفرد به، وهو من أسمائه تعالىٰ و معناه موجد الشئ بغير آلة ولا مادة.

(سبل الهدى ج ١ ص ٥٢٢)

نرالے حسن وجمال والے۔

البدیع صفت مشبہ کا صیغہ ابدع متعدی سے ہے جو لازم کے معنی میں استعمال ہُوا ہے۔ یعنی حسن وجمال میں نرالے۔ حسن میں مستقل اور منفرد۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جس کا معنی وُہ ذاتِ باری تعالےٰ جو بغیر مادہ اور آلہ کے کسی چیز کو وجود میں لائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البرّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مجسّم نیکی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پہ

اسم فاعل من البر بالکسر وھو الاحسان والطاعة .

(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۳)

عن ادریس علیہ السلام من افضل البر ثلاثة الصدق فی الغضب والجود فی العسرة والعفو عند المقدرة سمی بر لانه من ذلك بمكان .

(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۳)

عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ ان رجلا سئال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن

بِرّ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے احسان اور تابعداری۔

حضرت ادریس علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نیکی کی تین علامتیں ہیں غصہ میں سچ بولنا۔ تنگی میں سخاوت کرنا اور طاقت رکھتے ہوئے معافی دے دینا کیونکہ یہ صفات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی پائی جاتی ہیں۔ اس لیے آپ کا نام البر ہوا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

البر والاثم فقال النبی
ﷺ البر حسن
الخلق والاثم ماحاك
فی نفسك وكرهت
ان يطلع الناس عليه.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۲)

وسمی ﷺ به
لانه كان من ذلك
بمكان.

(سبل الهدٰی ج ۱ ص ۵۳۲)

قال حسان رضی اللہ عنہ:

هجوت محمدا فاجبت عنه
وعند الله فی ذاك الجزآءُ
هجوت محمدا برا تقيا
رسول الله شيمته الوفآءُ
فان ابی و والدتی وعرضی
لعرض محمد منكم وقآء

(الحدیث)

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۳۰۱)

کہ نیکی اور بدی کیا ہے؟ حضورِ اقدس
ﷺ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق
کا نام ہے اور گناہ وُہ ہے جو تیرے دل
میں خلش پیدا کرے اور جس پر تو
لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند
کرے۔

یہ اسمِ گرامی حضورِ اقدس ﷺ
کا اس لیے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ آپؐ
نیکی کے اعلےٰ مقام پر تھے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
(اے مخالف) تُو نے حضرت
مُحمّد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے
اس کا جواب دیا۔ اور اس میں اللہ
کے ہاں ثواب ہے۔ (اے مخالف)
تُو نے حضرت مُحمّد ﷺ جو نیک
متقی۔ اللہ کے رسُول ہیں جنکی عادت
مُبارک وعدہ وفائی ہے کی ہجو کی
میرے ماں باپ کی عزّت اور
میری عزّت مُحمّد مصطفٰے ﷺ
کی عزّت پر قربان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البرقلیطس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار حق و باطل کے درمیان فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن اسحاق
ومتابعوه رحمهم الله تعالى هو
محمد صلى الله عليه وسلم بالرومية
(سبل الهدى ج ۱ ص ۵۲۲)

محمد وهو بالرومية
البرقليطس صلى الله عليه وسلم
(سيرة ابن هشام مع الروض الانف للسهيلي
ج ۱ ص ۲۶۳)

يحنس الحوارى يثبت
بعثة الرسول صلى الله عليه وسلم
من الانجيل قال ابن
اسحاق وقد كان
فيما بلغني عما كان
وضع عيسى ابن مريم

امام ابن اسحٰق اور ان کے متبعین
رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسم گرامی رومی زبان میں ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کو رومی
زبان میں برقلیطس کہا جاتا ہے۔

یوحنا حواری حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انجیل میں ثابت
کرتا ہے۔ امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
کا بیان ہے مجھے یہ بات پہنچی ہے۔
کہ حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام
کو جب انجیل ملی تو انہوں نے اہل

عليه السلام فيما جاءه من الله فى الانجيل لاهل الانجيل من صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم مما اثبت يحنس الحوارى لهم۔

(سيرة ابن هشام مع الروض الانف سهيلى ج ١ - ص ٢٦٣)

انجیل کے لیے جو حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی رکھا تھا۔ اس میں یوحنا حواری نے برقلیطس کا نام ثبت کیا۔

ان هذا اللفظ معرب من اللفظ اليونانى قال فان قلنا انّ هذا اللفظ اليونانى الاصل پاراكلى طوس فيكون بمعنى المعزى والمعين والوكيل وان قلنا ان اللفظ الاصل پيركلوطوس فيكون قريبا من معنى محمّد واحمد (صلى الله عليه وسلم)

(الجواب الفسيح لما لفقه عبد المسيح للعلامة الالوسى البغدادى ج ١ ص ٨)

یہ لفظ یونانی سے عربی میں آیا ہے۔ اگر ہم اس یونانی لفظ کو پاراکلی طوس کہتے ہیں تو اس کا معنی تسلی دینے والا۔ امداد کرنے والا اور وکیل ہے۔ اور اگر ہم اس لفظ کو اصل میں پیرکلوطوس کہتے ہیں تو اس کا معنی قریباً قریباً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنوں میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البرھان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کی برہان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوراً مُّبِيناً ۝ "

(سورة النساء ١٧٤)

عن سفيان بن عيينة رحمة الله عليه في قوله " قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ " قال هو محمد صلى الله عليه وسلم

(رواه ابن ابی حاتم / شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ - ص ١٢٣)

و البرهان في اللغة ، الحجة وقيل الحجة النيرة الواضحة التي تعطي

اشارہ ہے اس قول کی طرف ۔

"اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے ۔"

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے "قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ" کی تفسیر میں بتایا ہے کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

برہان لغت میں دلیل کو کہتے ہیں ۔ اور کہا گیا ہے ۔ روشن واضح دلیل ۔ جو پورا یقین عطا کرے ۔ اور

اليقين التام والنبی ﷺ
برهان بالمعنيين لانه
حجة الله تعالیٰ علی خلقه
وحجة نيرة واضحة
لما معه من الآيات
والمعجزات الدالة على
صدقه۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۴۳)

البرهان هو محمد
عليه الصلوٰة والسلام وانما
سماه برهانا لان حرفته اقامة
البرهان على تحقيق الحق وابطال
الباطل و النور المبين هو
القرآن وسماه نورا لانه سبب
لوقوع نور الايمان فی القلب
و لما قرر على كل العالمين
كون محمد رسولا وكون
القرآن كتابا حقا امرهم
بعد ذلك ان يتمسكوا بشريعة
محمد ﷺ و وعدهم
عليه بالثواب۔

(تفسیر کبیر لامام الرازی ج۴ ص ۳۴۸)

حضورِ اقدس ﷺ ان دونوں
میں برہان ہیں۔ کیونکہ آپ اللہ کی
مخلوق پر حجت ہیں اور روشن، واضح
دلیل ہیں۔ کیونکہ آپ کے پاس
آیات اور معجزات ایسے ہیں۔ جو آپ
کی صداقت پر دلیل ہیں۔

برہان سے مراد محمد ﷺ
ہیں۔ اور یہ اسم گرامی آپ کا اس
لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ کا اصل کام
حق اور باطل کے درمیان برہان
قائم کرنا تھا۔ اور نور مبین سے مراد
قرآن کریم ہے۔ اور قرآن کریم کو نور
اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ دلوں میں
ایمان کا نور داخل کرتا ہے اور جب
حضرت محمد اقدس ﷺ کا جہانوں
کے لیے رسول ہونا ثابت ہو گیا
اور قرآن کریم سچی کتاب ثابت ہو
گئی تو اسکے بعد انکو حکم دیا کہ حضرت محمد
ﷺ کی شریعت کی تابعداری کریں
اور ان کو اس پر ثواب کا وعدہ دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا بسط الکفین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار کشادہ ہتھیلیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

كناية عن سعة العطاء والجود كقوله بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ (المائدة ٦٤)

(الشفاء للقاضي عياض ج ا ص ٩٧)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسئ النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسئ الليل حتى تطلع الشمس من مغربها ۔

(جامع الصغير ج ا ص ٦٢)

بسط الکفین کنایہ ہے بخشش کی کشادگی اور سخاوت سے۔ جیسا اللہ تعالےٰ نے فرمایا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے۔ خرچ کرتا ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے۔ تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے۔ حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ (یعنی قرب قیامت)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البشر ﷺ

ہمارے سردار — **اِنسان** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة الى قوله :

" قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ "

(سورۃ حم سجدہ ٦)

(البشر) بشين معجمة محركة فى الأصل: الإنسان لظهور بشرته وهى ظاهر الجلد من الشعر بخلاف سائر الحيوانات لانها مستترة الجلد بالشعر والصوف والوبر. وسمى به ﷺ لانه اعظم البشر واجلهم كما سمى بالناس من تسمية الخاص باسم العام.

(سبل الھدیٰ ج ۔ ص ٥٤٣)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"آپ فرما دیجئے صرف میں تمہارے جیسا انسان ہوں میری طرف اللہ کی وحی آتی ہے ":

بشر ش کے ساتھ اور ش کی فتح سے جس کا معنی انسان ہے۔ بشر کو بشر اس لیے کہتے ہیں۔ کہ اس کا چمڑا ظاہر نظر آتا ہے۔ بخلاف دوسرے حیوانات کے کہ ان کا چمڑا بالوں اور اُون سے ڈھکا رہتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ تمام بشروں سے عظیم اور بڑے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یارب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا بشریٰ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار عیسیٰؑ کی بشارت درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن خالد بن معدان رضی اللہ عنہ عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انهم قالوا یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا عن نفسك فقال دعوة ابی ابراهیم و بشری عیسی علیہ السلام ورأت امی حین حملت بی انه خرج منها نور اضاءت له بصرى و بصرى من ارض الشام.

(المستدرك للحاكم ج ۲ - ص ۶۰۰)

فُعلیٰ من البشارة وهی الخبر السار ای

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے بارے میں ہم کو باخبر فرمائیں۔ آپؐ نے جواب دیا میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ماں نے جب مجھے حمل میں اٹھایا تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک روشنی نکلی ہے جس نے بصریٰ کو روشن کردیا اور بصریٰ شام کے علاقہ میں ہے بشارت سے فعلیٰ کا وزن ہے جس کے معنی بشارت دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یارب العلمین

المبشر به قال الله تعالیٰ
حاکیا عن عیسیٰ علیہ السلام
"وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ"
(سبل الهدیٰ ج ١ - ص ٥٢٣)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان ننطلق مع جعفر بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ الی ارض
النجاشی قال ما منعك ان
تسجد لی قلت لا نسجد الا
لله قال وما ذاك قلت ان
الله بعث فینا رسوله
وهو الرسول الذی بشر
به عیسی بن مریم برسول
یاتی من بعدی اسمه
احمد فامرنا ان نعبد
الله ولا نشرك به شیئًا.
(اخرجه ابن مردویه)
(الدر المنثور ج ٦ - ص ٢١٣)

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکایت
بیان کی ہے۔ وُہ فرماتے ہیں کہ میں
بشارت دینے کے واسطے آیا ہُوں۔
اس بڑے رسُول کی جو میرے بعد تشریف
لائیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہو گا۔
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ہمیں حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم حضرت جعفر بن
ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نجاشی
کے ملک (حبشہ) جائیں۔ نجاشی نے
کہا کہ تجھے کس چیز نے مجھے سجدہ کرنے
سے روکا۔ مَیں نے کہا کہ ہم اللہ کے
بغیر کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ نجاشی نے
کہا کہ یہ کیوں؟ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
نے ہم میں اپنا رسُول بھیجا ہے۔ اور
وُہ رسُول ہیں جنکی بشارت حضرت عیسےٰ
بن مریم علیہ السلام نے دی ہے کہ میرے
بعد ایک بہت بڑے رسُول آئینگے جن کا
نام احمد ہو گا۔ اور اس رسُول ص نے ہمیں
حکم دیا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت
کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہرائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بشارت دینے والے درود وسلام بھیجا اللہ نے آپ پر

إشارة إلى قوله :

" إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ " (البقرة ١١٩)

عن ابی موسیٰ الاشعری
رضی اللہ عنہ ثم جئت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیه
فقلت هذا عمر بن
الخطاب یستأذن فقال
ائذن له وبشره بالجنة
فجئت وقلت ادخل
وبشرك رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم بالجنة (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ١ ص ٥١٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف۔

"ہم نے آپ ﷺ کو سچا دین دیکر بھیجا کہ
خوشخبری سناتے رہیے اور ڈراتے رہیے"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
کا بیان ہے کہ پھر میں حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوا اور سلام عرض کیا کہ یہ حضرت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ اجازت چاہتے
ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اندر
آنے کی اجازت دو اور ساتھ ہی اسکو
بہشت کی بشارت دو۔ میں واپس
آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
تشریف لایئے اور آپ ﷺ کو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت کی بشارت دی ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البصیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جمالِ حقیقی کو دیکھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

حکی السبکی فی
تفسیر " انه هو السمیع
البصیر" أن الضمیر للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ومعنی
وصفه بهما انه الکامل
فی السمع والبصر اللذین
یدرك بهما الآیات التی
یریه ایاها فوصفه
بذلك وهو نذیر والانذار
بالعقل وهما اعظم الحواس
الموصلة الیه لانه
لاکمل منه فی الانذار
والاستدلال انتهی یعنی
ان وصفه بهما بالحصر

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے "انه
هو السمیع البصیر"
(سورة بنی اسرائیل - ۱)
کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ضمیر حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹتی ہے۔ اور
ان دونوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ
ہے کہ آپ کی قوت سمع اور بصارت
جس سے نشانیوں کا ادراک ہوتا ہے
کامل تھیں۔ اور ان کا بیان اس لیے
کیا گیا ہے کہ آپ ڈرانے والے
تھے اور ڈرانا عقل کے ساتھ ہوتا
ہے۔ اور عقل تمام حواس کی اعلیٰ
ترین چیز ہے۔ اس سے ڈرانے میں
کمال پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

المستفاد من تعريف الطرفين
وسيق للمدح ففسره بما
يخصصه به و يصيره
مدحاله وهو كما قيل
مع بعده لاحاجة اليه
فالاظهرأن المعنى السميع
لكلام الله بلا واسطة
البصير اى الناظر إلى نور
جماله بعين بصره وهذا مما
اختص به۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳۔ص ۱۳۴)

کو صیغہ حصر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
یعنی سمیع اور بصیر پر الف لام آیا ہے
اور مقام مدح ہے۔ تو اس سے
خصوصیت پیدا ہو گئی ہے۔ تو صاف
معنی یہ ہے کہ آپ بلا واسطہ اللہ
کی کلام کو سننے والے اور اپنی نظر
سے نورِ جمال کو دیکھنے والے تھے
اور یہی آپ کی خصوصیت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا بکر آمنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — آمنہ کے اکلوتے لال — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

المرأۃ والناقۃ اذا ولدتا
بطنا واحدًا واول ولد
الابوین۔ (قاموس ج ۱ ص ۳۷۰)

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

" یَا بِکْرَ آمِنَۃَ
الْمُبَارَکُ ذِکْرُہٗ
وَلَدَتْہُ مُحْصَنَۃٌ
بِسَعْدِ الْأَسْعُدِ "

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۳۲۲)

بکر : دوشیزہ و زن
و ناقہ کہ یک شکم پیش
نزاں باشد و بچۂ نخستین کہ پس
ازوے ہنوز دیگر زاں باشد۔

(صراح - ج ۱ ص ۲۸۷)

عورت اور اونٹنی جس کے
ہاں ایک ہی بچہ ہو۔ والدین کا پہلا
اکلوتا فرزند۔

حضرت حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" اے آمنہ کے لال
جن کا ذکر مبارک ہے۔
جن کو پاک دامن نے جنا
نیک بختوں کے نیک بخت "

نوجوان لڑکی یا عورت یا اونٹنی
جو صرف ایک ہی بچہ جنے یا پہلا
بچہ کہ اس کے بعد ابھی دوسرا بچہ
پیدا نہ ہوا ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

سیدنا البلیغ ﷺ

ہمارے سرکار — فصیح — درود و سلام بھیجئے آپ پر

إشارة الى قوله:

" وَقُلْ لَّهُمْ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِیْغًا ○ "

(سورة النساء ٦٣)

عن عرباض بن سارية رضي الله عنه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر ثم أقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة ذرفت لها الأعين ووجلت منها القلوب قلنا أو قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذه موعظة مودع فاوصنا قال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة

اشارہ ہے اس قول کی طرف۔

" اور ان سے انکی جانوں تک اثر کرنے والی بات کہیے۔"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر بڑی بلیغ تقریر فرمائی جس سے ہماری آنکھیں بہ پڑیں اور دل نرم ہو گئے ہم نے یا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وعظ وداع کرنے والے کی ہے۔ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

آمین آمین یا رب العلمین

وان کان عبدا حبشیًا فانہ من یعش منکم یری بعدی اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وان کل بدعۃ ضلالۃ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۲۶)

القول البلیغ وھو ان یکون کلامًا بلیغا طویلاحسن الالفاظ حسن المعانی مشتملا علی الترغیب والترھیب والاحذار والانذار والثواب و العقاب فان الکلام اذا کان ھکذا اعظم وقعہ فی القلب۔

(تفسیر کبیر لامام رازیؒ ج ۳ ص ۲۵۰)

میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سُننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگرچہ حبشی غلام ہو۔ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ میری سُنّت کو لازم پکڑنا اور خلفاء راشدین ہدایت یافتہ لوگوں کی سُنّت کو لازم پکڑنا اور اسکو دانتوں سے مضبوط تھامنا اور نئے کاموں سے بچنا۔ ہر نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

قول بلیغ یہ ہے کہ کلام پہنچنے والی لمبی جس میں اچھے الفاظ ہوں۔ اچھے معانی ہوں جس میں رغبت اور ڈر ہو۔ اور بچنا اور ڈرانا اور ثواب اور اللہ کی گرفت ہو۔ جب ایسا کلام ہوگا۔ تو وہ دلوں پر اثر کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البہاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — معزز — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

البھاء العز والشرف
لانہ شرف ھذہ الامۃ
وغیرھا۔ (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۲۳)
البھاء الحسن۔

(قاموس ج۴ ص۳۰۶)

بھو - بھا، خوبی یقال منہ
بھی الرجل وبھو۔

(صراح ج۲ ص۴۳۰)

بھی الرجل
بھو الرجل
در عربی بمعنی روشن
وتاباں وخوب وزیبا۔

(غیاث اللغات ص۷۷)

بہاء کا معنی عزت اور شرف ہے۔
کیونکہ آپ اپنی اُمّت اور دوسری
امتوں کے لیے باعث شرف ہیں۔
بہاء کا معنی خوبصورتی ہے۔

بھو اور بہاء کے معنی خوبصورتی کے
ہیں۔ عربی کا محاورہ ہے:
بھی الرجل وبھُوَ
یعنی ناقص یائی اور ناقص واوی
دونوں سے آتا ہے۔
بہاء عربی میں روشن اور تاباں
اور خوب و زیبا کے معنی میں
استعمال ہوتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مجسم حسن — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الحسن العاقل .

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۴)

ذو البھاء مما یملأ العین روعہ وحسنہ .

(تاج العروس ج ۱ - ص ۵۱)

و البھی روی عن عروۃ رضی اللہ عنہ و البھاء الحسن .

(القاموس ج ۴ - ص ۳۰۶)

خوبصورت دانا

وُہ حُسن والے جن کے دیکھنے سے انسان رُعب میں آجائے اور ان کا حُسن حیران کر دے .

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البھی کا معنی خوبصورتی ہے البھاء چہرے کی رونق کو کہتے ہیں واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے حسین تھے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا البیان ﷺ

ہمارے سردار مقاصد کو کھولنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الی قوله،

"عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝"

(سورة الرحمن ٤)

"ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝"

(سورة القیامة ١٩)

عن ابن شهاب رحمۃ اللہ علیہ قال قرأت کتاب رسول الله ﷺ الذی کتب لعمرو بن حزم رضی اللہ عنہ حین بعثه علی نجران وکان الکتاب عند ابی بکر ابن حزم فکتب رسول الله ﷺ هذا بیان من الله و رسوله۔ (الحدیث)

(سنن النسائی ج ٢ ص ٢٢١)

اشارہ ہے اس قول کی طرف

"آپ کو بیان سکھایا"۔

"پھر ہمارے ذمہ اس کا بیان کرنا ہے"۔

امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے وہ کتاب دیکھی ہے جو حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے عامل بننے پر لکھ کر دی تھی۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ اس میں آپ نے لکھا تھا یہ بیان اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کیطرف سے ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ببیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار آپ پر ہمارے آباء و اجداد قربان ہوں ۔ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن حفصة بنت سيرين رضی اللہ عنہا قالت كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن فقدمت امرأة فنزلت قصر بني خلف فحدثت ان اختها كانت تحت رجل من اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قد غزا مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اثنتي عشرة غزوة قالت اختي غزوت معه ست غزوات قالت كنا نداوي الكلمى و نقوم على المرضى فسألت اختي رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقالت هل على احد انا باس

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جوان عورتوں کو عید گاہ میں جانے سے روک دیا جاتا تھا ایک عورت آئی جس نے بنی خلف کے محل میں نزول فرمایا اور اس نے بیان کیا کہ اسکی بہن اللہ کے پیغمبر کے صحابی کے نکاح میں تھی۔ جو بارہ غزوات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا میری بہن نے کہا چھ غزوات میں تو میں بھی آپ کے ساتھ تھی ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھیں میری بہن نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

لمن لم يكن لها جلباب
ان لا تخرج فقال لتلبسها
صاحبتها من جلبابها و
لتشهد الخير و دعوة
المؤمنين قالت فلما قدمت
ام عطية رضی اللہ عنہا فسالتها او
سالناها هل سمعت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول
كذا و كذا قالت و
كانت لا تذكر رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ابدا الا قالت
بيبا فقالت نعم بيبا
قال ليخرج العواتق ذوات
الخدور او قالت العواتق
و ذوات الخدور والحيض
فشهدن الخير ودعوة
المؤمنين ويعتزلن الحيض
المصلى فقلت لام عطية
رضی اللہ عنہا الحائض فقالت او
ليس يشهدن عرفة وتشهد
كذا وتشهد كذا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۸۴)

کہ ایک کنواری لڑکی کے پاس دوپٹہ نہ
ہو اور وُہ عید کیلیے نہ جائے تو اس پر کوئی
گناہ ہوگا؟ تو اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اسکی پڑوسن کو چاہیے کہ اس
کیلیے دوپٹہ مہیا کرے تاکہ وہ بھلائی اور
مسلمانوں کی دُعا میں شامل ہو حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب حضرت
ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ہم نے
اس سے پوچھا کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے سُنا ہے کہ آپ ایسے ایسے فرماتے
تھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو
بیبا کہتیں۔ تو انہوں نے کہا ہاں بیبا
نے فرمایا ہے کہ جوان لڑکیاں اور پردہ دار
اور حیض والیاں عید گاہ کو نکلیں۔ تاکہ
بھلائی اور مسلمانوں کی دُعا میں شامل
ہوں لیکن حیض والیاں عید گاہ سے
علیحدہ رہیں۔ میں نے حضرت ام عطیہ
رضی اللہ عنہا سے کہا حیض والیاں بھی۔ انہوں نے
جواب دیا کیا حیض والیاں عرفات میں نہیں
جاتیں اور وہاں وہاں نہیں حاضر ہوتیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا البینة ﷺ

ہمارے سردار — واضح حجت — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله:

"حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ"۔

(سورة البينة ١)

عن ابن جريج رضی اللہ عنہ فی قوله تعالٰى "حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ" قال محمد ﷺ۔

(اخرجه ابن المنذر الدر المنثور ج٦ ص٣٧٩)

عن عكرمة رضی اللہ عنہ فی قوله تعالٰى "مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ" قال محمد ﷺ۔

(اخرجه ابن المنذر الدر المنثور ج٦ ص٣٧٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف۔

"جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آئی"۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ" سے مراد حضور اقدس ﷺ ہیں۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ" یعنی پیچھے اس چیز کے جو انکے پاس دلیل آئی" سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا تارک الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۴)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ چلا ہوں، دونوں ایک دوسری سے بھاری ہیں :

(۱) اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک رسی لٹکائی گئی ہے ۔ اور

(۲) میرا کنبہ اہل بیت اور وہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے حتی کہ وہ مجھے حوض کوثر پر ملیں گے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلوتک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا التالی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار قرآن کی تلاوت کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَرَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ "

(سورة الطلاق ١١)

و إشارة إلى قوله :

" كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا "

(سورة البقرة ١٥١)

و إشارة إلى قوله :

" اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ "

(سورة العنكبوت ٤٥)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" ایک ایسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو تم کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں "

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" جیسا کہ بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر تم میں پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیتیں ہماری "

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پڑھو جو کچھ وحی کی جاتی ہے طرف تیری کتاب سے اور قائم کر نماز کو "

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمين اٰمين يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا تام الأذنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پورے گوش مبارک والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ شثن القدمین و الکفین ضخم الساقین عظیم الساعدین ضخم العضدین والمنکبین بعید ما بینہما، رحب الصدر، رجل الرأس اھدب العینین، حسن الفم حسن اللحیۃ، تام الاذنین، ربعۃ من القوم، لا طویل ولا قصیر احسن الناس لونا یقبل معا وید بر معا، ارمثلہ ولم اسمع بمثلہ۔

(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ پورے قدم مبارک اور پوری ہتھیلیوں والے تھے بھری ہوئی پنڈلیوں والے، عظیم کلائی والے، بھرے ہوئے بازوؤں والے اور بھرے ہوئے فراخ کندھوں والے تھے، فراخ سینہ والے، کنگھی کیے ہوئے سر مبارک والے، سیاہ چشم خوبصورت دہان والے، خوبصورت ریش مبارک والے۔ پورے گوش مبارک والے، درمیانے قد مبارک والے نہ لمبے نہ پست قد والے تھے۔ رنگ میں حسین تر متوجہ ہوتے یا پیچھے مڑتے تو یکدم پھر جاتے نہ میں نے آپ جیسا دیکھا اور نہ ہی سُنا۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سَیِّدُنَا التَّذْکِرَةُ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار نصیحت درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

قيل المراد به محمد ﷺ

(شرح المواهب اللدنية ج ۳ ص ۱۲۵)

وإشارة إلى قوله :

" كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ " (سورة المدثر ۵۴/۵۵)

وإشارة إلى قوله :

" كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ " (سورة العبس ۱۱/۱۲)

وإشارة إلى قوله :

" فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ - " (سورة المدثر ۴۹)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور بلاشبہ یہ متقیوں کے لیے نصیحت ہے۔" اس سے مراد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔"

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" ہرگز نہیں یوں بتحقیق یہ نصیحت ہے، پس جو کوئی چاہیے یاد کرے اسکو"

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" ہرگز نہیں یوں بتحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہیے یاد کرے اس کو۔"

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پس کیا ہے ان کو کہ اس نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم

سیدنا التقی ﷺ

ہمارے سردار پرہیزگار درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

فعيل من التقوى قال عياض رحمه الله وجد على الحجارة القديمة مكتوب محمد تقی مصلح سيد أمين.

(شرح المواهب اللدنية ج ۳ ص ۱۲۵)

قال عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه وفارق الدنيا تقيًا نقيًا.

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۴۲)

عن عبد الله بن ابی اوفی رضي الله عنه قال ان رسول الله ﷺ كان يدعو اللهم انی اسألك عيشة نقية. الحديث (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۸۱)

قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ آثارِ قدیمہ کے پتھروں پر یہ عبادت کندہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ پرہیزگار، مصلح، سردار اور امین ہیں۔

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا حضور اکرم ﷺ دنیا سے پاک صاف ہو کر تشریف لے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ دعا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے پاک زندگی مانگتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا التلقیط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **اصلی کان کا سونا** درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

ذکرہ (ع) و قال ھو اسمہ فی کتب الروم.

(سبل الھدی ج ۱ ص ۵۴۵)

زاد الشامی رحمۃ اللہ علیہ التلقیط ذکرہ العزفی رحمۃ اللہ علیہ وقال ھو اسمہ فی کتب الروم.

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۵)

وَ اللَقَطُ محرکۃ... وقطع ذھب توجد فی المعدن. (القاموس ج ۲ ص ۳۸۴)

اس اسم گرامی کو امام عزفی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسم گرامی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رومی کتابوں میں موجود ہے۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے التلقیط کے لفظ کو زیادہ کیا ہے جس کو علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا رومی کتابوں میں ہے۔

اور سونے کے ٹکڑے جو کان میں پائے جائیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا التنزیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار نازل کیے گئے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ " (سورة الحاقة ۴۳) قيل محمد فهو بمعنى رسول من الله - (شرح المواهب اللدنية ج ۳ ص ۱۲۵)

هو بمعنى المنزل اى المرسل او المنزل إليه اى الموحىٰ اليه القرآن - (سبل الهدىٰ ج ۱ ص ۵۲۵)

فعلى الاوّل هو بمعنى قوله تعالىٰ " رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ " (سورة البينة ۲) (سبل الهدىٰ ج ۱ ص ۵۲۵)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اس کا نازل ہونا پروردگار کی طرف سے ہے "۔ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ " اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول "۔

تنزیل کا معنیٰ المرسل یا المرسل الیہ یعنی جن کی طرف قرآن وحی کیا گیا ہو۔

اگر پہلا معنیٰ ہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہوگا جس میں ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ◦ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

سیدنا التِّہامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مکّہ مکرّمہ کے رہنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

نسبة إلى تهامة
من الاسماء مكة.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۵)

و تهامة ما نزل عن
نجد من بلاد الحجاز، سميت
بذلك لتغير هوائها يقال
تَهِمَ الدُّهن إذا تغيّر
وقال ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ
هي من تَهَم بفتحتين
وهي شدة الحر وركود
الريح۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۴۵)

اِس کی نِسبت تہامہ سے ہے
جو کہ مکہ مکرمہ کے ناموں میں سے ہے

اور تہامہ سے مراد وہ زمین ہے جو
نجد کا نچلا علاقہ حجاز کے شہروں کی
طرف ہے۔ اس کا نام تہامہ اِس لیے
پڑ گیا کیونکہ اس کی ہوا بدل جاتی ہے
کہا جاتا ہے تہم الدھن یعنی گھی
بدل گیا جب اس میں بدبو پیدا ہو
جائے۔ ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ کہتے
ہیں یہ تَھَم سے ہے جس کا معنی
سخت گرمی اور ہوا کا بند ہو جانا ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ثانی اثنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار دونوں میں سے ایک درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله :

" اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِىَ
اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج

(سورة التوبة ۴۰)

أُخذ من الآية اى
احد اثنين وهما رسول الله
صلى الله عليه وسلم و ابوبكر
الصديق رضي الله عنه و فى

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
" اگر تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ آپ
کی مدد اسی وقت کر چکا ہے جبکہ
آپ کو کفار نے جلاوطن کردیا تھا
جبکہ دو آدمیوں میں ایک آپ
تھے جس وقت دونوں غار میں
تھے جبکہ آپ اپنے ہمراہی سے
فرما رہے تھے ۔ کہ تم غم نہ کرو یقیناً
اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ ہے ۔

یہ اسم گرامی آیت سے اخذ
کیا گیا ۔ یعنی دو میں سے ایک
اور مراد ان دونوں سے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

هذه الآية الدليل الواضح على شدة مبالغته صلی اللہ علیہ وسلم فى الادب مع ربه تعالىٰ ومحافظته عليه فى حال يسره وعسره حيث قدم فى هذا المقام اسم ربه استلذاذا به واجلالا له۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۳۵)

رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے ساتھ زیادہ ادب کی واضح دلیل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص کا بیان ہے۔ اور آپ کی تنگی اور کشادگی میں اللہ تعالےٰ کا شاملِ حال ہونا اس وجہ سے ہے کہ معیت سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے جو بہت لذیذ اور شاندار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

الثمال

سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　جائے پناہ　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
یتمثل بشعر ابی طالب:
" وابیض یستسقی
الغمام بوجهه۔
ثمال الیتمی
عصمة للارامل "
وھو قول ابی طالب۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۳۷)

ای یکفی الیتامی
بافضالھم طعمھم او ملجاھم
او معینھم۔

(مجمع البحار ج ا ص ۱۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
ابوطالب کا شعر (بارش کی دعا
کے سلسلہ میں) پڑھا: وہ سفید چہرے
والے ہیں۔ بارش طلب کی جاتی
ہے۔ آپ کے چہرے کے واسطہ
سے۔ آپ یتیموں کی پناہ گاہ اور
بیواؤں کی عزت کے رکھوالے ہیں۔
یہ ابوطالب (حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) کا شعر ہے۔
یعنی آپ یتیموں پر کھانے پلانے
میں بہت مہربان تھے۔ یا آپ انکی
جائے پناہ یا آپ ان کے مددگار
تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ثمال الجار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — پڑوسیوں کے سہارا — درود و سلام بھیجئے آپ پر

قالت صفیۃ بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا
"ثمام المعدمین وکل جار
وماوی کل مضطھد غریب"
(طبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۹)

ثمال بالکسرہ پناہ
یقال ثمال قومہ ای غیاث
وعیاذ لھم - (صراح ج ۲ ص ۱۹۲)

اعدم اعداما
وعدما بالضم افتقر
(القاموس ج ۴ ص ۱۴۸)

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔
بے پروں اور ہر پڑوسی کے سہارا
اور ہر بے کس مسافر کی جائے پناہ

ثمال ث کے کسرہ کے ساتھ
پناہ کے معنی میں آتا ہے۔ کہا جاتا
ہے۔ ثمال قومہ یعنی وہ قوم کا فریادرس
اور پناہ ہے۔
عدم باب افعال سے محتاجگی
کے معنی میں آتا ہے یعنی آپ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم محتاجوں
اور ہمسائیوں کے فریادرس ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم · ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلوقات ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ثمال المعدمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بے پروں کے سہارا — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت صفية بنت
عبد المطّلب رضی اللہ عنہا ے
ثِمالِ المُعدمین و کل جارٍ
وماوٰی کُلِّ مُضطَهِدٍ غَرِیْبِ

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ـ ص ۳۲۹)

الثمال بالکسر الملجاء
والغیاث و قیل هو المطعم
فی الشدة۔

(نهایة ابن اثیر ج ۱ ص ۱۵۹)

اعدام نیست گردانیدن
و درویش شدن۔

(صراح ج ۲ ص ۳۱۵)

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب
رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
بے پروں اور ہر پڑوسی کے
سہارا۔ اور ہر بے کس مسافر کی
جائے پناہ۔
ثمال ث کے کسرہ کے ساتھ جائے پناہ
اور فریاد رس اور یہ بھی کہا گیا ہے
کہ جو سخت قحط سالی میں کھانا کھلائے

اعدام کے معنی ختم ہو جانے
کے اور فقیر ہونے کے ہیں۔
یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ
ختم ہو چکے تھے ان کے اور فقیروں
کے فریاد رس تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا جار اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کی پناہ میں درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال
شکی خالد بن ولید المخزومی
رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یارسول اللہ ما انام
اللیل من الارق فقال
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا
أویت الی فراشك فقل
اللّٰھم رب السمٰوٰت السبع
وما اظلّت ورب الارضین
وما اقلّت ورب الشیاطین
وما اضلّت کن لی جاراً
مّن شرّ خلقك کلھم
جمیعا أن یفرُط
علیٰ أحد منھم او ان

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی
رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس یہ شکایت کی کہ اے اللہ
کے رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے بےخوابی
کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تُو بستر پر رات کو جائے تو یہ دعا
پڑھا کر۔ اے اللہ ساتوں آسمانوں
کے ربّ اور اس کے ربّ جسکو
ان سات آسمانوں نے سایہ کیا ہوا
ہے اور زمینوں کے رب اور اس
چیز کے رب جس کو انھوں نے
اٹھایا ہوا ہے اور تمام شیطانوں کے

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین ط

یبغی عزّ جارك وجلّ
ثناؤك و لا اله غيرك
لا الہ الا انت .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۹۱)

رب اور ان کے رب جن کو ان
شیطانوں نے گمراہ کیا ہے، تو میری
پناہ بن جا اپنی تمام مخلوق کے شر
سے، یہ کہ ان میں سے مجھ پر زیادتی
کوئی کرے یا کوئی مجھ پر ظلم کرے
تیری پناہ بڑی ہے اور تیری تعریف
اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی الٰہ
نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود
نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجامع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مجموعہ خصائل حمیدہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال فضلت على الانبياء
بستٍ اعطيت جوامع الكلم
و نصرت بالرّعب و
احلت لى المغانم وجعلت
لى الارض طهوراً و مسجداً
و ارسلت إلى الخلق
كافة وختم بى
النبيون ۔

(الصحیح لمسلم ج ١ ص ١٩٩)

الجامع لجميع الخصال
الحميدة اللائقه به ۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی وجہ سے
اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت
دی گئی ہے ۔ مجھے جامع کلمات عطا
کیے گئے اور میری رعب کے ذریعہ
مدد کی گئی اور میرے لیے غنیمتوں کو
حلال کر دیا گیا اور میرے لیے تمام
زمین پاک کرنے والی مسجد بنائی گئی
اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا
اور میرے اوپر نبوت ختم کر دی گئی ۔

خصائل حمیدہ جو آپ کو لائق
ہے ان کو اکٹھا کرنے والے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجائع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھوک کے رہنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت
ماشبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
منذ قدم المدينة من طعام
البر ثلث ليال تباعًا حتى
قبض صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(صحیح البخاری ج ٢ ۔ ص ٨١٥)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
انه مر بقوم بين ايديهم
شاة مصلية فدعوه فابى
ان ياكل فقال خرج
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من الدنيا
و لم يشبع من خبز الشعير۔

(صحیح البخاری ج ٢ ۔ ص ٨١٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینہ منورہ
تشریف لائے، پے در پے تین رات
متواتر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ
کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
کا ایک قوم پر گذر ہوا۔ جن کے
آگے پوری بکری بھُنی ہوئی رکھی تھی پس
اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کو دعوت دی تو انھوں نے کھانے سے
انکار کر دیا اور فرمایا کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے
لیکن کبھی پیٹ بھر کر جَو کی روٹی بھی نہ کھائی

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الجبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　سپہ سالار　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال عیاض و ابن دحیة رحمة الله علیهما سماه الله فی کتابه کتاب داؤد فقال تقلد سیفك ایها الجبار فان ناموسك وشریعتك مقرونة بهیبة یمینك.
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٢٥)

ومعناه فی حقه صلی الله علیه وسلم اما لاصلاحه للامة بالهدایة والتعلیم او القهر اعدائه او لعلو منزلته علی البشر وعظم خطره۔ (نسیم الریاض ج ٢ ص ٤١٩)

قاضی عیاض اور ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب (زبور) میں لکھا ہے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے سپہ سالار تلوار کو کمر سے لٹکا، کیونکہ تیری وحی اور شریعت تیرے یقین کے ساتھ وابستہ ہے۔

جبّار کا معنیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یا تو امّت کی ہدایت اور تعلیم کے ساتھ اصلاح فرمانا ہے، یا دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے پر یا تمام انسانیت پر آپ کا مرتبہ اونچا ہونے کی بنا پر رکھا گیا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا جحفل ﷺ

ہمارے سردار — بڑی شخصیت — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب بن مالك رضی اللہ عنہ یرثی رسول اللہ ﷺ:

علی سیّدٍ ماجدٍ جحفلٍ
وَخَیْرِ الْاَنَامِ وَخَیْرِ الٰھا

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۴)

الرجل العظیم و السیّد الکریم و العظیم الجنبین۔

(القاموس ج ۳ - ص ۳۴۶)

رجل جحفل ای عظیم القدر

(صراح ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس ﷺ کا مرثیہ پڑھا:

"عظیم مرتبہ سردار اور جہان سے بہتر اور بلند مرتبہ سخی۔

(جحفل کا معنیٰ) عظیم انسان اور بزرگ سردار اور دو دھال ننھیال دونوں طرف سے عظیم۔

رجل جحفل کا معنیٰ عظیم القدر انسان ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وزنۃ وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجِدُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی

العشر الاواخر ما لا

یجتھد فی غیرہ۔

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۷۲)

او بکسرھا فقط بمعنی

الاجتھاد فی الامر ای

ذو الاجتھاد فی العبادۃ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۳۷)

الجَدُّ و الجُدُّ العظیم

الحظ الجلیل القدر۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۳۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان کے آخری عشرہ میں غیر معمولی

کوشش کرتے تھے عبادت و طاعت

میں اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی

نہ کرتے تھے۔

اَلْجِدُّ ج کے کسرہ کے ساتھ

یعنی کسی کام میں کوشش کرنا، تو

معنی یہ ہوگا کہ آپ عبادت میں

کوشش کرنے والے تھے۔

ج کے فتح یا ضمہ کے ساتھ بڑے

نصیبے والے، اونچی شان والے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الجلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بزرگ ترین ہستی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

جلیل مِنْ جُلَّةٍ وجلالاً عَظُمَ۔ (قاموس ج ۳ ص ۳۴۹)

صفة مشبهة اى العظيم وقيل هو من كملت صفاته۔ (سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۲۴)

وقيل نقيض الكبير الصغير ونقيض الجليل الدقيق۔ (ایضاً)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ليلة أسرى بنبى الله صلى الله عليه وسلم ودخل الجنة فسمع من جانبها وجسا قال يا جبرئيل ما هذا ؟ قال هذا بلال المؤذن فقال

جلیل، جلّۃ سے ہے جس کے معنی عظیم کے ہیں۔

صفتِ مشبّہ کا صیغہ ہے، یعنی بڑا اور جس کی صفتیں کمال کو پہنچ گئی ہوں۔

کہا گیا ہے کہ الکبیر کی ضد الصغیر ہے اور الجلیل کی ضد دقیق ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس رات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور آپ بہشت میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ آہٹ سنی فرمایا جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ)

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
جاء الی الناس قد أفلح
بلال رأیت له كذا
وكذا قال فلقیه موسیٰ
علیہ السلام فرحب به وقال
مرحبا بالنبی الامی
قال فقال وهو رجل
آدم طویل سبط شعره
مع أذنیه أو فوقهما
فقال من هذا یا
جبریل ؟ قال هذا
موسیٰ علیہ السلام قال فمضی
فلقیه عیسیٰ علیہ السلام فرحب
به وقال من هذا
یاجبریل ؟ قال هذا
عیسیٰ علیہ السلام قال فمضی
فلقیه شیخ جلیل مهیب
فرحب به وسلم علیه و
کلهم یسلم علیه قال من
هذا یاجبریل قال هذا
أبوك ابراهیم

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ١ ـ ص ٢٥٧)

موذن ہیں۔ حضورؐ جب لوگوں کے
پاس واپس تشریف لائے تو آپؐ
نے فرمایا بلالؓ کامیاب ہوا میں نے
اس کے لیے ایسے ایسے دیکھا ہے۔
فرمایا پھر مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام
ملے اور انہوں نے فرمایا نبی امیؐ
کو مرحبا ہو اور فرمایا وہ گندم گوں لمبے
انسان تھے جن کے بالوں کو کنگھی
کی گئی تھی اور ان کے بال کانوں تک
یا ان کے اوپر تھے۔ پھر آپؐ نے
حضرت جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟
جبریلؑ نے عرض کیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام
ہیں۔ آپؐ آگے گزر گئے اور آپؐ
کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مرحبا کہا
آپؐ نے فرمایا جبریلؑ! یہ کون ہیں
جبریلؑ نے عرض کیا یہ عیسیٰ علیہ السلام
ہیں پھر آپؐ آگے چلے تو آپؐ کو
ایک بوڑھا جلیل القدر بارعب انسان ملا
اور اس نے آپؐ کو مرحبا کہا اور سلام
بھی کہا اور تمام نے آپؐ کو سلام کہا۔
آپؐ نے فرمایا جبریلؑ یہ کون ہیں عرض کی
یہ آپؐ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجواد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **سخی** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اجود الناس بالخیر وکان
اجود ما یکون فی
رمضان حین یلقاہ
جبرئیل وکان جبرئیل
یلقاہ کل لیلۃ
فی رمضان حتی ینسلخ
یعرض علیہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم القرآن فاذا
القیہ جبرئیل کان
اجود بالخیر من الریح
المرسلۃ ۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
تمام لوگوں سے بھلائی میں زیادہ سخی
تھے اور بہت سخی آپ رمضان المبارک
میں ہوتے تھے، جب آپ سے حضرت
جبریل علیہ السلام ملاقات کرتے اور حضرت
جبریل آپ سے رمضان کی ہر رات
ملاقات کرتے یہاں تک کہ رمضان ختم
ہو جاتا۔ آپ اس پر قرآن کریم تلاوت
فرماتے۔ جب آپ کو حضرت جبریل
علیہ السلام ملتے تو پھر آپ بھلائی میں
تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جایا
کرتے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجواد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بزرگ سخاوت کرنیوالے درود وسلام بھیجئے ان پر

بالتخفیف الکریم السخی
الطائع الملی صفۃ مشبھۃ
من الجود وھو سقہ الکرم
او الطاعۃ۔

(سبل الھدیٰ ج ا ص ۵۴۷)

وھو من الجودۃ ای
احسن جوداً او ابلغہ
او من الجود الکرم۔

(مجمع البحار ج ا ص ۲۱۸)

جُود بالضم جوانمردی کردن

(صراح ج ۲-ص ۲۲۰)

بزرگ مالدار، مطیع، سخاوت کرنے
والے، جود سے صفت مشبہ کا
صیغہ ہے اور وہ بزرگی میں فراخی یا
تابعداری میں فراخی کے معنوں میں
مستعمل ہے۔

اور وہ جودت (کھرا سونا) سے
ہے کہ خوبصورتی میں حسین تر یا بلیغ تر
یا اُس جُود سے ہے جس کے معنی
بزرگی کے ہیں۔

جُوْد ج کی ضم کے ساتھ
یعنی بہادری دکھانا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الجھضم ﷺ

ہمارے سردار — بھاری بھرکم — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

العظیم الھامۃ المستدیر الوجہ الرحب الجبین واسع الصدر۔ (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۵)

بڑے سر والے گول چہرہ والے اور فراخ پیشانی اور چوڑے سینہ والے۔

وھذہ الاوصاف مجتمعۃ فیہ ﷺ

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۴۷)

اور یہ مذکورہ بالا صفات تمام کی تمام حضور اقدس ﷺ میں جمع تھیں۔

جھضم مرد شگرف و بزرگ سر گرد روئے۔

(صراح ج ۲ ص ۲۸۲)

بڑا آدمی، بڑے سر والے، گول چہرہ والے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　تمام انبیاء سے حسین　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ھو من اسماء فی الکتب السالفۃ حکاہ کعب الاحبار قال ثعلب معناہ احسن الانبیاء خَلقًا و خُلقًا ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ـ ص ۱۲۶)

یہ اسم گرامی پہلی کتابوں میں پایا جاتا ہے جیسے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ثعلب لغوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس کے معنی تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے خوبصورت، خوش اخلاق اور خوش خصال کے ہیں۔

و الحاتم القاضی ۔

(القاموس ج ۴ ـ ص ۹۳)

اور حاتم جج کو کہتے ہیں۔

حتم استوار کردن کار و حکم کردن و واجب کردن کار برکسے ۔

(صراح ج ۲ ص ۲۸۳)

حتم کسی کام کو درست طریقے سے سنوارنا اور حکم کرنا اور کسی کا کسی پر حکم واجب کرنا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

سیدنا الحاجّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حج کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر رضی اللہ عنہ قال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکث تسع سنین لم
یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجٌ فقدم المدنیۃ
بشر کثیر کلھم
یلتمس ان یاتم برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و یعمل مثل
عملہ - (الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۹۴)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
انھا قالت خرجنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نو سال ٹھہرے رہے۔ آپ نے حج
نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں یہ
اعلان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
حج کرنے والے ہیں۔ اس پر مدینہ منورہ
میں بے شمار لوگ آئے۔ سب کے سب
اس چیز کے متلاشی تھے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں
حج کریں اور ویسے عمل کریں، جیسے
آپ عمل کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہم
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حجة الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج و اهل رسول الله ﷺ بالحج۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۱۲)

حجۃ الوداع کے سال نکلے ہم میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض ایسے تھے جنہوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اور بعض ایسے تھے جنہوں نے حج کا احرام باندھا اور حضور اقدس ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ غزا تسع عشرة غزوة وانه حج بعد ما هاجر حجة واحدة لم يحج بعدها حجة الوداع۔ (صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۶۳۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے انیس غزوے کیے ہیں اور آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا، وہی حجۃ الوداع ہے۔

ثم حجة رسول الله ﷺ بالناس سنة عشر من مهاجره وهي التي يسمي الناس حجة الوداع وكان المسلمون يسمونها حجة الإسلام۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۱۷۲)

پھر آپ نے ہجرت کے دسویں سال لوگوں کے ساتھ حج کیا اور یہ وہی حج تھا جس کو لوگ حجۃ الوداع کہتے ہیں اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے مسلمان اس کا نام حجۃ الاسلام بولتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بامحہ ورتہ وحلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحاشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اِکٹھا کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ۔

(الصحیح لمسلم ج ٢ ص ٢٦١)

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی

(الصحیح لمسلم ج ٢ ص ٢٦١)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اپنے نام بیان فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی ہوں اور حاشر ہوں۔ میں نبی التوبہ ہوں اور میں نبی الرحمۃ ہوں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگ (قیامت کے دن) میرے قدموں پر اکٹھے ہوں گے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حاطا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — معزز اور بزرگ ہستی — درود و سلام بھیجئے ان پر

قال العزفی (رحمۃ اللہ علیہ) ھو اسمہ فی الزبور۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۲۷)

امام عزفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ اسم زبور میں موجود ہے۔

وقد جاء فی القران الکریم احتجاج اللہ تعالیٰ علی اھل الکتاب فقال الذین اٰتینا ھم الکتاب یعرفونہ ای محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم کما یعرفون ابناء ھم و انّ فریقًا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون وقال فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ ای غیر ذلک من الآیات الدالۃ

اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کا اہل کتاب کے جواب میں یہ فرمانا کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پیغمبر یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو جان بوجھ کر سچ کو چھپاتی ہے اور فرمایا جب آپ انکے پاس آئے انہوں نے آپ کو خوب پہچان کر انکار کر دیا۔ ان کے علاوہ اور بیشمار آیتیں آئی ہیں جن میں دلیل ہے کہ قرآن کریم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العلمین

صداقة على ان
كتبهم كان فيها هذه
النصوص الدالة ان
محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم هوالذی
اخذ العهد به على
بنی إسرائيل ان يؤمنوا
به وينصروه وانه الذی
بشر به عيسى بن مريم
سلام الله عليهما كانوا يعرفون ذلك
تمام المعرفة كما اعترف
به كثير من احبارهم و
رهبانهم من أمن منهم وهداه
الله للإسلام۔

(هاشية اغاثة اللهفان ج ۲۔ص ۳۵۲)

وكون اسمه مذكورا
جيلا بعد جيل و مدح
الشعوب له الى دهر الداهرين
وهذه الاوصاف لم تجتمع
على اكمل وجه فى بنى غير
محمد صلی اللہ علیہ وسلم كما يخفى
على كل ذى عقل وانصاف۔

(الجواب الفسیح للعلامۃ الالوسی البغدادی ص ۹۲)

اس بارے میں سچ بتاتا ہے کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے
پکا عہد لیا تھا کہ وہ آپ سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں اور
ان کا ساتھ دیں اور حضرت عیسےٰ
علیہ السلام نے تو آپ کی بابت صریح
پیشین گوئی فرمائی تھی جس کو وہ اچھی
طرح جانتے پہچانتے تھے، جیسا کہ
اعتراف کیا ہے (یہود کے) بے شمار
علماء اور درویشوں نے کہ جو شخص
ان میں سے ایمان لایا اور اسے اللہ
نے اسلام کی ہدایت دی۔

اور آپ کا اسمِ گرامی مدّت مدید سے
اگلی کتابوں میں مذکور چلا آتا ہے اور قیامت
تک قومیں آپ کی مدح سرائی میں مشغول
رہیں گی اور یہ مذکورہ بالا صفات دُنیا
میں کسی ہستی میں، سوائے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پائے گئے اور یہ
بات کسی صاحبِ عقل و انصاف
سے پوشیدہ نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
[illegible]

سیدنا الحافظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — حافظ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

سمی به لانه الحافظ للوحی والامة.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۶)

قال الغزالی رحمۃ اللہ علیہ
والحافظ من العباد من يحفظ جوارحه و قلبه و يحفظ دينه عن سطوة الغضب وصلابة الشهوة وخداع النفس و غرور الشيطان وهو اسم فاعل من الحفظ.

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۲۹)

یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ حافظِ وحی ہیں اور اپنی اُمت کی حفاظت فرمائیں گے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حافظ انسانوں میں اس کو کہتے ہیں جو اپنے اعضاء اور دل کی حفاظت کرے اور اپنے دین کی شیطانی غلبے سے حفاظت کرے اور شہوت کی سختی اور نفس کے دھوکہ اور شیطان کی چال سے بچائے اور وہ حفظ سے اسمِ فاعل کا صیغہ ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

سَیِّدُنَا الْحَاکِمُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صحیح فیصلہ کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰهُ ط "

(سورۃ النساء ۱۰۵)

" وَ اِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ○ "

(سورۃ المائدۃ ۴۲)

" فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۔" (سورۃ المائدۃ ۴۸)

" وَ اَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۔" (سورۃ المائدۃ ۴۹)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" بے شک ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کر سکیں جو کہ اللہ نے آپ کو بتلا دیا ہے "

" اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ۔"

" ان کے درمیان اس چیز سے فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے "

" اور یہ کہ آپ ان کے درمیان اس چیز سے فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں "

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وزنة وخلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الحامد صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنیوالے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

"اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ
الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ
الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ
لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَ بَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○"

(سورة التوبة ١١٢)

عن انس رضي الله عنه
قال صلى الله عليه وسلم فيقول
عيسى عليه السلام لست هناكم
ولكن ائتوا محمدًا عبدًا
غفر الله له ما تقدم

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے
ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، تعریف
کرنے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں،
رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں، نیک
باتوں کا حکم کرنے والے اور بری باتوں
سے منع کرنے والے ہیں اور اللہ کی حدود
کا خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے
مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا (محشر کے میدان میں) حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس جگہ
نہیں جا سکتا لیکن تم حضرت محمد مصطفےٰ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

من ذنبه وما تاخر
فياتونی فانطلق
فاستأذن علی ربی
ويؤذن لی عليه
فاذا رايت ربی وقعت
له ساجدا فيدعنی
ماشاء الله ان يدعنی
ثم يقال ارفع
مُحمّد ﷺ وقل
يُسْمَع وسل تعطه
واشفع تشفع فاحمد
ربّی بمحامد علمنيها
ربّی ثمّ اشفع
فيحد لی حدا فادخلهم
الجنّة ثمّ ارجع
فاذا رايت ربّی وقعت
له ساجدا فيدعنی
ماشاء الله ان
يدعنی ثم يقال
ارفع مُحمّد ﷺ
وقل تسمع وسل
تعطه واشفع تشفع

ﷺ جو اللہ کے بندے ہیں جن
کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف کر
دیے ہیں ان کے پاس جاؤ۔ فرمایا وہ میرے
پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے
اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت
دی جائے گی جب میں اپنے رب کو
دیکھوں گا تو میں اس کے لیے سجدے
میں گر جاؤں گا پھر اللہ مجھے جتنی
مدّت چاہے گا وہاں چھوڑے گا پھر
کہا جائے گا محمد مصطفےٰ ﷺ!
سر اٹھائیے اور کہیے تمہاری بات سنی
جائے گی اور مانگیے آپ کو ملے گا اور
شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت
منظور ہو گی۔ پھر میں اپنے ربّ کی وہ
تعریفیں کروں گا جو میرا رب مجھے
سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا
میرے لیے ایک حد مقرر ہو گی میں ان کو
جنّت میں داخل کرونگا، پھر میں واپس لوٹونگا
جب اپنے ربّ کو دیکھوں گا تو میں اس
کیلئے سجدے میں گر جاؤنگا۔ پھر اللہ تعالےٰ مجھے
چھوڑے گا جتنی مدت چاہے گا پھر کہا جائیگا
محمد مصطفٰی (ﷺ) ! سر اٹھائیے

فاحمد ربی بمحامد علمنیها ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فادخلهم الجنة. ثم ارجع فاذا رأیت ربی وقعت له ساجدا فیدعنی ماشاء الله ان یدعنی ثم یقال ارفع محمد (صلی الله علیه وسلم) وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فاحمد ربی بمحامد علمنیها ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فادخلهم الجنة.

(صحیح البخاری ج۲۔ ص ۱۱۰۲)

فهذا الوصف ظاهر فی نبینا محمد ﷺ فانه و امة الحمادون الذین یحمدون الله علی کل حال.

(الجواب الفسیح للعلامة الالوسی البغدادی ص ۸۵)

اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت منظور ہوگی، پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں کرونگا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کرونگا، میرے لیے حد مقرر ہو جائیگی۔ پھر میں انکو جنت میں داخل کرونگا پھر واپس ہونگا پھر میں جب اپنے رب کو دیکھوں گا تو میں اس کیلئے سجدے میں گر جاؤں گا جب تک وہ چاہے گا، پھر کہا جائے گا، محمد مصطفےٰ! سر اٹھایئے اور کہیے، آپ کی بات سنی جائیگی اور سفارش کیجیے منظور ہوگی، مانگیے آپ کو ملے گا، پس میں اپنے رب کی وہ تعریفیں کرونگا جو میرا رب مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے حد مقرر ہو جائیگی پھر میں ان کو جنت میں داخل کروں گا۔

اور یہ وصف ہمارے نبی، حضور اقدس محمد ﷺ میں بالکل نمایاں ہے کیونکہ آپ اور آپ کی امت ہی وہ ہستیاں ہیں جو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بجمیع ... وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حامل الکل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا
فقالت خديجة رضی اللہ عنہا
كلا و الله ما يخزيك
الله ابدا إنك
لتصل الرحم و
تصدق الحديث و
تحمل الكل و تكسب
المعدوم و تقرى
الضيف و تعين
على نوائب الحق۔

(الحديث)

(صحیح البخاری ج ١ ۔ ص ٣١٢
وصحیح البخاری ج ٢ ۔ ص ٢٠٧٣٩)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے اتر کر گھر تشریف لائے تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور عرض کی کہ ایسی بات نہیں، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل و خوار نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو رشتہ داری کو قائم رکھتے ہوئے ہیں اور آپ سچی بات کرتے ہیں اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور ناکارہ لوگوں کے کام آتے ہیں اور آپ مہمان نواز ہیں اور جتنے سچائی کے معاملات ہیں ان میں آپ بھرپور اعانت فرماتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وزنة عرشه ومداد كلماته ورضى نفسك وخلقك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حامل لواء الحمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — حمد کا جھنڈا اٹھانے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا سید ولد اٰدم یوم القیمۃ و لا
فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما
من نبی یومئذ اٰدم فمن سواہ الا
تحت لوائی و انا اول من تنشق
عنہ الارض ولا فخر و فی الحدیث
قصۃ و ھذا حدیث حسن۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۱/۲۰۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و انا حامل لواء الحمد یوم
القیامۃ تحتہ اٰدم فمن دونہ
ولا فخر (الحدیث) (سنن الدارمی ج ۱ ص ۲۶)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار
ہوں گا اور کوئی فخر نہیں اور میرے ہاتھ
میں حمد کا جھنڈا ہو گا اور کوئی فخر نہیں اور تمام
نبی آدم اور انکے سوا تمام اس دن میرے
جھنڈے کے نیچے ہونگے اور میں سب سے پہلا
ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی، کوئی فخر نہیں
اس حدیث میں ایک قصہ ہے یہ حدیث حسن ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور میں قیامت کے دن تعریف کے جھنڈے کو
اٹھاؤں گا۔ آدم سے لے کر تمام لوگ اس جھنڈے
کے نیچے کھڑے ہونگے اور میں فخر نہیں کر رہا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حامل الوحی ﷺ

ہمارے سردار وحی کو اٹھانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة إلى قوله :

" فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط "

(سورة النور ۵۴)

عن عائشة أمّ المؤمنين رضي الله عنها أن الحارث بن هشام (رضي الله عنه) سأل رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله (ﷺ) كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله ﷺ احيانا يأتيني مثل صلصلة

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پھر اگر روگردانی کروگے تو سمجھ رکھو کہ رسول کے ذمہ وہی ہے جس کا اس پر بار رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر بار رکھا گیا ہے "۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) ! آپ پر وحی کس طرح آتی ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبھی تو میرے پاس مثل گھنٹی کے آواز آتی ہے اور تمام وحیوں میں یہ (قسم وحی

الجرس وهو اشدّه
علی فیفصم عنی وقد
وعیتُ عنه ما قال
واحیانا یتمثل لی
الملك رجلا فیکلمنی فاعی
ما یقول قالت عائشة
رضی اللہ عنہا و لقد رأیته
ینزل علیه الوحی
فی الیوم الشدید
البرد فیفصم عنه و
انّ جبینه لیتفصد
عرقاً۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ص ۲)

عن ابی جعفرؒ قال ، نزل
الملك علی رسول الله
ﷺ بحراء یوم الاثنین
لسبع عشرة خلت من شهر
رمضان و رسول الله ﷺ
یومئذ ابن اربعین سنة و
جبریل علیہ السلام الذی کان
ینزل علیه بالوحی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۱۹۳)

کی) مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔ پھر (یہ
حالت دُور ہو جاتی ہے) اس حال میں
(فرشتے نے) جو کچھ کہا میں اس کو
اخذ کر چکتا ہوں اور کبھی فرشتہ میرے
آگے آدمی کی صُورت بن (کر آ) جاتا
ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے تو جو وہ
کہتا ہے اس کو میں حفظ کر لیتا ہوں
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں کہ بے شک میں نے
سخت سردی کے دن آپؐ پر
وحی اترتے ہوئے دیکھی اور (یہ دیکھا
کہ اس وقت) آپؐ کی (مقدس)
پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ پہلی مرتبہ جو فرشتہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غارِ حرا میں وحی
لایا اس روز پیر کا دن تھا اور رمضان
کی سترہ تاریخ تھی اور اس وقت آپؐ
کی عمر مبارک چالیس سال تھی اور
حضرت جبریل علیہ السلام ہی آپؐ
پر وحی لایا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل ...

سیدنا الحامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار امت کی حمایت کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہ یقول غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومًا فلم یخرج حتی ظننا انہ لن یخرج فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسہ قد قبضت منھا فلما رفع رأسہ قال ان ربی تبارک وتعالی استشارنی فی امتی ماذا افعل بھم فقلت ما شئت أی رب ھم خلقک و

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم سے غائب رہے۔ گھر سے باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی باہر تشریف نہ لائیں گے۔ پھر جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک لمبا سجدہ کیا جس پر ہمیں گمان ہوا کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا کہ میں ان سے کیا کروں تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار جو تُو چاہے کر

عبادک فاستشارنی
الثانیة فقلت له
کذلك فقال لا
اخزنك فی امتك
یا محمد و بشرنی
ان اول من یدخل
الجنة من امتی
سبعون الفا مع
کل ألف سبعون
الفا لیس علیهم حساب
ثم ارسل الی
فقال ادع تجب و
سل تعط فقلت
لرسوله او معطی
ربی سؤلی فقال
ما ارسلنی الیک
الا لیعطیك و لقد
اعطانی ربی عزوجل
ولا فخر و غفرلی
ما تقدم من ذنبی
وما تاخر و انا
امشی حیا صحیحا و

وہ تیری ہی مخلوق ہے تیرے ہی بندے
ہیں۔ پھر دوبارہ مجھ سے دریافت کیا
مَیں نے پھر ویسے ہی جواب دیا تو اس پر
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمّد! ہم
تجھے تیری اُمّت کے بارے میں غمگین
نہیں کریں گے اور مجھے بشارت دی
کہ سب سے پہلے جو آپؐ کی اُمّت میں
سے جنّت میں داخل ہوں گے وہ
ستّر ہزار ہوں گے۔ ہر ایک کے ساتھ
ستّر ہزار اور ہوں گے۔ (یہ وہ ہونگے
جن سے حساب نہیں لیا جائیگا) پھر
اللہ تعالیٰ نے میری طرف پیغام بھیجا
کہ دعا مانگ، قبول کی جائے گی، سوال
کر، دیا جائے گا۔ تو مَیں نے اللہ کے
پیامبر کو کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ میرے تمام
سوالوں کو قبول فرمائے گا؟ تو فرشتہ
بولا کہ مجھے تو بھیجا ہی اس نے اسی
لیے ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ ہر
وہ چیز عطا فرمائے گا جو آپؐ نے اس
سے مانگی ہے اور مجھے میرے ربّ نے
سب کچھ عطا کر دیا اور مجھے اِس پر
فخر نہیں ہے اور میرے اگلے پچھلے گناہ

اعطانی ان لا تجوع
امتی ولا تغلب و
اعطانی الکوثر فھو
نھر من الجنۃ یسیل
فی حوضی واعطانی
العزّ والنصر والرعب
یسعی بین یدی
امتی شھرا و اعطانی
انی اول الأنبیاء
ادخل الجنۃ وطیب
لی و لامتی الغنیمۃ
و احل لنا کثیرا
ممّا شدد علی من
قبلنا و لم یجعل
علینا من حرج ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۹۳)

معاف کر دیے اور میں حیا سے صحیح
طور پر چل رہا ہوں اور مجھ کو اللہ تعالیٰ
نے یہ بھی بشارت دی کہ میری امّت
نہ کبھی فاقہ میں مبتلا ہو گی اور نہ ہی کبھی
مغلوب ہو گی اور مجھے حوضِ کوثر عطا
فرمایا جو جنّت میں ایک نہر ہے جس کا
پانی میرے حوض میں گرے گا اور مجھ کو
عزّت، نصرت اور رعب بخشا جو کہ
میری اُمّت کو ایک مہینہ کی مسافت
تک دیا گیا ہے (یعنی کفّار لوگ
اُمّت سے ایک ماہ کی مسافت کے
فاصلہ پہ ہی ڈریں گے) اور مجھ کو یہ
بھی عطا فرمایا کہ میں نبیوں ؑ میں سے
پہلا ہوں گا جو بہشت میں داخل ہوں گا
اور میرے اور میری اُمّت کے لیے
غنیمت کا مال پاک کر دیا گیا ہے اور
بہت سی چیزوں کو حلال کر دیا جو کہ
اگلے لوگوں پر سختی تھی اور اس نے
ہم پر کوئی مشکل نہیں ڈالی۔

المانع لامتہ من ایقدی
والحافظ لھا من الردی۔

(سبل الھدی ج ۱ ص ۵۵۰)

الحامی، اپنی اُمّت کو دشمن سے
بچانے والے اور ان کو ہلاکت سے
حفاظت کرنے والے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحائدُ ﷺ

ہمارے سردار اُمّت کو آگ سے دُور لے جانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إسم فاعِل من حَاد عنه
يحيد۔ (شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج۳ ص۱۲۶)

عن ابن عباس رضی الله عنهما
قال قال رسُول الله ﷺ
إسمی فی القرآن محمد و فی
الإنجيل احمد و فی التوراة
أحيد و انما سميت احيد
لانی أحيد عن امتی
نارَ جهنم۔ (رواه ابن عدى
و ابن عساكر كما فی كتاب تهذيب الاسماء و
اللغات۔ شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج۳ ص۱۸۸)

قال الزرقانی رحمة الله عليه
فی شرحه ای أدفعها
عنهم بشفاعتی۔
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج۳ ص۱۸۸)

یہ حاد، یحید سے اِسم فاعل
کا صیغہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ
میرا نام قرآن میں محمد ہے اور انجیل
میں احمد ہے اور توراۃ میں احید
ہے۔ احید اس لیے پکارا جاتا
ہے کیونکہ میں اپنی اُمّت کو دوزخ
کی آگ سے ایک طرف لے جانے والا
ہوں۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اسکی شرح
میں فرماتے ہیں۔ یعنی میں ان کو اپنی
شفاعت کے ساتھ دوزخ سے دُور
لے جاؤں گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا حبنطا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **حرم کے محافظ** — درود و سلام بھیجئے اللہ آپ پر

حماطيط وحمياطي من أسماء النبي ﷺ في الكتب السابقة اي حامي الحرم (القاموس ج ٢ ص ٣٥٥) قال العزفي هو اسمه في الإنجيل (شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٢٧)

عن عروة بن الزبير رضي الله عنه قال ﷺ للعباس (رضي الله عنه) احبس ابا سفيان عند حطم الخيل حتى ينظر الى المسلمين فحبسه العباس (رضي الله عنه) فجعلت القبائل تمرّ مع النبي ﷺ كتيبة كتيبة على ابى

حماطیط اور حمیاطی حضور ﷺ کے اسمائے گرامی ہیں جو پہلی کتابوں میں تھے، یعنی حرم پاک کے حامی۔ علامہ عزفی رح کا بیان ہے کہ یہ اسم انجیل میں موجود ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو گھوڑوں کے ہجوم کے پاس کھڑا کردو تاکہ مسلمانوں کی شوکت ملاحظہ کرے حضرت عباس رض نے ابوسفیان کو (مقام مذکورہ پر) کھڑا کردیا اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قبیلے قبیلے گزرنے شروع ہوئے

سفیان فمرت کتیبة
قال یا عباس
من هذه ؟ قال
هذه غفار. قال
مالی و لغفار ثم مرت
جهینة قال مثل
ذلك ثم مرت سعد
ابن هذیم فقال مثل
ذلک ثم مرت
سلیم فقال مثل
ذلک حتی اقبلت
کتیبة لم یر مثلها قبل
قال من هذه ؟ قال
هؤلاء الأنصار علیهم
سعد بن عبادة رضی الله عنه
مع الرایة فقال
سعد بن عبادة رضی الله عنه :
"یا ابا سفیان !
الیوم یوم الملحمة
الیوم تستحل الکعبة "
فقال ابو سفیان :
یا عباس، حبذا یوم

ٹکڑا ٹکڑا لشکر کا ابُوسفیان کے پاس سے
گزرا۔ ابوسفیان بولا اے عباس رضی اللہ عنہ! یہ
کون ہیں؟ وہ بولے یہ قبیلہ غفّار ہے۔
ابوسفیان نے کہا میری اور غفّار کی
تو لڑائی نہ تھی (پھر یہ حضورِ اقدس
ﷺ کے ہمراہ چڑھ کر کیوں آئے
ہیں) پھر قبیلہ جہینہ گزرا اور ابُوسفیان نے
مثلِ اوّل گفتگو کی۔ پھر قبیلہ سعد بن ہذیم
گزرا پھر ابُوسفیان نے پہلے کی طرح
کہا پھر قبیلہ سلیم گزرا تو ابُوسفیان نے
یہی بات کہی۔ پھر ایک لشکر آیا کہ اس
جیسا ابُوسفیان نے نہیں دیکھا تھا پوچھا
یہ کون ہے؟ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا یہ انصار ہیں، انکے امیر سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ
ہیں، انہی کے پاس جھنڈا ہے پھر
سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے کہا اے ابوسفیان!
آج کا دن (کفّار کے) قتل کا دن ہے
آج کے دن کعبہ حلال ہو جائے گا،
(یعنی کفّار کا قتل اِس میں جائز ہو جائیگا)
ابوسفیان نے کہا اے عبّاس رضی اللہ عنہ! اچھا
تباہی کا دن آیا۔ پھر ایک لشکر آیا
اور وُہ سب لشکروں سے چھوٹا تھا،

الذمار ثم جاءت كتيبة
وهي اقل الكتائب فيهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصحابه و راية النبي
صلى الله عليه وسلم مع الزبير
ابن العوام فلما مر
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بابي سفيان قال الم
تعلم ما قال سعد بن
عبادة رض قال ما قال
قال كذا وكذا فقال
كذب سعد ولكن هذا
يوم يعظم الله فيه الكعبة
و يوم تكسى فيه الكعبة.

(صحیح البخاری ج ۲-ص ۶۱۳)

حبنطى تفسيره يفرق
بين الحق والباطل ۔

(سبل الهدیٰ ج ص ۵۵۲)

اسی میں رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم
تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس
تھا۔ جب رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
ابو سفیان کے پاس سے گزرے تو
ابو سفیان نے کہا آپؐ کو نہیں معلوم
کہ سعدؓ بن عبادہؓ نے کیا کہا ہے؟ آپؐ
نے پوچھا اس نے کیا کہا؟ ابوسفیان
نے کہا کہ اس نے اِس اِس طرح
کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا سعدؓ نے
غلط کہا، یہ وہ دِن ہے کہ اللہ تعالیٰ
اِس میں کعبہ کو بزرگی دے گا اور وہ
دِن ہے کہ کعبہ کو (غلاف) پہنایا
جائے گا۔

حبنطیٰ اس کو کہتے ہیں جو حق
اور جھوٹ کے درمیان فرق
کرے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　　سراپا محبت　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقدم عليكم اقوام هم ارق منكم قلوبا قال فقدم الاشعريون فيهم ابو موسى الأشعري رضی اللہ عنہ، فلما دنوا من المدينة كانوا يرتجزون يقولون " غدا نلقى الاحبة محمدا و حزبه ".

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ - ص ۱۰۵)

فعيل من المحبة

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جن کے دِل تمہارے دِلوں سے زیادہ نرم ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اشعری آئے جن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری بھی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب وہ مدینہ منورہ کے نزدیک آئے تو وہ شعر پڑھتے تھے۔ کہتے تھے:

"کل ہم دوستوں سے ملاقات کریں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کی جماعت سے۔"

الحبیب، محبت سے فعیل کا وزن

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

بمعنی مفعول لانه محبوب لله او بمعنی فاعل لانه محبّ له تعالی۔

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳۔ص ۱۲۶)

ہے جو بمعنی مفعول کے ہے، کیونکہ آپ اللہ کے پیارے ہیں یا بمعنی فاعل کیونکہ آپ اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے والے ہیں۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال من راه بداهة هابه و من خالطه معرفة احبه یقول ناعته لم ارقبله ولا بعده مثله صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شمائل الترمذی ص ۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک دیکھتا وہ آپ سے خوف کھاتا تھا اور جو آپ سے گھل مل جاتا وہ آپ سے پیار کرتا۔ آپ کی تعریف کرنے والے کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

حلقه حلاوة و كله مشتهيات هذا حبيبي و هذا خليلي يا بنات اورشليم۔

(غزل الغزلات عہد عتیق باب ۵۔ آیت ۱۶)

اس کا منہ شیریں ہے اور وہ سراپا عشق انگیز ہے اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا، یہ میرا جانی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حبیب الرحمٰن ﷺ

ہمارے سردار رحمان کے حبیب درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

محمد حبیب الرحمٰن.

ﷺ (نسیم الریاض ج ۲- ص ۲۵۵)

ورد تسمية به في حديث معراج عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ (رواه البزار.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ۲- ص ۱۲۶)

وفي نسخة احمد حبيب الرحمٰن: وهو قوله انت محمد ﷺ حبيب الرحمٰن.

(شرح الشفاء لملا علی القاری المکی علی حاشیة نسیم الریاض ج ۲ ص ۳۲۹)

حضرت محمد ﷺ رحمٰن کے دوست ہیں۔

حبیب الرحمٰن کے بارے میں مسند بزارؒ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو معراج کے واقعہ کے متعلق ہے۔

مسند امام احمدؒ کے ایک قدیمی نسخہ میں حبیب الرحمٰن کا ذکر آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمٰن کا دوست ہے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کے پیارے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ و موسٰی صفی اللہ وانا حبیب اللہ و معی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ عزوجل وعدنی فی امتی واجارھم من ثلاث لا یعمھم بسنۃ ولا یستأصلھم عدو ولا یجمعھم علی ضلالۃ ۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۲)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں تو ہم آخر میں ہیں اور قیامت کے دن اول ہونگے اور یہ بات بغیر فخر کے کہتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں اور حضرت موسٰی علیہ السلام اللہ کے مقبول ہیں اور میں اللہ کا حبیب ہوں اور حمد کا جھنڈا میرے (ہی) ہاتھ میں قیامت کے دن ہوگا اور میری امت (کی بخشش) کے بارے میں اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور تین چیزوں سے انکو بچایا ہے (اول) انکو عام طور پر قحط سالی میں مبتلا نہ کرے گا (دوم) کوئی دشمن انکی بیخ کنی نہ کرے گا، (سوم) تمام لوگ گمراہی پر جمع نہ ہونگے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

سیدنا الحجازی ﷺ

ہمارے سردار — حجاز کے رہنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

نسبة إلى الحجاز۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣، ص ١٢٦)

و الحجاز مكة و المدينة والطائف ومخاليفها لانها حجز بين نجد و تهامة (القاموس ج ٢)

عن جابر قال سمعت رسول الله غلظ القلوب والجفاء فی اهل المشرق والإيمان فی اهل الحجاز۔

(مسند الإمام احمد بن حنبل ج ٣، ص ٣٣٥)

عن معاوية قال قال رسول الله عشرة ابيات بالحجاز ابقى من عشرين بيتا بالشام

(رواه الطبرانی، منتخب كنز العمال على هامش مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥، ص ٣٦٢)

اس کی نسبت حجاز کی طرف ہے حجاز مکہ اور مدینہ و طائف اور انکے اردگرد کے علاقوں کو کہا جاتا ہے کیونکہ نجد اور تہامہ کے درمیان ایک قدرتی رکاوٹ ہے۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس سے سنا فرماتے تھے کہ سخت دلی اور زیادتی اہل مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے فرمایا حجاز میں دس گھر شام کے بیس گھروں سے زیادہ دیرپا ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحجۃ البالغۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار محکم دلیل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ"

(سورة الانعام ۱۴۹)

"رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط"

(سورة النساء ١٦٥)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو رب تقبل دعوتی و اغسل حوبتی واجب دعوتی و ثبت حجتی و اھد قلبی و

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کیلئے ہے دلیل پہنچنے والی"۔

"ان سب کو خوشخبری دینے والے اور خوف سنانے والے پیغمبر بنا کر اسلیے بھیجا تاکہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب! میری دعا کو قبول فرما میرے گناہ دھو ڈال میری دعا کو اجابت فرما اور میری حجت کو ثابت کر دے اور میرے دل کو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

سدد لسانی و اسلل
سخيمة قلبی -
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۲۷)

قل فلله الحجة البالغة
بالكتاب و الرّسول
و البيان -
(کشف الأسرار لخواجہ عبد اللہ الانصاری
ج ۳- ص ۵۱۵)

عن معاويةؓ بن
أبی سفيان ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إنما أنا مبلّغ
والله يهدی و قاسم
والله يعطی فمن
بلغه منی شیء بحسن
رغبة وحسن هدی
فإن ذلك الذی
يبارك له فيه
و من بلغه عنی
بسوء هدی فذاك الذی
يأكل ولا يشبع -
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ - ص ۱۰۱/۱۰۲)

ہدایت دے اور میری زبان کو سیدھی رکھ اور میرے دل کی میل کو دور کر دے۔

فللہ الحجة البالغہ سے مراد کتاب اللہ اور رسول ﷺ اور واضح بیان ہے۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں تو صرف دین کی تبلیغ کرنے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا تو اللہ ہی ہے۔ جس شخص کو میری طرف سے کوئی اچھی رغبت سے اور بہترین طریقہ سے کچھ ملے تو اس کیلئے برکت ہو جائے گی اور جس شخص کو میری طرف سے بے رغبتی اور بُرے طریقے سے کچھ ملے تو ایسا شخص وہ ہے جو کھاتا پیتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حجۃ اللہ علی الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مخلوق پر اللہ کی حجت درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فی مسند الفردوس بلا اسناد انا حجۃ اللہ وھو بمعنی البرھان۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ - ص ۱۲۶)

مسند الفردوس میں بغیر سند کے روایت ہے کہ میں اللہ کی دلیل ہوں اور یہ حجت (دلیل) کے معنی میں ہے۔

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد اللہ عزوجل بعبد خیرًا یفقھہ فی الدین وان السامع المطیع لا حجۃ علیہ وان السامع العاصی لا حجۃ لہٗ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۹۶)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کو دین میں سمجھ دے دیتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) سننے والے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے) تابعدار کو کوئی پکڑ نہیں اور سننے والے نافرمان (باغی) کے لیے (نجات کی) کوئی دلیل نہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حرز الامیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — امیوں کا قلعہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن سلام رضی اللہ عنہ إنه كان يقول انا لنجد صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ارسلنك شاهدًا ومبشرًا ونذيرًا وحرزا للاميين انت عبدى و رسولى سميته المتوكل ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب بالأسواق ولا يجزى بالسيئة مثلها ولكن يعفو ويتجاوز ولن اقبضه حتى تقيم الملة المتعوجة ۔ (الحديث)

(سنن الدارمی ج ۱۔ ص۵)

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (کتب سابقہ میں) اس طرح پاتے ہیں (اللہ فرماتا ہے) کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ کو گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور امیوں کا قلعہ بنا کر بھیجا ہے آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے نہ سخت مزاج اور نہ سخت دل اور نہ بازار میں چیخ کر بات کرنیوالے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف اور درگزر کرنے والے اور میں آپ کی جان اس وقت تک قبض نہ کرونگا جب تک ٹیڑھی ملت سیدھی نہ ہو جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الحرمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — حرم والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

نسبة إلى الحرم.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ۳ ص ۱۲۷)

عن عبيد الله بن عبد الله ابن عتبة رحمة الله عليه قال إن ابراهيم (سلام الله عليه وعلى نبينا وسلم) نصب أنصاب الحرم يريه جبريل عليه السلام ثم لم تحرك حتى كان قصي فجددها، ثم لم تحرك حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فبعث عام الفتح تميم بن أسد الخزاعي فجددها. (رواه الأزرقي)

(سبل الهدى ج ۱ ص ۲۳۵)

اِس کی نسبت حرم شریف سے ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم (ان پر اور ہمارے نبی پر اللہ تعالیٰ کے درود و سلام ہوں) نے حرم کی حدود پر پتھر نصب کیے جو حضرت جبریل علیہ السلام نے دکھائے۔ وُہ قصی کے زمانے تک اپنی جگہ پر رہے پھر قصی نے ان کی تجدید کی۔ پھر وُہ نشانات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اپنی جگہ پر رہے۔ پھر فتح مکہ کے دن آپ نے تمیم بن اسد خزاعی کو بھیجا پھر انھوں نے بوسیدہ نشانوں کی تجدید کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حریص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مومنوں پر حریص — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله
" لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ "

(سورة التوبة ١٢٨)

عن ابی بکر بن محمد ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ قال کنت عند ابی بکر بن مجاهد رحمۃ اللہ علیہ فجاء الشبلی رحمۃ اللہ علیہ فقام الیه ابوبکر ابن مجاهد رحمۃ اللہ علیہ فعانقه

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری تکلیف کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں۔ ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق، مہربان ہیں۔"

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر ان سے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

وقبل بین عینیه وقلت
له یا سیدی تفعل بالشبلی
هکذا و انت وجمیع من
ببغداد یتصورون
او قال یقولون انه
مجنون فقال لی فعلت
کما رأیت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فعل به
و ذلک انی رأیت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فی المنام و قد اقبل
الشبلی فقام الیه و
قبل بین عینیه فقلت
یارسول الله ﷺ
اتفعل هذا بالشبلی
فقال هٰذا یقرأ
بعد صلاته "لقد
جاءکم رسول من
أنفسکم" الی أخرالسورة
و یتبعها بالصلوٰة علیّ"

(القول البدیع للسخاوی ص ۱۳۰)

معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے میرے سردار! آپ نے شبلیؒ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد والے تصور کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے، تو حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ میں نے ایسے ہی کیا ہے جس طرح میں نے حضور اقدس ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے دیکھا اور یہ ایسے ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) آئے ہیں اور آپ نے اُٹھ کر انکی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ شبلیؒ کے ساتھ ایسے کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاءکم" آخر سورت تک پڑھا کرتا ہے اور بعد میں مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحریص علی الایمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار لوگوں کے ایمان پر حریص درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

’حریصٌ علیکم‘ ای علی ایمانکم ۔ (فتح القدیر للشوکانی ج ۲ ص ۲۹۹)

(وشرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۷)

عن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قال اٰخر اٰیۃ نزلت "لقد جاءکم رسول من انفسکم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم"۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ۔ ص ۱۱۷)

چنانکہ مرغ بچہ خود را در زیرِ بالِ خود گرفتہ می پرورد کمال کرم ورأفت و رحمت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم امت خود را برآن صفت در کنف خود می پرورد۔

(کشف الاسرار ج ۴ ۔ ص ۲۴۵)

اے مومنو! وہ تم پر حریص ہیں یعنی تمہارے ایمان پر۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید کی آخری آیت جو اُتری وہ لقد جاءکم رسول من انفسکم الآیۃ تھی۔

چنانچہ جانور اپنے بچّہ کو پروں کے نیچے چھپا لیتا ہے اور اس کو پالتا ہے اسی طرح کمال مہربانی و شفقت و رحمت سے حضرت محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امّت کو گود میں لے کر پالتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
ابداً بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حسن الصوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حسین آواز والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن قتادة رضی اللہ عنہ قال
ما بعث الله نبيا قط الا
بعثه حسن الوجه حسن الصوت
حتى بعث نبيكم ﷺ فبعثه
حسن الوجه حسن الصّوت
ولم يكن يرجّع ولكن
كان يمدّ بعض المدّ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد
ج ١۔ ص ٣٧٦)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت
كان كلام النّبی ﷺ
فصلا يفهمه كل احد
لم يكن يسرد سردا۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٤١)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے پیغمبر
مبعوث فرمائے وہ سب کے سب خوبصورت
چہرے حسین آواز والے تھے حتیٰ کہ اللہ
نے تمہارے پیغمبر حضور اقدس ﷺ
کو مبعوث فرمایا۔ آپ خوبصورت چہرہ
والے تھے، حسین آواز والے تھے اور
ایک بات کو مکرر نہیں فرماتے تھے
بلکہ بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ
کی کلام مبارک علیحدہ علیحدہ جملے ہوتے
تھے جن کو ہر کوئی سمجھتا تھا اور وہ تمہاری
طرح تیزی سے بات نہیں کرتے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

سیدنا حسن العینین ﷺ

ہمارے سردار — سُرخ چشم — درود و سلام بھیجئے اُن پر

عن علی رضی اللہ عنہ قال
إنه قال الجر فی عینیه
حمرة، حسن اللحیة،
حسن الفم، تام الاذنین۔

(رواہ الواقدی)

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ١٦)

عیناہ کالحمام علی
مجاری المیاہ مغسولتان
باللبن جالستان فی وقبیهما

(نشید الانشاد باب ٥ ص ٩٨٩ - آیۃ ١٢)
السلیمان علیہ السلام - بائبل - عہد نامہ عتیق
مطبوعہ ١٨٧١ء آکسفورڈ لندن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی عالم نے کہا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں میں سُرخی ہے، آپ ﷺ کی ریش مبارک حسین ہے۔ آپ ﷺ کا دہن خوبصورت، گوش پورے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لبِ دریا دُودھ میں نہا کر بڑے آرام سے بیٹھے ہوں۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حسن الفم ﷺ

ہمارے سردار خوبصورت دہن والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال فی وصف النبی ﷺ
انہ کان حسن الفم۔ (الحدیث)
(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ١٩)

فی حدیث ہند بن ابی
ہالۃ رضی اللہ عنہ فی وصف النبی
ﷺ کان ضلیع الفم (الحدیث)
(الشفاء ج ١ ص ٩٢)

ضلیع الفم بضاد مفتوحۃ
معجمۃ ای طویل انشقاق الفم
واسعہ وھو مما یتمدح بہ ویعاب
ضدہ لدلالتہ علی الفصاحۃ و
لیس المراد بہ عظم الأسنان۔
(نسیم الریاض ج ٢ ص ١٧٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،
حضور اقدس ﷺ کا وصف
بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ
حسین دہان تھے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ،
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں
کہ آپ فراخ دہان تھے۔

ضلیع الفم ض کی فتح کے ساتھ
یعنی آپ کا دہان فراخ اور کشادہ
تھا اور یہ وہ صفت ہے جو مدح کے موقع
پر بولی جاتی ہے اور اس کی ضد عیب دار ہوتی
ہے کشادہ دہان فصاحت پر دلالت کرتا ہے
اس سے یہ مراد نہیں کہ جس کے دانت بڑے ہوں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك ۔ استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حسن اللحیۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خوبصورت ریش مبارک والے درود و سلام بھیجئے آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال فی وصف النبیّ ﷺ انه کان حسَن اللحیة

(الحدیث ۔ رواہ الواقدی ۔ تاریخ ابن کثیر ج٦ ص١٩)

وقد ثبت قصرھا وقیل المراد انھا تملأ ما یقابل الصدر بھا فاستوت طولا وعرضا والحاصل من ذلك ان لحیته ﷺ معتدلة طولا وعرضا غیر خفیفة۔

(نسیم الریاض ج ١ ص ٣٣١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حُلیہ شریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ خوبصورت ریش مُبارک والے تھے۔

ریش مبارک کا کوتاہ ہونا تو حدیث سے ثابت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی ریش مُبارک کی لمبائی اور چوڑائی برابر تھی۔ حاصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مُبارک معتدل تھی، لمبائی اور چوڑائی کے لحاظ سے، بالکل ہلکی نہ تھی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحسیب صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — **بڑے خاندانی** — درود و سلام بھیجو ان پر

اشارۃ الی قولہ:

"جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝" (سورۃ النبا ٣٦)

فعیل بمعنی فاعل منه قوله تعالیٰ عطاء حسابا.

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ - ص ١٢٧)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اول ماسألنی عنه ان قال کیف نسبه فیکم قلت هو فینا ذو نسب.

(صحیح البخاری ج ١ ص ٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بدلہ ہے تیرے رب کا دیا ہوا حساب سے۔"

حسیب بمعنی حاسب کے ہے قرآن کریم میں ہے بڑی بخشش۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوسفیان کا بیان ہے کہ ہرقل جو روم کا بادشاہ تھا اس نے مجھ سے پہلی بات یہ پوچھی کہ اس پیغمبر کا تم میں خاندان کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ پیغمبر ہم میں خاندانی ہیں اور حسب و نسب والے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — محبّت کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ
عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰاِبْرٰهِيْمُ ۚ
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ
وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ قَالَ
سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
بِيْ حَفِيًّا ۝ "

(سورة مريم ٤٦/٤٧)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" (باپ نے) کہا کہ کیا تم میرے معبودوں سے پھرے ہوئے ہو۔ اے ابراہیم (علیہ السلام) اگر تم باز نہ آئے تو میں تم کو ضرور سنگسار کر دوں گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا میرا سلام لو۔ اب میں تمہارے لیے اپنے ربّ سے مغفرت کی درخواست کروں گا بے شک وُہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحفیظ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — حفاظت کیے گئے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

وھو صون الشئ عن الزوال

زوال سے محفوظ ہستی۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣۔ ص ١٢٧)

عن ابی اسرائیل عن جعدۃ رضی اللہ عنہ قال شھدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واتی برجل فقیل یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ھذا اراد ان یقتلك قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ترع لم ترع ولو اردت ذلك لم یسلطك اللہ علی قتلی۔

(رواہ الطبرانی واحمد والبزار وابن حبان)
(منتخب کنز العمال حاشیۃ مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢۔ ص ٢٨٨)

حضرت ابو اسرائیل جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر تھا کہ ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ڈر مت، ڈر مت اگر تو اس ارادے سے آیا ہے تو تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے تجھے میرے قتل پر مسلط نہیں کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مجسّم سچ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله :

" بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ "

(سورة الزخرف ٢٩)

" قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج "

(سورة يونس ١٠٨)

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد انت

اِشارہ ہے اِس قول کی طرف :

" بلکہ مَیں نے ان کو اور انکے باپ دادوں کو خوب سامان دیا ہے یہاں تک کہ ان کے پاس سچا قرآن اور صاف صاف بتلانے والا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا "۔

" فرما دیجئے، اے لوگو! بے شک تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس سچ آگیا "۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے اٹھتے تو کہتے اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہے اور تو قائم رکھنے والا ہے آسمان و

قيّم السّمٰوٰت والأرض ومن
فيهن ولك الحمد انت نور
السّمٰوٰت والأرض ومن
فيهن ولك الحمد انت ملك
السّمٰوٰت والأرض ومن
فيهن ولك الحمد انت الحقُّ
و وعدك الحق و لقاؤك
حقٌّ وقولك حق والجنّة
حق والنّار حق
والنبيّون حق ومحمّد حق
والسّاعة حق اللّٰهمّ
لك اسلمت و بك اٰمنت
وعليك توكلت و اليك
انبت وبك خاصمت و
اليك حاكمت فاغفرلي
ماقدمت وما اخّرت وما
اسررت وما اعلنت أنت
المقدم وأنت المؤخر
لا إله الّا أنت اولا إله
غيرك۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۱)

زمین کا اور ان چیزوں کا جو کہ ان
دونوں کے درمیان ہیں اور تیری
ہی تعریف ہے۔ تُو نور ہے آسمان اور
زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے
درمیان میں ہیں اور تیری ہی تعریف ہے
تو بادشاہ ہے آسمان اور زمین کا اور ان
چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں اور تیری
ہی تعریف ہے۔ تو سچّا ہے اور تیرا وعدہ
سچّا ہے اور تیرا ملنا برحق ہے اور تیری
بات سچی ہے اور جنّت دوزخ برحق ہے
اور کُل پیغمبر برحق ہیں اور محمد ﷺ
برحق ہیں اور قیامت برحق ہے اے
اللہ مَیں تیرا فرمانبردار ہوں اور تجھ پر
ایمان لایا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کیا اور
تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی
مدد سے مخالفین کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور
تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں۔ تُو میرے اگلے پچھلے
ظاہر پوشیدہ گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی
آگے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں یا یہ فرمایا کہ تیرے
سوا کوئی الٰہ نہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته عدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الحکم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — منصف — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ "

(سورة المائدة ٤٢)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان میں عدل کے موافق فیصلہ کیجیے، بیشک اللہ تعالیٰ عدل کرنیوالوں سے محبت کرتے ہیں ۔"

وإشارة إلى قوله :

" فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ "

(سورة النساء ٦٥)

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کا آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں۔ پھر آپ کے اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا تسلیم کریں ۔"

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم — ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك [illegible]

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الحكيم صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار **دانا** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ"

(سورة الجمعة ٢)

وإشارة إلى قوله:

"ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ط"

(سورة بني إسرائيل ٣٩)

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل عليه السلام اخرج حشوة في طست من ذهب فغسلها ثم كساها حكمة ونور او حكمة وعلما۔

(رواه الطبراني۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ص ٢٢٣)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت۔"

اور اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"یہ باتیں اس حکمت میں کی ہیں جو اللہ نے آپ پر وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہیں۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ نے آپ کا سینہ مبارک چاک کیا اور اس میں سے ایک لوٹی نکال کر سونے کے تھال میں رکھی پھر اسکو دھو کر اسمیں حکمت اور نور یا حکمت اور علم بھر دیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحلاحل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بہادر سردار — درود وسلام بھیجیے آپ پر

قال بعضهم يمدح
النبي صلى الله عليه وسلم
وعربة ارض ما يحل حلالها
من الناس الا اللوذعي الحلاحل
اراد بها مكة المشرفة
و إشارة الى قوله
صلى الله عليه وسلم إن الله حبس
عن مكة الفيل و سلّط
عليها رسوله والمومنين وإنها
لن تحل لاحد كان قبلي
و إنها احلت لي ساعةً
من نهار وانها لن تحل
لأحدٍ بعدي - الحديث
(سبل الهدیٰ ج ۱ - ص ۵۵٦)

بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا:
اور عربۃ ایک ایسی سرزمین ہے جو
کسی انسان کے لیے حلال نہیں ہوئی
سوا ایک دانا، بہادر سردار کے۔
(عربۃ) زمین سے مراد مکہ مکرمہ کی زمین
ہے۔ اس شعر میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے، جس میں
آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ سے ہاتھی
کو روک لیا تھا لیکن اس پر اپنے رسول اور
ایمان والوں کو غالب کر دیا اور اس کی حرمت
پہلے کسی پر حلال نہیں ہوئی تھی۔ صرف میرے
لیے ایک گھڑی کی اجازت تھی قیامت کے
دن تک پھر کسی کیلئے حلال نہ ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحلیم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — بُردبار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قد کان صلی اللہ علیہ وسلم احلم
الناس و کل حلیم قد عرفت
منہ ذلۃ وحفظت منہ
ھفوۃ وھو صلی اللہ علیہ وسلم لا یزید
مع کثرۃ الاذی الا صبرًا
وعلی إسراف الجاھلیۃ الاحلماً
(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ٥٥٦)

عن ھند بن ابی
ھالۃ التیمی رضی اللہ عنہ قال
کان سکوت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی اربع علی
الحلم و الحذر و التقدیر
والتفکر وجمع لہ الحلم فی الصبر
(مجمع الزوائد ج ۸ ص ٢٧٥)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام
لوگوں سے زیادہ بردبار تھے۔ ہر بردبار
کی غلطی اور ٹھوکر کا پتہ چل گیا ہے لیکن
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی مصیبت
پہنچتی آپ اتنا ہی صبر کرتے اور جتنا
آپ پر جہالت کا مظاہرہ ہوتا اتنا
ہی آپ کا حلم زیادہ ہوتا۔

حضرت ہند بن ابو ہالہ تیمی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت
چار چیزوں پر تھا، بردباری پر، بچاؤ پر،
تقدیر پر اور سوچ بچار کرنے پر اور آپ
کے لیے صبر میں بردباری جمع کی گئی
تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك كلما ذكرك الذاكرون ... استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حمّادٌ ﷺ

ہمارے سردار — بہت تعریف کرنیوالے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

صيغة مبالغة من الحمد.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٢٧)

عن ذكوان بن ابى
صالح رحمة الله عليه عن كعب
فى السطر الاول محمد
رسول الله (ﷺ)
عبدى المختار لافظ ولا
غليظ ولاصخاب فى
الأسواق ولا يجزى
بالسيئة السيئة ولكن
يعفو و يغفر مولده بمكة
و هجرته بطيبة و ملكه
بالشام وفى السطر الثانى
محمد رسول الله (ﷺ)

حمد سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

حضرت ذکوان بن ابوصالح
رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کعب سے پہلے
مضمون (توراۃ) میں یوں منقول
ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے
رسول ہیں میرے مقبول بندے ہیں، نہ
سخت مزاج اور نہ سخت دل اور نہ بازار
میں چیخ کر بات کرنیوالے اور نہ برائی
کے بدلے برائی کرنے والے لیکن درگزر کرنے
والے اور معاف کرنے والے۔ ان کی
پیدائش مکہ میں ہوگی اور ان کی ہجرت
مدینہ میں ہوگی اور سلطنت شام میں اور
دوسرے مضمون میں یوں منقول ہے:

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

امته الحمادون يحمدون الله فى السراء والضراء يحمدون الله فى كل منزلة ويكبرون على كل شرف رعاة الشمس يصلون الصلوٰة إذا جاء وقتها ولو كانوا على رأس كناسة و يأتزرون على اوساطهم و يوضئون اطرافهم و اصواتهم بالليل فى جو السماء كأصوات النحل۔

(سنن الدارمی ج ۱ - ص ۱۴/۱۵)

عن ابی هريرة رضی الله عنه فی حديث الشفاعة قال صلی الله عليه وسلم ثم يفتح الله على من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلى - الحديث - (صحيح البخاری ج ۲ ص ۶۸۵)

(حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، آپ کی امت کے لوگ خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کریں گے اور ہر جگہ اس کی حمد بیان کریں گے اور ہر بلندی میں اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اوقاتِ نماز کے بارے میں وہ آفتاب کا خیال رکھیں گے۔ جب نماز کا وقت آئے گا (فوراً) نماز پڑھیں گے اگرچہ وہ کوڑا کرکٹ پر ہوں اور (صرف کرتے ہی نہیں پہنیں گے بلکہ) تہ بند (بھی) باندھیں گے اور اعضاء کو وضو کے وقت دھوئیں گے اور ان کے (ذکرِ الٰہی کی) آوازات کو آسمان کی فضا میں ایسی پھیلے گی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شفاعت کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفیں اور ثنائیں کھول دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہ کھولی تھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حمطایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — حرم شریف کے محافظ — درود و سلام بھیجیں آپ پر

إسم نبينا صلى الله عليه وسلم
فى الكتب السابقة وليس
بعربي ومعناه حامى الحرم.
(لف القماط ص١٦)

حمطايا او قال حمياطا.
(القول البديع للسخاوى ص ٥٥)

(أما حمطايا فبفتح الحاء
المهملة وسكون الميم
وطاء مهملة خفيفة
وألفين بينهما تحتية و
ضبطه الشمنى بفتح الحاء
وفتح الميم المشددة
(قال الهروى) بعد أن
ضبطه بكسر الحاء

یہ ہمارے نبی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا اگلی کتابوں میں اسمِ گرامی تھا۔ یہ لفظ
عربی نہیں۔ اس کا معنی حرم شریف
کی حفاظت کرنے والے ہے۔

حمطایا یا کہا حمیاطا۔

لیکن حمطایا ح مہملہ کی فتح اور م
ساکن اور طا مہملہ مخففہ، درمیان میں
دو الف اور علامہ شمنی نے ح کے
فتح اور م مفتوح مشدد کے ساتھ ضبط
کیا ہے۔ اس کے بعد علامہ ہروی
رحمۃ اللہ علیہ نے ح کے کسرہ اور م ساکن
اور یا کو مقدم کیا ہے، اس کے بعد
الف، اس کے بعد ط، وہ ان کے

وسکون المیم و تقدیم الیاء وألف بعدها طاء، فهو عنده حمیاطا لا کما أوهمه المصنف فمراده منه مجرد التفسیر بقوله (أی حامی الحرم) بفتحتین قال ابن دحیة و معناه انه حمی الحرم مما کان فیه من النصب التی تعبد من دون الله والزنا والفجور (وقال ابن الأثیر فی حدیث کعب إنه قال فی أسماء النبی صلی الله علیه وسلم فی الکتب السالفة) وقد رواه ابو نعیم عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کان ﷺ یسمی فی الکتب القدیمة (محمد و أحمد وحمیاطا) زاد ابن عباس رض وفارقلیطا و ماذ ماذ۔

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۸۸)

نزدیک حمیاطا ہے۔ اِس طرح نہیں جیساکہ مصنّف کو وہم ہوا ہے۔ اِس سے مراد صرف اس لفظ کی تفسیر ہے جو حرم کے حامی ہیں۔ دونوں کے فتح کے ساتھ حافظ ابنِ دحیہ رح نے اس کے معنی یوں بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ حرم کی حمایت کرنے والے تھے۔ جن بُتوں کو حرم میں رکھا گیا تھا اور جن کی اللہ کے سوا پوجا ہوتی تھی اور زنا اور بدکاری سب کو حرم سے نکالا۔ علامہ ابنِ اثیر رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ نہایہ نے کعب کی حدیث میں کہا ہے کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ہے جو کہ اگلی کتابوں میں تھے اور ابو نعیم اصبہانی رح نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلی کتابوں میں محمد اور احمد اور حمیاطا نام آئے ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فارقلیط اور ماذ ماذ زائد کیے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا حماطیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حرم شریف سے شرک دور کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

فقال ابو عمرو رضی اللہ عنہ
عن بعض الاحبار ان معناه
يمنع من الحرم - (نسیم الریاض ج ۲ ص ۴۰۶)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
وضبطه الشمنى فى حاشيته
بفتح الحاء المهملة و فتح
الميم المشددة وطاء
مهملة مخففة و الفين
بينهما مثناة تحتية و
فى العزبيين انه بكسر
الحاء و ميم ساكنة تليها ياء
مثناة تحتية و ألف ثم طاء
و ألف هكذا احمياطا۔

(رواه ابو نعیم فی الدلائل نسیم الریاض ج ۲ ص ۴۰۶)

حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ نے
پادریوں سے اس کا معنی حرم کو گندگی
سے بچانے والے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے جس کو علامہ شمنی نے
حاشیہ پر اس طرح ضبط کیا ہے۔
ح پر فتح اور م پر بھی فتح مع تشدید
آگے طا مخفف بعد دو الف درمیان
میں ی دو نقطی اور عزبیین میں ح
کا کسرہ اور م ساکن جس کے بعد ی
دو نقطی پھر الف، پھر طا، پھر الف،
جس طرح حمیاطا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا حمعسق صلی الله علیه وسلم

ہمارے سردار حا-میم-ع-سین-ق درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکر ابن دحية رحمة الله عليه ونقله الماوردی عن جعفر بن محمد رضی الله عنه.

(القول البدیع للحافظ سخاوی ص ۵۵)

قال القاضی ثناء الله پانی پتی رحمة الله عليه فی تفسیره: والحق عندی إنها من المتشابهات وهی أسرار بین الله تعالیٰ وبین رسوله صلی الله علیه وسلم لم یقصد بها افهام العامة بل افهام الرسول صلی الله علیه وسلم ومن شاء افهامه من کمل اتباعه قال البغوی قال ابوبکر

حضرت ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور اسے ماوردیؒ نے امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا میرے نزدیک حق یہ ہے کہ حروفِ مقطّعات متشابہات سے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اسرار ہیں۔ اس سے مقصود عام لوگوں کو سمجھانا نہیں بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھانا ہے اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع ہیں ان کو سمجھانا مقصود ہے۔ امام بغویؒ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

الصدیق رضی اللہ عنہ فی
کل کتاب سر و سر
اللہ تعالی فی القرآن
اوائل السور و قال
علی رضی اللہ عنہ ان لکل
کتاب صفوۃ وصفوۃ
ھذا الکتاب حروف التہجی۔

(تفسیر مظہری ج ۱۔ ص ۱۳)

عطایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ بحضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ارزانی داشت حا،
حوض مورود اوست یعنی حوضِ کوثر کہ
تشنہ لبان امت را ازان سیراب
کردانند و میم ملک ممدود اوکہ از مشرق
تا مغرب بتصرف امت آورد آید و
عین عزِ موجود اوکہ اعز ہمہ اشیا نزد حق
سبحانہٗ بودہ وسین سنا مشہود اوکہ مرتبہ
ہیچ کس برتبہ رفعت او ہمہ نرسید
وقاف مقامِ محمود اوکہ در شب
معراج درجہ او ادناست و
در روز قیامت شفاعت کبری۔

(تفسیر روح البیان
ج ۸۔ ص ۲۸۶)

فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر کتاب میں
بھید ہوتا ہے اور قرآن کا بھید
اس کی سورتوں کے ابتدا میں ہے۔
حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہر کتاب میں کچھ پسندیدہ
چیزیں ہوتی ہیں اور اللہ کی اس کتاب
میں پسندیدہ حروفِ تہجی ہیں۔

جو بخششیں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے حضورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں وُہ بہت
زیادہ تھیں، "ح" سے آپ کا حوضِ کوثر مراد
ہے، وُہ حوضِ کوثر کہ آپ کی اُمت کے
پیاسے اُمتی وہاں سیراب ہونگے اور "م" سے
مراد آپ کی وسیع سلطنت مشرق سے مغرب
تک جو آپ کی اُمت کے تصرف میں آئیگی،
"ع" سے حضورؐ کی وُہ عزت مراد ہے جو تمام
کی عزت سے اللہ کے ہاں زیادہ اہمیت
رکھتی ہے۔ "س" سے مراد حضورؐ کی صفاتِ
بالا میں جہاں کسی کی بلندی نہیں پہنچ سکتی
"ق" سے آپؐ کا مقامِ محمود مراد ہے جو حضورؐ
کو شبِ معراج میں دیا گیا اور قیامت کے
دن شفاعتِ کبریٰ مراد ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الحمید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — تعریف کیے گئے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

صیغۃ مبالغۃ من الحمد وھو الثناء ای الذی حُمِدَتْ اخلاقہ ورضیت افعالہ او الحامد للہ مالم یحمدْ بہٖ حامد۔ (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ص ۱۲۸)

و مما یحمد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماجبلہ اللہ علیہ من مکارم الاخلاق وکرائم الشیم فان من نظر فی اخلاقہ و شیمہ صلی اللہ علیہ وسلم علم انھا خیر اخلاق فانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اعلم الخلق واعظمھم امانۃ و اصدقھم حدیثا و اجوادھم و اسخاھم و اشدھم احتمالا و اعظمھم عفوا و مغفرۃ۔

(جلاء الافہام ص ۱۲۳)

یہ حمد سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور وہ تعریف ہے جس کے اخلاقِ حمیدہ اور افعالِ مرضیہ ہوں یا یہ کہ اللہ تعالٰی کی تعریف کرنے والے جن کی مثال نہ ملتی ہو۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جن پر اللہ نے آپ کو پیدا کیا وہ آپ کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ جمیلہ ہیں، جو شخص بھی آپ کے اخلاق اور عادات کو دیکھے گا اسے پتہ چلے گا کہ آپ بہترین اخلاق کے ساتھ متصف تھے۔ سارے جہان سے زیادہ جاننے والے، جہان سے زیادہ امانتدار اور سب سے زیادہ باتیں سچے، سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ بردبار، سب سے زیادہ درگذر کرنے والے اور معاف کرنے والے تھے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الحنان صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار نرم طبیعت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وحنانا من لدنا و زكوة ، وكان تقيا ○"

(سورة مريم ١٣)

عن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا فارسلني يوما لحاجة فقلت والله لا اذهب. وفي نفسي ان اذهب لما امرني به رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجت حتى امر على صبيان وهم يلعبون في

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور خاص اپنے پاس سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی تھی اور آپ بڑے پرہیزگار تھے "۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے اخلاق میں زیادہ اچھے تھے۔ ایک دن مجھے آپ نے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ بات تھی کہ جو حکم مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں گے میں ضرور مانوں گا۔ پس میں لڑکوں کے پاس سے گزرا اور وہ بازار

السوق فإذا رسول الله ﷺ قد قبض بقفاى من ورائى قال فنظرت اليه وهو يضحك فقال يا انيس ذهبت حيث امرتك ؟ فقلت نعم انا اذهب يا رسول الله ﷺ قال أنس و الله لقد خدمته تسع سنين ما علمته قال لشئ صنعته لم صنعت كذا و كذا او لشئ تركته هلا فعلت كذا و كذا۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ۔ ص ٣٧)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ الا تعجبون كيف يصرف الله عنى شتم قريش ولعنهم يشتمون مذمما و انا محمد (ﷺ)

(منتخب کنز العمال الھامش ۔ مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٢٤٩)

میں کھیل رہے تھے، حضور اقدس ﷺ نے مجھے پیچھے سے آکر پکڑ لیا پس میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ فرمایا اے چھوٹے انسؓ! جہاں میں نے تجھے بھیجا تو گیا تھا؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اب جاتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم میں نے نو سال حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ میں نہیں جانتا کہ جس کام کو میں نے کیا ہو آپؐ نے کبھی یہ فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا۔ یا میں نے کسی کام کو چھوڑ دیا ہو تو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب کیوں نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیوں اور لعنتوں کو کیسے پھیرتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں نکالتے ہیں اور میں تو محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحنیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار دین میں صادق — درود و سلام بھیجو ان پر

قال العزفی هو اسمه فی الزبور ۔ (شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۷)

إشارة إلى قوله :

" وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ج وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ "

(سورة يونس ١٠٥)

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان اذا قام الى الصلوٰة قال وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنيفا وما انا من المشركين (الحدیث)

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۷۹)

حضرت عزفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ اسم پاک زبور میں موجود ہے۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اپنے آپ کو اس دین کی طرف اس طرح متوجہ رکھنا کہ اور سب طریقوں سے علیحدہ ہو جاویں اور کبھی مُشرک مت بننا۔ "

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے تو فرماتے میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یک طرفہ ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللّٰه
صلی اللہ علیہ وسلم انی لم
ابعث باليهودية ولا بالنصرانية
ولكنی بعثت بالحنيفية السمحة

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ـ ص ٢٦٦)

هو ذا يأتی قال
ربّ الجنود ومن يحتمل
يوم مجيئه ومن يثبت
عند ظهوره لأنه
مثل نار المحص ومثل
اشنان القصّار فيجلس
ممحصا ومنقّيا للفضه
فينقّی بنی لاوی
ويصفيهم كالذّهب
والفضة ليكونوا مقرّبين
للرّبّ تقدمة بالبر.

(بائیبل پرانا عہد نامہ (توراۃ) صحیفہ ملاکی
نبی علیہ السلام باب ٣ آیۃ ٢-٣ مطبوعہ ١٨٧١ء
(آکسفورڈ - لندن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مَیں یہودیّت اور عیسائیت
دے کر نہیں بھیجا گیا بلکہ خالص توحید
آسانی دے کر بھیجا گیا ہوں۔

وہ یقیناً آئے گا۔ ربّ الافواج
فرماتا ہے، پر اس کے آنے کے دن
میں کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نمود
ہوگا کون ہے جو کھڑا رہے گا کیونکہ وہ
سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن
کی مانند ہے اور وہ رُوپے کا میل
کاٹتا ہوا اور اسے خالص کرتا ہوا
بیٹھے گا اور وہ بنی لاوی کو پاک
کرے گا، وہ اُنہیں روپے اور سونے
کی مانند صاف کرے گا تاکہ وُہ
راستبازی سے اللہ تعالیٰ کے
آگے ہدیہ گزرانیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلوقک ...

سیدنا الحیی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — حیا والے — درود و سلام بھیجئے آپ پر

عن ابا سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا وکان اذا کرہ شیئاً عرفناہ فی وجھہ -

(الصحیح مسلم ج ٢ - ص ٢٥٥)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء خیر کلہ - (رواہ البزار - مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ٩ - ص ١٧)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من وراء الحجرات وما رائی عورتہ قط - (رواہ البزار ورجالہ ثقات مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ٩ - ص ١٧)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے، زیادہ شرمیلے تھے اور جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تو ہم اسے آپ کے چہرۂ انور سے پہچان لیتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجروں کے پیچھے غسل فرمایا کرتے تھے آپ کی شرمگاہ کبھی کسی نے نہیں دیکھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الحی ﷺ

ہمارے سردار — زندہ — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ ﷺ
اکثروا الصلوۃ علی یوم
الجمعة فانه مشهود تشهده
الملائکة و ان احدا لن
یصلی علی الا عرضت علی
صلوته حتی یفرغ
منها قال قلت و
بعد الموت ؟ قال وبعد
الموت ان الله حرم علی
الارض ان تاکل اجساد
الانبیاء (علیہم السلام) فنبی اللہ
حی یرزق ۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۱۸)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ
نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت
سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ فرشتے اس
دن مجھ پر دُرود پیش کرتے ہیں جب
تک وہ پڑھتا رہتا ہے اس وقت
تک وُہ پیش کرتے رہتے ہیں حضرت
ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے
عرض کیا انتقال کے بعد بھی؟ آپ
نے فرمایا وصال کے بعد بھی۔ اللہ نے
نبیوں (علیہم السلام) کے جسموں کو
زمین پر حرام کردیا ہے۔ اللہ تعالےٰ
کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق
دیا جاتا ہے ۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امین امین امین یارب العلمین

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حیاتی خیرلکم تحدثونی ونحدث لکم فاذا انامت کانت وفاتی خیرا لکم تعرض علی اعمالکم فان رأیت خیرا حمدت الله و ان رأیت غیر ذلک استغفرت الله لکم۔

(اخرجہ الحارث فی مسندہ)

(القول البدیع ص ۱۲۱)

عن سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ قال لما کان ایام الحرة لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ولم یقیم ولم یبرح سعید بن المسیبؓ من المسجد وکان لا یعرف وقت الصلاة الا بھمھمة یسمعها من قبر النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم (سنن الدارمی ج ص ۴۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے۔ تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور مَیں تم سے باتیں کرتا ہوں پھر جب مَیں فوت ہو جاؤں گا تو میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہو گی۔ مجھ پر تمہارے عمل پیش ہوں گے۔ اگر مَیں اچھے دیکھوں گا تو اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کروں گا۔ اگر ان کے علاوہ دیکھوں گا تو تمہارے لیے بخشش کی دُعا کروں گا۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حرّہ کے دنوں میں مسجد نبوی میں تین دن اذان اور تکبیر نہیں کہی گئی اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مسجد میں ہی دبے پڑے رہے اور وُہ نماز کا وقت نہیں پہچانتے تھے مگر اُس دھیمی دھیمی آواز سے جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس و اطہر سے سُنتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الخاتم ﷺ

ہمارے سردار — آخری نبی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرة رضی الله عنه
فی قصة المعراج قال الله
تعالیٰ لرسوله "وجعلتك فاتحًا
وخاتمًا" (رواه ابن جریر)

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۰)

قالت فاطمة الزهراء
رضی الله عنها:
"یاخاتم الرُسل المبارك ضوءهٗ
صلی علیك منزل القرآن"

(الروض الانف للسهیلی ج ۴ - ص ۲۷۵)

الخاتَم و الخاتِم من اسماءه
ﷺ بالفتح اسم ای أخرهم
و بالکسر اسم فاعل۔

(مجمع البحار ج ۱ - ص ۳۳۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
معراج کے واقعہ میں روایت ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اقدس
ﷺ سے فرمایا میں نے آپ
کو فاتح اور آخری نبی بنایا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
نے فرمایا:
"اے پیغمبروں کے ختم کرنے والے
جن کی روشنی مبارک ہے۔ آپ
پر قرآن کریم اتارنے والا درود پڑھے"۔

خاتَم اور خاتِم حضور اقدس ﷺ
کے اسماء گرامی ہیں۔ اگر ت پر فتح ہوگا تو
اسم ہوگا یعنی نبیوں کے ختم کرنیوالے اور
اگر ت پر کسرہ ہوگا تو وہ اسم فاعل کا صیغہ ہے

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الخاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار نبیوں کی مہر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

احسن الانبیاء خَلقًا وخُلقًا لانہ صلی اللہ علیہ وسلم جمال الانبیاء کالخاتم الذی یتجمل بہ۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٦٣)

و محمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللہ علیہ وعلیھم اجمعین۔

(صراح - ج ٢ - ص ٢٨٨)

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا محمد و احمد و الحاشر و الماحی و الخاتم والعاقب۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٨١)

تمام نبیوں سے پیدائش اور اخلاق میں اعلیٰ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے جمال ہیں جس طرح انگوٹھی کے ساتھ خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ت کی فتح کے ساتھ نبیوں کے خاتم ہیں۔

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا فرماتے تھے کہ میں محمد ہوں اور احمد اور حاشر ہوں اور ماحی ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — رسولوں کو ختم کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

یکون الختم بالرحمة
و ارادة الله ان لا
یطول مکث امته
تحت الارض اکراماً
له و ان لا ینسخ
شریعته بل من شرفه
نسخها لجمیع الشرائع
و لهذا اذا نزل
عیسیٰ انما یحکم بها۔

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ٣ ص ١٢٨)

نبیوں کو ختم کرنا رحمت ہے
اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ آپ کی
اُمت قبروں میں تھوڑا عرصہ رہے
یہ آپ کی عزت کے لیے ہے
اور یہ کہ آپ کی شریعت کو کوئی
منسوخ نہ کرے۔ بلکہ یہ آپ کا
شرف ہے کہ آپ کے آنے پر
اگلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں
اسی واسطے جب حضرت عیسےٰ
علیہ السلام آسمان سے دوبارہ
نازل ہوں گے تو وہ بھی آپ کی
شریعت کیساتھ فیصلے کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — آخری نبی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله :

" ماكانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط "

(سورة الاحزاب ۴۰)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان مثلی ومثل
الانبياء من قبلی كمثل
رجل بنی بيتًا فاحسنه
واجمله الا موضع
لبنة من زاوية فجعل
الناس يطوفون به

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مردوں میں سے کسی کے باپ
نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسُول ہیں
اور سب نبیوں کے ختم کرنے
والے ہیں۔ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے
نبیوں کی مثال جو مجھ سے پہلے
گزرے ہیں اس آدمی کی سی
ہے جس نے ایک گھر بنایا اور
اسے بہت حسین وجمیل بنایا مگر
کونے میں ایک اینٹ کی جگہ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

ویتعجبون لہ و یقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔

(صحیح البخاری ج ۱ص ۵۰۱)

چھوڑ دی تو لوگ اس کے اِرد گرد چکر لگاتے تھے اور تعجب کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی آپ فرماتے تھے کہ وُہ اینٹ مَیں ہوں اور مَیں نبیوں کا ختم کرنیوالا ہوں۔

عن علی رضی اللہ عنہ فی وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوة وهو خاتم النبیین۔ (الحدیث)

(ترمذی شریف ج ۳ص ۲۰۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ مُبارک میں روایت کرتے ہیں کہ آپ جدھر دیکھتے نظر بھر کر دیکھتے۔ دونوں مونڈھوں کے درمیان مُہر نبوت تھی اور آپ تو نبیوں کو ختم کرنے والے تھے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و إنہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

(سنن ابی داوٗد ج۲ ص ۲۲۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری اُمّت میں تیس جھوٹے ہوں گے۔ سب دعویٰ کرینگے کہ وُہ نبی ہیں۔ حالانکہ مَیں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الخازن صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار　　خزانچی　　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابو هريرة رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ما اوتيكم
من شئ وما امنعكمو ه
ان انا الا اخازن
اضع حيث امرت۔
(سنن ابی داؤد ج ۲ - ص ۵۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ تمہیں اپنی
طرف سے کوئی شے دیتا ہوں اور نہ
ہی اپنی طرف سے کچھ روکتا ہوں
میں تو صرف خزانچی ہوں۔ میں
ویسے ہی کرتا ہوں جیسے مجھے حکم
دیا جاتا ہے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم والله ما اوتيكم
من شئ ولا امنعكموه ان
انا الا اخازن اضع حيث
امرت - (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ کی قسم نہ میں تمہیں کچھ دیتا
ہوں۔ اور نہ میں روکتا ہوں میں تو
صرف خزانچی ہوں میں ویسا ہی کرتا
ہوں۔ جیسے مجھے حکم دیا جاتا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الخاشع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خشوع و خضوع کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ "

(سورة المؤمنون ۱-۲)

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک أمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی۔

(الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۹۵)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا مطیع ہوا میرے کان اور آنکھیں اور ہڈیوں کا گودا اور ہڈیاں اور پٹھے تمام تیرے لیے خشوع میں ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الخاضع ﷺ

ہمارے سردار — اللہ کے خوف سے کانپنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن ابى بكر رضی اللہ عنہما ان رسول الله ﷺ لما انتهى إلى ذى طوى وقف على راحلته معتجرا بشقة برد حبرة حمراء ، وأن رسول الله ﷺ ليضع رأسه تواضعا لله حين رأى ما اكرمه الله به من الفتح حتى أن عثنونه ليكاد يمس واسطة الرحل.

(تاریخ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۹۳)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فتح مکہ کے دن جب ذی طوی مقام پر پہنچے تو آپؐ اپنی سواری پہ کھڑے ہو گئے اور آپؐ نے اپنے اُوپر سُرخ رنگ کی چادر لپیٹی ہُوئی تھی۔ اور حضور اقدس ﷺ نے اپنا سر مُبارک نیچے جُھکا دیا تھا۔ اللہ کی انکساری میں۔ جب آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح عطا فرمائی تو آپؐ نے اپنی ٹھوڑی مُبارک کو شکرانہ کے طور پر اتنا جھکایا کہ زین کی اگلی لکڑی کو چھُونے لگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الخافض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار انکساری کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ " (سورة الحجر ٨٨)

وقال الله تعالى لنبيه:

" وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔ "

(سورة الشعراء ٢١٥)

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله في ابراهيم فمن تبعني فانه مني. و قول عيسى ان تعذبهم

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور مومنوں کے لیے جھک جا۔"

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

"اور ایمان والوں کے لیے جو آپ کے تابعدار ہیں اپنے بازو جھکا دو۔"

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں پڑھا فمن تبعنی فانہ منی۔ (جو میرا تابعدار ہے۔ وہ

فانهم عبادك (الآية)
فرفع يديه و قال
" اللهم امتی امتی
و بکی فقال الله يا
جبريل اذهب إلىٰ
محمد فقل له انا
سنرضيك فی امتك
ولا نسوءك -

(فتح القدیر ج ٥ ص ٣٤٧)

مجھ سے ہے) اور حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کا فرمان ان تعذبھم
فانھم عبادک (اگر تو انہیں
عذاب کرے تو وہ تیرے ہی
بندے ہیں۔) پڑھا تو دونوں ہاتھ
اُٹھا کر کہا۔ اے اللہ میری اُمت
کو بخش دے۔ اے اللہ میری اُمت
کو بخش اور ساتھ ہی حضورِ اقدس ﷺ
رو پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے جبریلؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور ان سے کہو
کہ ہم آپ کو اُمت کے بارے
عنقریب راضی کریں گے اور
کبھی ناراض نہ کریں گے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ان الله
بعثنی رحمة مهداة و
بعثت برفع قوم واخفض
أخرين - (رواہ ابن عساکر منتخب
کنز الاعمال الی ہامش - مسند الامام
احمد بن حنبل - ج ٤ - ص ٣٠٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ
نے رحمت، ہدایت یافتہ بنا کر بھیجا
ہے اور مجھے کسی اور قوموں کو اونچا
کرنے کے لیے اور دوسروں کو
نیچا دکھانے کے لیے بھیجا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ إلا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الأمی وعلی آلہ وأصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک أستغفر اللہ الذی لا إلہ إلا ھو الحی القیوم وأتوب إلیہ

سیدنا الخالص صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — اِخلاص والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝"

(سورة الزمر ٢)

"قُلْ إِنِّيْٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝"

(سورة الزمر ١١)

"قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ۝"

(سورة الزمر ١٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"ہم نے ٹھیک طور پر اس کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا ہے۔ سو آپ خالص اعتقاد کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیے۔"

"فرما دیجیے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ میں دین کو اسی کے لیے خالص کروں۔"

"آپ فرما دیجیے کہ میں تو اللہ کی عبادت کروں گا۔ اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرنے والا ہوں۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
[illegible]

سیدنا الخائف ﷺ

حمارے سردار — اللہ سے ڈرنے والے — درود و سلام بھیجیں ان پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ إِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ "

(سورة الأنعام ١٥)

عن عبد الله رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی فقلت إقرأ عليك وعليك انزل ؟ فقال انی احب ان اسمعه من غيری قال فقرأت سورة النساء حتی إذا بلغت فكيف اذا

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" آپ فرما دیجیے میں ڈرتا ہوں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بڑے دن کے عذاب سے۔"

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنا میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو کیسے سناؤں حالانکہ آپ پر قرآن اترا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے شوق ہے۔ کہ میں اپنے غیر سے قرآن سنوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان

جئنا من كل امة
بشهيد وجئنا بك
على هؤلاء شهيدا قال
حسبك فالتفت فإذا
عيناه تذرفان۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٥٩)

عن مطرف بن
عبد الله بن الشخير رضی اللہ عنہ
عن أبيه قال اتيت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو
يصلى ولجوفه ازيز
كأزيز المرجل و
فى رواية وفى صدره
ازيز كأزيز الرحا
من البكاء۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦۔ ص ٥٩)

ہے کہ میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی۔ حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا وہ وقت کیسا ہو گا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے۔ آپ نے فرمایا بس کر دو میں نے جھانک کر آپ کو دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ اپنے والد رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے بطن مبارک سے ایسی آواز آرہی تھی۔ جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے کہ چکی کے چلنے کی آواز ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا خبیر صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — خبر رکھنے والے — درود و سلام بھیجو آپ پر

إشارة إلى قوله:

"الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيرًا ۝"

(سورة الفرقان ٥٩)

قال القاضي بكر بن العلاء رحمه الله المامور بالسؤال غير النبي والنبي صلى الله عليه وسلم خبير بالوجهين لانه عالم غاية من العلم بما علمه الله تعالى من مكنون علمه وعظيم معرفته ولانه مخبر لامته

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہ بڑا مہربان ہے۔ پوچھ اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہے۔"

قاضی بکر بن العلاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ جن کو سوال کرنے کا حکم ہوا ہے وہ غیر نبی ہے اور جن سے سوال کیا گیا ہے۔ وہ خبر رکھنے والے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور سرورِ کائنات دو وجہ سے خبیر ہیں:

۱. کیونکہ آپ کو اللہ کے پوشیدہ علم میں سے اور اس کی بڑی معرفت میں سے انبیاء کا اونچا علم دیا گیا ہے

بما اذن الله له
فی اعلامهم به.

(سبل الهدیٰ ج ا ص ۵۶۰/ ۵۶۱)

عن المغیرة بن
عبد الله رضی اللہ عنہ فی حدیث
طویل فقلت یارسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی بعمل
یقربنی إلی الجنة ویباعدنی
من النار قال تعبد الله لا
تشرك به شیئا وتقیم
الصلٰوة وتوتی الزکٰوة
وتصوم رمضان وتحج
البیت و تاتی إلی
الناس ما تحب ان
یوتی الیك وتکره
للناس ما تکره ان یوتی
الیك خل زمام الناقة.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۷۳)

۲. یا یہ کہ آپ نے اپنی امت کو
ان باتوں سے آگاہ کر دیا ہے جنکا
حکم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔

حضرت مغیرہ اپنے والد عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث
میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت
کے نزدیک کر دے اور دوزخ
سے دُور کر دے۔ آپ نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اس کے
ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا۔
اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر
اور رمضان کے روزے رکھ۔
اور بیت اللہ کا حج کر۔ اور لوگوں کے
ساتھ وُہ سلوک کر جو تو ان سے سلوک
کی اُمید کرتا ہے۔ اور ان کے لیے
وُہ سب کچھ بُرا سمجھ جو تو اپنے لیے بُرا تصور
کرتا ہے۔ اُونٹنی کی مہار کو چھوڑ دے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
عدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الخبیر ﷺ

ہمارے سردار — خبر دینے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

وقد علم انه
لا احد اعلم بالله ولا
اخبر به من عبده
ورسوله محمد صلوٰت
الله وسلامه عليه
سيد ولد ادم على
الاطلاق في الدنيا
والاٰخرة الذي
لا ينطق عن الهوىٰ
ان هو الا وحي
يوحىٰ فما قاله فهو الحق
وما اخبر به فهو الصدق

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ۔ ص ۳۲۳)

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ آپ
سے بڑھ کر اللہ کو جاننے والا کوئی
نہیں اور نہ اللہ کی خبریں دینے
والا۔ اس کے بندے اور رسول
حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر
کوئی ہے۔ اللہ کا درود و سلام
ہو آپ پر۔ حضرت محمد ﷺ
جو آدم کی اولاد کے مطلق طور پر
دُنیا اور آخرت میں سردار ہیں۔ جو
اپنی مرضی سے نہیں بولتے۔ وُہ
صرف وحی ہے۔ جو آپ نے فرما
دیا۔ وُہ حق ہے اور جس کی آپ
نے خبر دی وُہ سچ ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خطیب الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اُمتوں کے خطیب درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجاً اذا بعثوا و انا خطیبھم اذا وفدوا و انا مبشرھم اذا یئسوا لواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سب سے پہلا اُٹھنے والا میں ہوں گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا۔ جبکہ لوگ وفد بن کر جائیں گے۔ اور خوشخبری سنانے والا ہوں گا جب کہ وہ مایوس ہوں گے۔ اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور اپنے رب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے میں سب سے عزت والا ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خطیب الانبیاء ﷺ

ہمارے سردار — انبیاء کے خطیب — درود و سلام بھیجئے آپ پر

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال اذا کان یوم القیمة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۱ وسنن ابن ماجہ ص ۳۲)

و زاد احمد رحمۃ اللہ علیہ وقال لولا الهجرة لکنت امرأ من الأنصار ولو سلك الأنصار وادیا لکنت من الأنصار۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۳۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں پیغمبروں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس پر فخر نہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ اگر انصار کسی وادی میں جائیں تو میں بھی انکے ساتھ ہوں گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ ...

... استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خطیب الوافدین ﷺ

ہمارے سردار وفود کی طرف سے خطیب درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولهم خروجا و أنا قائدهم إذا وفدوا و أنا خطيبهم إذا انصتوا و انا مشفعهم اذا حُبِسُوا و أنا مبشرهم اذا أيسوا الكرامة و المفاتيح يومئذ بيدى۔

(الحدیث)

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے روز) میں سب سے پہلے قبر سے باہر نکلوں گا۔ اور جب لوگ (اللہ تعالیٰ کے) پاس گروہ بن کر جائیں گے۔ تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ اکٹھے ہونگے تو میں ہی انکا خطیب ہوں گا اور جب وہ روکے جائیں گے تو میری ہی شفاعت اُنکے حق میں مقبول ہوگی۔ اور جب وہ ناامید ہونگے تو میں ہی اُنکو خوشخبری دوں گا۔ بزرگی اور تمام کنجیاں اس روز میرے ہی قبضہ میں ہوں گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الخلیفۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　نائب　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ اِلی قولہ :

" ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ "

(سورۃ یونس ١٤)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الانعام ١٦٥)

عن ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" پھر ہم نے آپ کو نائب بنایا زمین میں ان کے بعد تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔"

" اور وہ ہے جس نے بنایا آپ کو نائب زمین میں۔ اور بلند کر دیے تم میں درجے ایک کے ایک پر تاکہ آزماوے آپ کو اپنے دیے ہوئے حکموں میں۔ تحقیق رب آپ کا جلد عذاب کرنے والا ہے اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

قال قال رسول الله ﷺ
قالوا حياه الله من
اخ ومن خليفة فنعم
الاخ ونعم الخليفة
ونعم المجيء جاء۔

(رواه ابن جرير۔ تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۱۹)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت
فتح رسول الله ﷺ بابا بينه
وبين الناس اوكشف سترا
فاذا الناس يصلون وراء
ابى بكر فحمد الله على ما راى
من حسن حالهم ورجاء ان
يخلفه الله فيهم بالذى
راٰهم فقال يايها الناس ايما
احد من الناس او من
المؤمنين اصيب بمصيبة
فليتعز بمصيبة بى عن
المصيبة التى تصيبه بغيرى
فان احدا من امتى لن
يصاب بمصيبة بعدى اشد
عليه من مصيبتى۔

(سنن ابن ماجة ص ۱۱۶ مطبع دهلى)

روایت ہے کہ حضورِ اقدس
ﷺ نے فرمایا۔ پیغمبروں نے
کہا مُبارک ہو۔ اللہ اس بھائی کو
زندہ رکھے اور خلیفہ ہے۔ اور
اچھا بھائی ہے اور اچھا خلیفہ
اور بہت اچھا ہے آنے والا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (مرض وفات
میں) حضورِ اقدس ﷺ نے (حجرہ
مُبارک کا) دروازہ کھولا جو آپ کے اور لوگوں کے
درمیان (مسجد نبوی کا) تھا یا فرمایا کہ پردہ
ہٹایا تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اقتدار
میں لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے لوگوں کو
اچھے حال میں دیکھ کر نیز اس اُمید پر کہ جسے
لوگوں نے نماز کی اقتدا کیلیے بہتر جانا ہے۔
(میرے بعد) اللہ تعالیٰ ان میں خلیفہ بنائے
اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اسکے بعد ارشاد فرمایا
اے لوگو، لوگوں میں سے یا ایمان والوں میں سے جو
شخص کسی مُصیبت میں مبتلا ہو اُسے چاہیے کہ
میری (وفات) کی مُصیبت کے ذریعہ اُس مُصیبت سے
جو اسکے بغیر ہے تسلی حاصل کرے کیونکہ میری
امت میں کسی پر میری وفات سے بڑھ کر
سخت کوئی مُصیبت نہیں۔

سیدنا خلیفۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کے خلیفہ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" وَ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ط "

(سورة البقرة ۳۰)

عن ابن ابى مليكة رضي الله عنه قال قيل لابى بكر رضي الله عنه ياخليفة الله فقال أنا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم و أنا راض به و أنا راض به و أنا راض .

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰)

عن سبيع رحمة الله عليه

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اس وقت کو بھی یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں کو کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بھیجنے والا ہوں "۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا خلیفۃ اللہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں ۔ اور میں اس پر راضی ہوں ۔ میں اس پر راضی ہوں ۔ اور میں راضی ہوں ۔

حضرت سبیع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

قال ارسلونی من ماء
الی الکوفة اشتری
الدواب فاتینا الکناسة
فاذا رجل علیه جمع
قال فاما صاحبی
فانطلق الی الدواب
واما انا فاتیته
فاذا هو حذیفة رضی اللہ عنہ
فسمعته یقول کان
اصحاب رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یسألونه
عن الخیر و اسأله
عن الشر فقلت
یا رسول الله (ﷺ)
هل بعد هذا الخیر
شر کما کان قبله
شر قال نعم قلت
فما العصمة منه قال
السیف قال قلت
ثم ماذا قال ثم
تکون هدنة علی
دخن قال قلت ثم ماذا

ہے کہ مجھے گھر والوں نے کنویں
سے کوفہ کو جانور خرید کرنے کے
لیے بھیجا ہم کوفہ کی منڈی میں آئے
تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جس
کے گرد لوگ جمع تھے میرا ساتھی
تو جانور خریدنے چلا گیا۔ اور میں
اس آدمی کے پاس آیا تو وُہ
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صحابی رسُول
تھے۔ وُہ فرما رہے تھے کہ دُوسرے
صحابہ رسُول ﷺ تو آپؐ سے
نیکی کی باتیں دریافت کیا کرتے
تھے اور میں آپؐ سے شر کی باتیں
پُوچھا کرتا تھا۔ میں نے پُوچھا
یا رسُول اللہ ﷺ کیا خیر کے
بعد کبھی شر کا زمانہ بھی آئے گا۔
جیسے پہلے تھا۔ آپؐ نے فرمایا
ہاں۔ میں نے عرض کیا اس سے
بچنے کی صُورت کیا ہو گی؟ آپؐ
نے فرمایا تلوار پھر میں نے عرض
کیا کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپؐ
نے فرمایا صُلح ہو گی دھوکہ پر میں
نے عرض کیا کہ اس کے بعد آپؐ

قال ثم تكون دعاة الضلالة قال فان رأيت يومئذ خليفة الله فى الارض فالزمه وان نهك جسمك واخذ مالك ۔ (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٤٠٣)

نے فرمایا گمراہی کے داعی ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو زمین میں اللہ کے خلیفہ کو دیکھے تو اس کو لازم پکڑ۔ اگرچہ وہ تیرا جسم مار مار کر ادھیڑ دے اور تیرا مال چھین لے۔

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان ابا سلمة حدثهم ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا اصابت احدكم مصيبة فليقل انا لله وانا اليه راجعون اللّٰهم عندك احتسب مصيبتى فاجرنى فيها وابدلنى بها خيرًا منها فلما قبض ابو سلمة رضی اللہ عنہ خلفنى الله عز وجل فى اهلى خيرًا منه۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٣ ۔ ص ٢٧)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ یہ پڑھے انا للہ و انا الیہ راجعون (ہم اللہ کیلیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میں تیرے ہاں اپنی مصیبت کا ثواب طلب کرتا ہوں مجھے اس مصیبت کا ثواب عطا کر اور مجھے اس سے بہتر بدلہ دے) جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ عنایت فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الخلیل ﷺ

ہمارے سردار **جانی** درود و سلام بھیجئے ان پر

هذا حبيبي و هذا خليلي يا بنات اورشليم.
(بائبل پرانا عہد نامہ غزل الغزلات باب ۵ آیۃ ۱۶)

اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا پیارا یہ میرا جانی ہے۔

عن ابی العالیة رحمۃ اللہ علیہ قال اخر عبيد الله بن زياد الصلوٰة فسألت عبدالله بن الصامت رضی اللہ عنہ فضرب فخذی قال سألت خليلی اباذر رضی اللہ عنہ فضرب فخذی وقال سألت خليلی يعنی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل الصلوٰة لميقاتها

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن عبیداللہ بن زیاد نے دیر سے نماز پڑھائی تو میں نے حضرت عبداللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ مسئلہ میں نے اپنے جانی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ میں نے اپنے جانی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

فان ادرکت فصل معھم ولا تقولن انی قد صلّیت فلا اصلی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ١٤٧)

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی ابرأ الی کل خلیل من خلتہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ان صاحبکم خلیل اللہ۔

(سنن ابن ماجة ص١٠)

تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا۔ کہ وقت پر نماز پڑھ لیا کر اگر پھر جماعت پائے تو ان کے ساتھ مل جایا کر اور یہ مت کہہ کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔ اب نہیں پڑھتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر ایک دوست کی دوستی سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا۔ لیکن تمہارے ساتھی (نبیؐ) اللہ کے دوست ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خلیل الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار | رحمٰن کے جانی | درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ يحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم إنه قال لو كنت متخذا خليلا لا تخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله عزوجل صاحبكم خليلا

(الصحيح لمسلم ج ۲ - ص ۲۷۳)

وخليل الرحمٰن لحديث مسلم وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا يعنی نفسه۔

(شرح الشفا للملا علی القاری المکی حاشیہ نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۰۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔ لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں۔ اور تمہارے صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ اور آپ کا اسم گرامی خلیل الرحمٰن ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
زنة خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خلیل اللہ ﷺ

ہمارے سردار — اللہ کے دوست — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر (رضی اللہ عنہ) خليلا ولكن اخي وصاحبي وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ا ص ۴۶۳)

و روى ابويعلى في حديث المعراج أن الله قال له صلی اللہ علیہ وسلم وانی اتخذتك خليلا۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا لیکن ابوبکر میرے بھائی اور صحابی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست جانی بنا لیا ہے۔

اور امام ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے معراج کے بیان میں حدیث ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا میں نے تجھے اپنا جانی بنا لیا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مجسّم بھلائی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ إلی قولہ :

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ؕ"

(سورۃ النساء ١٧٠)

"وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْہِ ؕ"

(سورۃ الاحقاف ١١)

"وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ؕ"

(سورۃ التغابن ١٦)

لانہ حصل بوجودہ لامتہ خیر کثیر۔ (سبل الھدیٰ ج ١ ص ٥٦٣)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے۔"

"اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے ان لوگوں کے ایمان لائے اگر ہوتا یہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم طرف اس کی۔"

"اور سنو اور فرمانبرداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوگا واسطے جانوں تمہاری کے۔"

کیونکہ آپ کے وجود سے آپ کی اُمّت کو خیر کثیر حاصل ہوئی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جہان سے بہتر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ یرثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

عَلٰی سَیِّدٍ مَاجِدٍ جَحْفَلٍ
وَخَیْرِ الْاَنَامِ وَخَیْرِ اللُّھَا
لَہٗ حَسَبٌ فَوْقَ کُلِّ الْاَنَا
مِ مِنْ ھَاشِمٍ ذٰلِکَ الْمُرْتَجٰی

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۳)

انام بالفتح بمعنی مخلوقات از جن و انس۔

و آنام بالمد نیز آمدہ

(غیاث اللغات ص ۴۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا شعر ہے جس میں وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ بیان کرتے ہیں:

بلند مرتبہ بزرگ سردار جہان سے بہتر اور جہان سے زیادہ سخاوت کرنیوالے۔ آپ کا حسب نسب تمام جہان سے اونچا ہے۔ آپ ہاشمی خاندان سے ہیں جن پر تکیہ کیا گیا ہے۔

انام ہمزہ کی فتح کے ساتھ مخلوقات کو کہتے ہیں جس میں جن اور انسان شامل ہیں۔

اور آنام مد کے ساتھ بھی آیا ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — نبیوں کے بہترین — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ای اُفضلھم قال
الجوھری رحمۃ اللہ علیہ
یقال رجلٌ خیرٌ
ای فاضل ولا یقال اخیر
لان فیہ معنی التفضیل۔
(سبل الھدیٰ ج ا ص ۵۶۴)

عن عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ قال اوتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جوامع الخیر وخواتمہ
او قال فواتح الخیر۔ (الحدیث)
(ابن ماجۃ ص ۱۳۶)

یعنی ان (نبیوں) سے افضل
علامہ جوہری لغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں۔ کہ کہا جاتا ہے رجلٌ خیرٌ
یعنی فاضل انسان اور رجلٌ اخیرٌ
کہنا ناجائز ہے۔ کیونکہ لفظ خیر
میں اسم تفضیل پایا جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بھلائیاں اور اس
کے آخری حصے دیے گئے تھے۔
یا فرمایا کہ خیر کے فتوح دیے گئے
تھے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحیم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰه الا هو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر البریة صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار — جہان سے افضل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ (سورة البيّنة ،)

قال حسّان بنْ
ثابت رضی الله عنه :

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنِّي كُنْتُ فِي نَهَرٍ
جَارٍ فَأَصْبَحْتُ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الصَّادِي

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ٢ ص ٣٢٢)

عن عائشة رضی الله عنها
تزوجنی النبی صلی الله علیه وسلم
فقلن علی الخیر
والبرکة ۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ٢ ص ٧٧٥)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" بیشک جو لوگ ایمان لائے
اور انہوں نے نیک کام کئے ،
وہ لوگ بہترین خلائق ہیں "۔

حضرت حسان بن ثابت
رضی الله عنه نے فرمایا :

" اے جہان سے افضل میں تو دریا
جاری میں "غوطہ کھا رہا ہوں" اب میں
اکیلی میت کی طرح لیٹا ہوں "۔

حضرت عائشہ رضی الله عنها سے
روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی الله علیه وسلم
سے میرا نکاح ہوا اور انصار کی عورتوں
نے مجھے وداع کیا تو انہوں نے کہا تو خیر
اور برکت پر جا رہی ہے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہترین انسان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

ان الشيماء بنت حليمة
كانت ترقص رسول الله
صلى الله عليه وسلم وتقول :
محمد خير البشر
ممن مضى ومن غبر
من حج منهم او اعتمر
أحسن من وجه القمر
من كل أنثى وذكر
من كل مشبوب أغر
جنبني الله الغير
فيه واوضح لى الأثر
(سبل الهدى ج ۱ ص ۳۶۲)

حضرت شیماء بنت حلیمہ آپؐ کی دُودھ کی بہن آپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو لوری دیتی تھی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین انسان ہیں ۔ جوان سے پہلے گذرے اور جو بعد آئیں گے ۔ اگرچہ وُہ حج کرنے آئیں یا عمرہ کرنے آئیں ۔ چاند کے چہرے سے بھی حسین تر ۔ خواہ وہ عورتوں سے ہوں یا مردوں سے یا جوان خوبصورتوں سے ہوں ۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپؐ کو نظر سے بچائے جس کا مجھ میں اثر ظاہر ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خیرۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کے پسند فرمائے ہوئے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

یقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرة الله من خلقه۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ۳ ص ۱۲۹)

عن العباس رضی اللہ عنہ انه جاء الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبي صلی اللہ علیہ وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله ابن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في

کہا جاتا ہے۔ اللہ کی مخلوق میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائے ہوئے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ گویا کہ انہوں نے لوگوں سے کچھ ناروا باتیں سنی تھیں تو آپ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا لوگو! میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا ہوں۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین مخلوق (انسان)

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين

خیرھم فرقة ثم جعلھم
قبائل فجعلنی فی خیرھم
قبیلة ثم جعلھم بیوتا
فجعلنی فی خیرھم بیتاً
وخیرھم نفسا۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۱)

میں پیدا کیا۔ پھر اللہ نے دو گروہ بنائے
تو مجھے بہترین گروہ میں پیدا فرمایا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے قبیلے بنائے تو
مجھے بہترین قبیلے میں پیدا فرمایا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے گھرانے بنائے تو
مجھے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا
تو میں لوگوں سے نفسوں میں بہتر ہوں۔

عن عائشة رضی اللہ عنھا
قالت کنت اسمع انه
لا یموت نبیّ حتی
یخیر بین الدنیا
والآخرة سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی
مرضه الذی مات
فیه واخذته بحّة
یقول مع الذین
انعم اللہ علیھم
الآیة فظننت انه
خُیِّر۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۶۳۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا
سے روایت ہے کہ میں سُنا کرتی
تھی کہ کوئی نبیؑ اس وقت تک
نہیں فوت ہوتا جب تک اسے
دُنیا اور آخرت میں رہنے کا اختیار
نہ دیا گیا ہو۔ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بیماری میں سنا
جس میں آپؐ نے وفات پائی۔
آپؐ کو کھانسی آئی آپؐ فرما رہے
تھے۔ (اے اللہ) ان لوگوں کیساتھ
جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔
اخیر آیت تک میں نے معلوم کر
لیا کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وزنة عرشك ورضى نفسك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا خير الخلق صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار تمام مخلوق سے بہتر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذكره ابن دحية ؒ ،

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ص ۱۲۹)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الله قسم الخلق قسمين فجعلني من خيرهم قسما۔

(شرح الشفاء لملا علی القاری المکی ج ص ۱۹۸/۱۹۹)

عن ابن عُمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خلق الله الخلق فاختار من الخلق بني آدم علیہ السلام واختار من بني آدم

اسے ابن دحیہ ؒ نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا پھر مجھے ان میں سے بہتر میں تقسیم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ تو ان میں سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پسند فرمایا پھر آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے

العرب ، واختار من العرب مضر ، واختار من مضر قريشاً ، واختار من قريش بني هاشم ، واختارني من بني هاشم ، فأنا خيار من خيار إلى خيار ، فمن احبَّ العرب فبحبّي أحبّهم و من ابغض العرب فببغضي ابغضهم"
رواه الطبراني والبيهقي وابونعيم
(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۲۶۹)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ان الله حين خلق الخلق بعث جبريل فقسم النّاس قسمين ، فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما ، وكانت خيرة الله فى العرب ، ثم قسم العرب قسمين ، فقسم اليمن قسماً ، وقسم مضر قسما و قريشا قسما ، وكانت

عربیوں کو پسند فرمایا۔ پھر عربیوں میں مُضر (قبیلے) کو پسند فرمایا۔ اور مضر میں سے قریش کو پسند فرمایا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو پسند فرمایا۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو پسند فرمایا۔ پس میں بہترین ہوں بہترین سے بہترین (اُمّت) کی طرف۔ جو شخص عرب سے محبت کرے وُہ میری وجہ سے ان سے محبّت رکھے۔ اور جو شخص عربیوں سے بغض رکھّے تو میری ہی وجہ سے ان سے بغض رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے لوگوں کو دو حصّوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصّہ عرب ایک حصّہ عجم۔ اللہ کی پسند عربیوں میں تھی۔ پھر عربیوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا۔ ایک قسم یمن اور مضر کی اور ایک قسم قریش کی اور

خیرۃ اللہ فی قریش، ثم اخرجنی من خیر من انا منہ۔

(رواہ الطبرانی وحسّن الحافظ ابو الفضل العراقی اسنادہ۔ سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۲۶۹/۲۷۰)

عن الشعبی رحمۃ اللہ علیہ قال فی مجلۃ ابراھیم علیہ السلام انہ کائن من ولدك شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الأنبیاء۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۱۶۳)

عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول إن اللہ عزّوجلّ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل علیہ السلام واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفٰی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۴۵)

اللہ تعالیٰ کی پسند قریش میں ہوئی پھر مجھے بہتر میں سے نکالا جس سے میں ہوں (یعنی قریش سے)۔

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ میں لکھا ہوا تھا کہ تیری نسل سے خاندان ہوں گے۔ حتیٰ کہ ان خاندانوں سے نبیؐ امی ہونگے جو نبیوں کو ختم کریں گے۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ عزّوجل نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چُنا اور قریش کو کنانہ میں سے چُنا اور قریش میں سے۔ بنی ہاشم کو انتخاب فرمایا اور پھر بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خیر خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مخلوق میں سے افضل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکره ابن دحية علیہ الرحمۃ
و ذلك من الاحاديث والاٰثار
المشهورة -

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ۳ ص ۱۲۹)

عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ ان رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم قال
بعثت من خير قرون
بنی اٰدم قرنا فقرنا
حتى كنت من القرن
الذى كنت منه -

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۳)

اس اسم گرامی کو امام ابن دحیہ نے ذکر کیا ہے۔ اور یہ مضمون حدیثوں اور مشہور آثار میں پایا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اس زمانہ کے بعد زمانہ آیا حتیٰ کہ میں اس زمانہ میں پیدا ہوا

۱

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● یا اللہ لا الٰہ الا اللہ

سیدنا خیرِ خندف ﷺ

ہمارے سردار دادی کے بہترین پوتے درود و سلام بھیجا کریں آپ پے

قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ یرثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

يَا عَيْنِ فَابْكِيْ وَلَا تَسْأَمِيْ
وَحَقَّ الْبُكَاءُ عَلَى السَّيِّدِ
عَلَى خَيْرِ خِنْدِفَ عِنْدَ الْبَلَاءِ
أَمْسَى يُغَيَّبُ فِي الْمُلْحَدِ
فَصَلَّى الْمَلِيْكُ وَلِيُّ الْعِبَادِ
وَرَبُّ الْبِلَادِ عَلَى أَحْمَدِ
فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيْبِ
وَزَيْنِ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ
فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلَّنَا
وَكُنَّا جَمِيْعًا مَعَ الْمُهْتَدِيْ

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۳۱۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس ﷺ کا مرثیہ یوں پڑھا۔

اے چشم! رو اور رک مت۔ اور سردار پر رونا حق ہے۔ خیر خندف پر جو مصیبت کے وقت اب شام کو لحد میں چھپائے جا رہے ہیں۔ آپ (احمد) پر اللہ تعالیٰ کے درود ہوں۔ جو (اللہ) بندوں کا ولی اور ملکوں کا رب ہے۔ اب زندگی کا کیا مزا ہو جب یار ہی نہ ہو اور مجمعوں کی زینت ہی نہ رہی ہو۔ کاش ہم سب مر جاتے اور ہم سب ہدایت والے ﷺ کے ساتھ مل جاتے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

فولد الياس بن مضر
ثلاثة نفر مدركة وطابخة
و قمعة و امهم خندف
بنت حلوان بن عمران
بن الحاف بن قضاعة
واسمها ليلى و اسم
مدركة عامر و اسم
طابخة عمرو و اسم
قمعة عمير و انما حالت
اسماؤهم الى الذى ذكرناه
اوّلا عنهم فيما ذكروا ان
ارنبا انفرت ابل
الياس بن مضر فصاح
ببنيه هؤلاء ان
يطلبوا الابل والارنب
فاُما عمير فاطلع من
المظلة ثم قمع فسمى
قمعة وخرج عامر
وعمرو فى أثار الابل
وخرجت امهم ليلى
تسعى خلفهم فقال
لما توجها الياس

الیاس بن مضر (جو حضور اقدس ﷺ کے جدِ اعلیٰ ہیں) کے تین فرزند تھے۔ مدرکہ۔ طابخہ۔ قمعہ اور ان کی والدہ خندف بنت حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تھی جس کا نام لیلیٰ تھا اور مدرکہ کا نام عامر اور طابخہ کا نام عمرو اور قمعہ کا نام عمیر تھا ان کے نام اس لیے بدل گئے جیسا کہ مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ الیاس بن مضر کے اُونٹ جنگل میں چر رہے تھے اچانک ایک خرگوش نکلا جس سے وُہ اُونٹ بدک گئے اور اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔ الیاس نے اپنے بیٹوں کو آواز دی۔ اس پر عمیر نے اپنے خیمے سے جھانکا پھر لیٹ گیا اسی واسطے اس کا نام قمعہ پڑ گیا۔ عامر اور عمرو اونٹوں کے کھوج پر چل پڑے اور ان کی ماں لیلیٰ بھی ان کے پیچھے ہو لی اور وُہ ان کے پیچھے بھاگتی تھی تو پیچھے سے اس کے خاوند

اين تخندفين اى
تسعين فسميت خندف
ومرّ عامر و عمرو
بظبى فرماه عمرو
فقتله و يقال بل
رمى الارنب التى
نفرت الابل فقال
له عامر اطبخ صيدك
و انا اكفيك الابل
فطبخ عمرو فسمى
طابخة وادرك الابل
عامر فسمى مدركة
واشتهر بنو خندف
هولاء بأمهم خندف
للذى سار من فعلها
فى النّاس۔

(تاریخ الخمیس ج ١ ۔ ص ١٥٠)

الیاس نے آواز دی کہ تو کہاں بھاگ رہی ہے۔ اس لیے اس کا نام خندف پڑ گیا اور عامر اور عمرو ایک ہرنی کے پاس سے گزرے تو عمرو نے اس کو تیر مارا اور وہیں اس کو ڈھیر کر دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمرو نے اسی خرگوش کو تیر مارا جس نے اونٹوں کو بھگایا تھا۔ عامر نے عمرو کو کہا کہ تو اپنے شکار کو بھون اور میں اونٹوں کو تلاش کرتا ہوں۔ عمرو نے اس شکار کو پکایا اس لیے اس کا نام طابخہ پڑ گیا۔ اور عامر اونٹوں کو گھیر لایا اس لیے اس کا نام مدرکہ پڑ گیا اور یہ تینوں بھائی اپنی ماں کی طرف سے مشہور ہوئے۔ جوان کے بھاگنے کے ساتھ شامل تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر رشید ﷺ

ہمارے سردار بہترین بھلا چاہنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت صفية بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا:
عين جودی بدمعٍ وسهود
واندبی خير هالك مفقود
واندبی المصطفی بحزن شديد
خالط القلب فهو كالمعمود
كدت اقضی الحياة لما اتاه
قدرٌ خط فی كتاب مجيد
فلقد كان بالعباد رؤوفا
ولهم رحمة وخير رشيد

(طبقات الكبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۲۰)

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔
میری آنکھ خوب رو اور آنسو بہا
اور بہترین وفات پانے والے
مفقود پر ندبہ (اوصاف) پڑھ۔
اور مُصطفےٰ پر شدید غم کے ساتھ آنسو
بہا۔ دِل سے آہ نکال کر رو۔
قریب تھی کہ میں اس وقت مر
جاتی جب مجھے قرآن مجید میں
آپ ﷺ کی وفات ملی۔
آپ ﷺ مخلوق خدا کے
ساتھ شفقت برتنے والے تھے
اور ان کے لیے سراپا رحمت
اور بہترین بھلا چاہنے والے تھے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا خیر طفل ﷺ

ہمارے سردار بہترین طفل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال زهیر ابو صرد
من قبیلة حلیمة ؓ
یا خیر طفل و مولود و منتخب
فی العالمین اذا ما حصل البشر
ان لم تدارکهم نعماء تنشرها
یا ارجح الناس حلما حین یختبر
امنن علی نسوة قد کنت ترضعها
اذ فوک تملاه من محضها الدرر
اذ کنت طفلا صغیرا کنت ترضعها
واذ یزینک ما تأتی وما تذر
(الروض الأنف ج ٣ - ص ١٦٦)

حضرت زہیر ابو صرد رضی اللہ عنہ جو قبیلہ حلیمہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں:
جب جہانوں میں انسانوں کا مقابلہ ہوتا ہے تو آپ بہترین طفل اور منتخب مولود (بچے) ہیں۔
وہ آپ کے لطف و کرم سے وافر حصہ پائیں۔ جب امتحان ہو تو آپ بردباری میں سب سے بڑھ جائیں۔ ان عورتوں پر احسان فرمائیے جن کا آپ نے دُودھ پیا ہے آپ کا مُنہ اُنکے جاری دُودھ سے بھر جاتا تھا۔ جب آپ چھوٹے بچے تھے اور اُن کا دُودھ پیا کرتے تھے اور آپ کے تمام کام آرائش شدہ تھے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

عن عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ قال کان ابو طالب تلقی له وسادة یقعد علیها، فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام فقعد علیها فقال ابوطالب واله ربیعة ان ابن أخی لیحسن بنعیم۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ا ص ۱۲۰)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان بنو عبد المطلب یصبحون عمصا رمصا و یصبح محمد صلی اللہ علیہ وسلم صقیلا دھینا۔

(منتخب کنز العمال علی ھامش مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۳۸)

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب کے لیے تکیہ لگایا جاتا وہ اس پر بیٹھ جاتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ابوطالب کے پاس) آئے جب کہ آپ بچے تھے اور آ کر تکیے پر بیٹھ گئے۔ ابوطالب بولے مجھے ربیعہ کے اللہ کی قسم میرا بھتیجا واقعی ان نعمتوں کے لائق ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد المطلب کی اولاد جب صبح بیدار ہوتی تو اُن کی آنکھوں پر میل ہوتی اور اُن کے چہرے پراگندا ہوتے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو آپ کا چہرہ مُبارک صاف ستھرا اور بال مُبارک تیل لگے ہوئے ہوتے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل [illegible]

[illegible]

سیدنا خیر العٰلمین طرًا ﷺ

ہمارے سردار سب جہان سے افضل درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذكره ابن دحية رحمه الله تعالى
وذلك من الاحاديث
والآثار المشهورة.

(شرح المواهب اللدنية ج ٣ - ص ١٢٩)

اس اسم گرامی کو امام ابن دحیہ
رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور یہ مضمون
مشہور حدیثوں اور آثار میں آیا ہے۔

عن جعفر بن محمد
رضي الله عنهما عن أبيه معضلا
قال قال رسول الله
ﷺ أتاني جبريل
عليه السلام فقال يا محمد
ﷺ إن الله بعثني
فطفت شرق الأرض
وغربها و سهلها وجبلها
فلم اجد حيا خيرا من
مضر ثم امرني فطفت

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ وہ اپنے باپ محمد
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا
میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام
آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اے
محمد ﷺ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے
بھیجا اور میں زمین کے مشرق ومغرب
اس کے میدان اور پہاڑوں میں
پھرا۔ تو میں نے مضر (قبیلہ) سے

فی مضر فلم احد حیًا
خیرًا من کنانة، ثم
أمرنی فطفت فی کنانة
فلم احد حیًا خیرا من
قریش ثم امرنی فطفت
فی قریش فلم أحد حیًا
خیرا من بنی هاشم
ثم امرنی ان أختار
فی أنفسهم فلم احد
نفسا خیرا من نفسک۔

(رواه الحکیم الترمذی)

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۲۷۶)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ
ﷺ لم یزل اللہ ینقلنی
من الاصلاب الحسنة الی
الارحام الطاهرة صفی
مهدی لا یتشعب شعبتان
الا کنت فی خیرها الحدیث

(منتخب کنز العمال علی هامش
مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۳۳)

بہتر قبیلہ نہ پایا۔ پھر مجھ کو حکم دیا تو
مَیں مُضر قبیلہ میں پھرا تو مَیں نے کنانہ
سے بہتر خاندان نہیں پایا۔ پھر مجھے
حکم دیا مَیں کنانہ میں گیا۔ مَیں نے
قریش قبیلہ سے بہتر قبیلہ نہ پایا پھر
مجھے حکم دیا۔ مَیں قریش میں پھرا۔ تو
مَیں نے بنی ہاشم سے بہتر کسی کو
نہیں پایا پھر مجھے حکم دیا۔ کہ مَیں نفیس
میں سے نفیس ترین شخصیت کو
پسند کروں تو مَیں نے آپ
ﷺ سے افضل کسی شخصیت
کو نہیں پایا۔

حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضورِ اقدس ﷺ نے
فرمایا کہ ہمیشہ مجھے اللہ تعالیٰ اچھی
پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل
کرتا رہا ہے۔ پاکیزہ، ہدایت یافتہ
کتنی نکلیں چلیں۔ مَیں ان میں سے
بہترین نسل میں تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
عدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا خير لأهله صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار اپنے گھر والوں کیلیے بہتر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پہ

عن ابن عباس رضي الله عنهما
عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال خيركم خيركم
لأهله و أنا خيركم
لأهلي۔

(سنن ابن ماجة ص ١٤٢)

عن اياس بن عبدالله
ابن ابی ذباب رضي الله عنه قال
قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تضربوا
اماء الله فجاء عمر
رضي الله عنه الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال ذئرن
النساء على ازوجهن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے بہتر وہ
ہے جو اپنے گھر والوں کیساتھ بہتر ہے
اور میں اپنے گھر والوں کے لیے
تم سے بہتر ہوں۔
حضرت ایاس بن عبداللہ بن
ابوذباب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مت
مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ عورتیں
مردوں پر دلیر ہوگئی ہیں۔ آپ نے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

فرخص فی ضربھن فاطاف بآل رسول الله ﷺ نساء کثیر یشکون ازواجھن فقال النبی ﷺ لقد طاف بآل محمد ﷺ نساء کثیر یشکون ازواجھن لیس اولئک بخیارکم۔

(سنن ابی داؤد ج ۱۔ ص ۲۹۲)

عن عائشة رضی اللہ عنہا کان رسول الله ﷺ اذا انصرف من العصر دخل علی نسائہ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۷۸۵)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔ (رواہ ابن حبان

الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۴۹)

انہیں مارنے کی رخصت دے دی۔ پھر بے شمار عورتیں حضورِ اقدس ﷺ کے ہاں حاضر ہوئیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھروں میں عورتوں نے آکر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے (کہ وہ ان کو مارتے ہیں) یہ عورتوں کو مارنے والے تم میں اچھے آدمی نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ روزانہ عصر کی نماز کے بعد فارغ ہو کر اپنی بیویوں کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا تم سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سے بہتر ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا خير الٰلها ﷺ

ہمارے سردار — بہترین سخی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال كعب بن مالك رضي الله عنه يرثي رسول الله ﷺ:

علی خیرِ مَنْ حملتْ ناقۃٌ
وَاتقی البریۃِ عندَ التُّقیٰ
علی سیّدٍ ماجدٍ جحفلٍ
وَخیرِ الانام وَخیرِ اللّٰھا
لہ حسبٌ فوقَ کلّ الانا
مِ من ہاشمٍ ذلک المرتجیٰ

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ٢ ص ٣٢٣/٣٢٥)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا مرثیہ یوں پڑھتے ہیں۔

میرا مرثیہ اس بہترین شخصیت پر ہے جس کو کسی اونٹنی نے اپنے اُوپر سوار کیا اور جو پرہیزگاری میں تمام جہان سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ ایسے بزرگ سردار پر اور مخلوق میں سے بہترین اور سخیوں میں بہترین جن کا خاندان ہاشمی خاندان ہے جو اُونچا ہے اور جن پر اُمید کی جاسکتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا خیر مؤتمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بہترین امین — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان
بن ثابت رضی اللہ عنہ :
وأت الرسول فقل یاخیر مؤتمن
للمؤمنین اذا ما عدد البشر
(الروض الانف للسہیلی ج ۴ ص ۱۵۶)

اما علی رضی اللہ عنہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنی اخبرہ بخروجہ و امرہ ان یتخلف بعدہ بمکۃ حتی یؤدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الودائع التی کانت عندہ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے انصار! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جاؤ اور جا کر عرض کرو کہ اے ایمان والوں کے بہترین امین جب کبھی انسانیت کا شمار ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی رات اپنے خروج کا پتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتادیا تھا۔ اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ تاکہ ان امانتوں کو جو مکے والے آپ کے پاس رکھتے تھے۔ ادا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

للناس و کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس بمکۃ احد
عندہ شئ یخشی علیہ
الاوضعہ عندہٗ لما یعلم
من صدقہ و امانتہ
صلی اللہ علیہ وسلم - (رواہ ابن اسحاق)
(الروض الأنف للسہیلی ج ۲ - ص ۲۲۳)

کر دے اور مکہ میں جس شخص کو اپنے
مال کا خطرہ پیدا ہوتا تھا تو وہ صرف
حضور اقدس ﷺ کے پاس
ہی رکھتا کیونکہ آپؐ کی سچائی اور
امانت داری سب کو معلوم تھی۔

عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ ﷺ الا تامنونی
وانا امین من فی السماء
یاتینی خبر من السماء
صباحا و مساء۔
(مسند الامام احمد بن حنبلؒ ج ۳ - ص ۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا تم مجھے امین
کیوں نہیں سمجھتے ہو۔ حالانکہ میں
تو آسمان والے کا امین ہوں۔
میرے پاس صبح و شام آسمان
سے خبر آتی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

[illegible]

سیدنا خیر مولود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہترین بچہ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ان آمنة ابنة وهب
ام رسول الله صلى الله عليه وسلم
كانت تحدث : انها اتيت
حين حملت برسول الله
صلى الله عليه وسلم فقيل لها إنك
قد حملت بسيد هذه
الأمة ، فإذا وقع الى الارض ،
فقولى : اعيذه بالواحد ،
من شر كل حاسد ، ثم
سميه : محمداً (صلى الله عليه وسلم) ورأت
حين حملت به انه خرج
منها نور رأت به قصور
بُصرٰى من أرض الشام ۔
(الروض الأنف للسهيلي ج ١ ۔ ص ١٨٠)

آمنہ دختر وہب حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا بیان ہے
وُہ بیان کرتی تھیں کہ جب حضورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ
میں تھے تو مجھے خواب میں آواز
آئی کہ تُو نے جہان کے سردار کو حمل
میں اٹھایا ہے ۔ جب آپ پیدا
ہوں تو یہ کہنا کہ مَیں تجھے ایک اللہ
کی پناہ میں دیتی ہوں ہر حسد کرنے
والے کے حسد سے ، پھر آپ کا نام
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا ۔ اور جب وُہ
حاملہ تھیں تو ان سے ایک روشنی
نکلی جس سے اُس نے بصرٰی کے محل
دیکھے جو شام کے علاقے میں تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار لوگوں سے افضل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال الزهری رحمۃ اللہ علیہ
واخبرنی ابن المسیب رضی اللہ عنہ
انهم اصابوا یومئذ ستة
آلاف من السبی فجاؤوا
مسلمین بعد ذلك فقالوا
یانبی الله صلی اللہ علیہ وسلم انت
خیر الناس وقد أخذت
ابناءنا ونساءنا و
اموالنا ! فقال ان
عندی من ترون و
ان خیر القول
اصدقه فاختاروا منی
اما ذراریکم ونساءکم
واما أموالكم قالوا

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
ہے کہ مجھے حضرت سعید بن مسیب
رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مسلمانوں نے
حنین کی جنگ میں چھ ہزار قیدی
بنائے۔ اس کے بعد وہ مسلمان
ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاں حاضر ہوئے۔ اور انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ تو تمام جہانوں سے بہتر ہیں۔
اور آپ نے ہمارے بیٹوں عورتوں
اور مالوں کو لے لیا ہے، تو آپ
نے فرمایا۔ جو میرے پاس ہے۔
وہ تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔ اور بہتر
باتوں سے بہت سچی بات ہی بہتر

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

ما کنّا لنعدل بالاحساب
شیئًا فقام النبی ﷺ
خطیباً فقال ان
هٰؤلاء قد جاوٴوا مسلمین
وانا قد خیّرناهم
بین الذراری والاموال
فلم یعدلوا بالاحساب
شیئًا فمن کان
عنده منهم شیء
فطابت نفسه ان
یردّه فسبیل ذلك
ومن لا فلیعطنا ولیکن
قرضًا علینا حتی
نُصیبَ شیئًا فنعطیه
مکانه ؟ قالوا:
یانبی الله (ﷺ) قد
رضینا و سلّمنا، قال
انی لا ادری لعلّ
فیکم من لا یرضی
فمروا عرفاءکم
یرفعون ذلك
الینا فرفعت الیه

ہے۔ تم دو باتوں میں سے ایک
کو پسند کر لو۔ یا تو تم اپنے بچوں اور
عورتوں کو واپس لے لو۔ یا اپنے
مالوں کو لے لو۔ انہوں نے عرض
کیا۔ کہ ہم کسی چیز کو اپنی اولاد سے
بہتر نہیں سمجھتے۔ اس پر حضورِ اقدس
ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد
فرمایا کہ یہ لوگ مسلمان ہو کر آئے ہیں۔
اور ہم نے ان کو اختیار دیا ہے۔
کہ خواہ اپنے بچے لے لو یا مال لے
لو۔ تو انہوں نے اولاد کے مقابلے
میں ہر چیز کو ہیچ سمجھا۔ تو جس کے پاس
ان کی اولاد ہو۔ وُہ خوش ہو کر ان کو
واپس کر دے۔ اور جو ایسے نہ کرے وُہ
ہمیں دے دے۔ اور اس کا قرضہ
ہمارے ذمّے ہے جب ہمارے پاس
غنیمت کا مال آئے گا۔ تو واپس کر
دیں گے۔ تب تمام صحابہ کرامؓ بیک
زبان ہو کر بولے۔ یا رسول اللہ ﷺ
ہم راضی ہو گئے۔ اور ہم نے تسلیم
کر لیا۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں
جانتا شاید تم میں سے بعض راضی

العُرفاء ان قد رضوا و سلّموا۔

(الصبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ - ص ۱۵۵/۱۵۶)

نہ ہوں۔ تو تم اپنے چوہدریوں کو کہو کہ وُہ ہمارے پاس آئیں۔ پھر آپؐ کے ہاں چوہدری گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ وُہ راضی ہیں۔ اور انہوں نے (آپؐ کا حکم) تسلیم کر لیا۔

عن العرباض بن سارية رضی اللہ عنہ يقول كنت عند النبی ﷺ فقال اعرابی اقضنی بكری فاعطاه بعيرًا مسنا فقال الاعرابی يارسول الله ﷺ هذا اسن من بعيری فقال رسول الله ﷺ خير الناس خيرهم قضاء

(سنن ابن ماجة ص ۱۶۵)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں حضورِ اقدس ﷺ کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ میرا اُونٹ دیجئے۔ آپؐ نے اُسے بڑا اُونٹ دیا۔ دیہاتی بولا یارسُول اللہ ﷺ یہ میرے اُونٹ سے بڑا ہے۔ تو حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا لوگوں میں بہتر وُہ آدمی ہے۔ جو اچھا قرضہ واپس کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا خیر ہذہ الامۃ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار اس امت کے افضل درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قال قال لی ابن عباس رضی اللہ عنہما ھل تزوجت قلت لا قال تزوج فخیر ھذہ الامۃ اکثرھا نساء یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٢٩)

سمع سواد بن قارب ھاتفا یقول فاتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال:

فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ
وانک مامون علی کل غائب
وانک ادنی المرسلین شفاعۃ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے۔ مَیں نے عرض کیا نہیں تو انہوں نے فرمایا نکاح کر کیونکہ امت کے بہترین فرد کی زیادہ بیویاں تھیں۔ یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے ہاتف کی آواز سُنی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہُوا اور یہ شعر پڑھے۔ مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اور آپ غائب پر امین ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین یا رب العلمین ط

الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطائب
فمر نا بما یاتیك یا خیر من مشی
وان کان فیما جاء شیب الذوائب
فکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ
سواك بمغنی عن سواد بن قارب
قال فضحك النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت
نواجذہ وقال
افلحت یاسواد۔

(شرح الشفاء ملا علی القاری المکی ج ۳۔ ص ۲۷۳)

اور آپ کی شفاعت تمام پیغمبروں سے نزدیک تر ہے۔ اے پاک ماں باپ کی اولاد اے زمین پر چلنے والوں سے بہتر آپ ہمیں حکم دیجئے۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے رہیں گے حتی کہ ہمارے بال سپید ہو جائیں۔

آپ ہمارے واسطے شفیع ہوں۔ جس دن کوئی شفاعتی (سفارشی) نہ ہوگا۔ جو آپ کے سوا سواد بن قارب کی سفارش کرے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے حتی کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں اور آپ نے فرمایا، اے سواد تو کامیاب ہو گیا۔

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر ھذہ الامۃ القرن الذین بعثت انا فیھم۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۵۷)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اس امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث کیا گیا ہوں۔

المفہرس

رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ
آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن ط

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد حلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِىْ وَحُبُّهٗ مِلَّتِىْ

وَطَاعَتُهٗ مَنْزِلِىْ !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

دار السلام
فیصل آباد
(پاکستان)

شالار آرٹ پریس لمیٹڈ، لاہور